مکمل مدلل

مسائل مجموعہ خطبات ماثورہ

مؤلف ومرتب

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ

اضافہ مسائل خطبہ ونکاح

مولانا محمد رفعت قاسمی
مدرس دار العلوم دیوبند

الناشر
مکتبۃ الحسن
33۔حق سٹریٹ اردو بازار۔لاہور
فون 042-7241355 موبائل 0300-4339699
042-7018002 فیکس 042-7241355



نام کتاب .... مجموعہ خطبات ماثورہ

مصنف .... مولانا محمد رفعت قاسمی

باہتمام .... عبدالقدیر

تعداد 1100

قیمت .... 84 روپے



الناشر

مکتبۃ الحسن

33۔حق سٹریٹ اردو بازار۔لاہور

فون: 042-7241355 موبائل: 0300-4339699

042-7018002 فیکس: 042-7241355

فہرست عنوانات مدلل مجموعہ خطبات ماثورہ

عرضِ حال

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہٖ الکریم

مجموعہ خطباتِ ماثورہ ایک عرصہ سے اغلاط کے ساتھ لیتھو پر تھا۔ اب اس کو بفضلہٖ تعالیٰ تصحیح اغلاط اور آفسیٹ کتابت وطباعت کرا کر اس میں مندرجہ ذیل مسائل کا اضافہ کیا گیا ہے۔

خطبہ کیا ہے؟ خطبہ کی شرائط ورکن، خطیب وخطبہ سے متعلق ضروری مسائل اور خطبہ کس زبان میں ہو؟ نیز نکاح کے فضائل، نکاح میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل، نکاح کی فقہی حیثیت، نکاح کے ارکان وشرائط، گونگے ونابینا کا نکاح کس طرح ہو، قاضی وگواہوں کے مسائل اور مہر کی اہمیت ومسائل، مہر معجّل ومؤجّل کی تعریف، مہرِ فاطمی کی موجودہ مقدار اور حیثیت سے زیادہ مہر باندھنا اور متعلقہ اہم مسائل اور نمازِ استسقاء کا وقت وطریقہ اور چادر پلٹنے کا طریقہ اور متعلقہ ضروری مسائل۔

"یا اللہ محض اپنے کرم وفضل سے اس کاوش کو بھی قبول فرما کر آئندہ بھی دینی خدمت کی توفیق عطا فرما آمین یارب العالمین۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

محمد رفعت قاسمی غفرلہٗ
خادم التدریس دارالعلوم دیوبند
لیلۃ البراءت ۱۵رشعبان ۱۴۱۵ھ
مطابق ۱۷رجنوری ۱۹۹۵ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بعد حمد و صلوٰۃ یہ احقر الخلائق متبعانِ سنتِ نبویہ کی خدمت میں عرض رسا ہے کہ مدت سے اپنے زمانے کے بعضے طویل و غیر بلیغ خطبے دیکھ کر دل چاہتا تھا کہ اگر سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفاء راشدین کے بعض خطبے کتب حدیث و سیر سے نکال کر جمع کر دیئے جائیں تو ان کا پڑھنا موجبِ برکت بھی ہے اور بوجہ ان کے مختصر ہونے کے سامعین کو بھی ملال نہ ہو۔ عبارتِ منقولہ پر حاشیہ میں منقول عنہ کا نشان بھی دے دیا ہے۔ اس میں بعض عبارات تو ایک جگہ کی ہیں، بعض عبارات متفرق جگہ سے ملائی گئی ہیں اور نام اس کا مجموعہ خطباتِ ماثورہ رکھا گیا۔

اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کتبِ احادیث سے کچھ آداب ضروری خطبے و نمازِ جمعہ کے لکھے جائیں تا کہ خطبہ پڑھنے والے رعایت رکھیں۔ زاد المعاد

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ چھوٹا پڑھتے تھے اور نماز کو طویل[۱] کرتے تھے۔

(۲) اثنائے خطبہ میں اگر کوئی بات قابلِ امر و نہی پیش آجاتی تھی تو آپ ﷺ اس کی تعلیم فرماتے تھے۔

(۳) آپ ﷺ کے آگے نہ کوئی چوب دار پکارتا چلتا تھا، نہ کسی خاص وضع کا لباس ہوتا تھا۔

(۴) مسجد میں تشریف لا کر سب کو سلام کرتے تھے۔

---

[۱] یعنی بہ نسبت خطبہ کے ورنہ امام کو تخفیفِ صلوٰۃ کا حکم ہے ۱۲

(۵) منبر پر چڑھ کر لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور پھر سلام کرتے اور بیٹھ جاتے۔

(۶) پھر حضرت بلال رضؓ اذان کہتے، جب وہ اذان کہہ چکتے، آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کھڑے ہو کر خطبہ شروع فرماتے، اذان وخطبہ میں کچھ فصل نہ ہوتا تھا۔

(۷) کبھی کمان پر، کبھی عصا پر سہارا لگا کر کھڑے ہوتے۔

(۸) خطبے کے وقت آپؐ کی آنکھیں سُرخ ہوجاتیں اور آواز بلند ہوتی، اور غضب شدید ہوتا جیسے غنیم سے لوگوں کو ڈراتے ہوں۔

(۹) اکثر نمازِ جمعہ کی پہلی رکعت میں سورۃ جمعہ اور دوسری میں سورۃ منافقون پڑھتے اور کبھی پہلی میں سبّح اسم ربک الاعلیٰ، دوسری میں ھل اتٰک حدیث الغاشیہ پڑھتے تھے۔

اب بعض احکام ضروری متعلق جمعہ وخطبہ کے لکھ کر خطبے لکھے جاتے ہیں۔

احکام الجمعہ والصف

اذان سن کر بیع وشرا ر معاملاتِ دنیویہ چھوڑ کر جمعہ کا اہتمام کریں۔ سبؔ سے پہلے اور اول وقت آکر امام کے پاس بیٹھنے کا قصد کریں، مگر مسجدؔ میں باتیں کر کے اپنی نیکیاں اکارت نہ کریں، اولؔ وقت آنے کا ثواب ایسا ہے کہ گویا ایک اونٹ قربانی کیا، پھر ایسا جیسے گائے قربانی کی، پھر ایسا جیسے مینڈھا قربان کیا، پھر ایسا جیسے مرغ تصدق کیا پھر ایسا جیسے انڈا تصدق کیا۔ پہلی صفؔ میں جگہ ہوتے ہوئے دوسری صف میں نہ بیٹھیں۔ جب ایک

لہ اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الیٰ ذکر اللہ وذروا البیع ۱۲ سورہ جمعہ رکوع ۲۔

ٹہ بکر وابتکر الیٰ قولہ ودنا من الامام الخ ۱۲ مشکوٰۃ۔

سٹہ یاتی علی الناس زمان یکون حدیثھم فی مساجدھم فی امر دنیاھم۔ مشکوٰۃ قال ابن الھمام فی شرح الھدایۃ الکلام المباح فی مسجد مکروہ وتأکل الحسنات ۱۲ حاشیہ مشکوٰۃ۔

ٹہ مشکوٰۃ ۱۲، ٹہ اتموا الصف المقدم ثم الذی یلیہ فما کان من نقص فلیکن فی الصف المؤخر ۱۲ مشکوٰۃ۔

صف پوری بھر جاوے تو دوسری میں بیٹھنا شروع کریں۔ صف میں خوب کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہوں اور ذرا بھی جگہ نہ چھوڑیں، ورنہ اُس میں شیطان گھس کر نمازیں خراب کرتا ہے۔ لوگوں کو پھاند پھاند کر اول صف میں نہ جائیں۔ ہاں اگر اگلی صف میں جگہ باقی ہو اُسے بھر لینا چاہیئے، جگہ کم ہو تو دو آدمیوں کے بیچ میں بیٹھ کر تکلیف نہ دیویں۔ جو پہلے آکر بیٹھ جاوے وہ جگہ اس کا حق ہے، تو اگر کوئی کسی ضرورت سے جائے اور پھر لوٹ آنے کی اُمید ہو تو اُس کی جگہ پر قبضہ نہ کریں۔ کسی کو اُٹھا کر خود اس کی جگہ نہ بیٹھیں، کسی حیلہ سے جا نماز وغیرہ بچھا کر جگہ نہ روکیں، جو جہاں بیٹھے بیٹھنے دیں، لڑکوں کو بیچ صف میں نہ کھڑا ہونے دیں، وہ سب سے اخیر میں کھڑے ہوں۔

احکام المستمعین خطبہ سننا واجب ہے۔ اُس وقت باتیں کرنا، درود شریف کلام مجید، نماز وغیرہ نہ پڑھنا چاہیئے۔ جس وقت خطیب منبر کی طرف چلے اُسی وقت سے سب چھوڑ کر ہمہ تن خطیب کی طرف متوجہ ہوں، اگر کوئی سنت پڑھتا ہو تو اختصار قرأت کے ساتھ اس کو پورا کرلے۔

لہ رصوا صفوفکم وقاربوا بینهما وحاذوا بالاعناق فوالذی نفسی بیده انی لاری الشیطان یدخل من خلل الصف کانها الحذف ۱۲ مشکوٰة

کہ من تخطی رقاب الناس یوم الجمعة اتخذ جسرا الی جهنم ۱۲ مشکوٰة

سہ بنی بناء یظلك بمنی قال لا منی مناخ من سبق ۱۲ مشکوٰة۔ لا یقیمن احدکم اخاه یوم الجمعة ثم یخالف الی مقعده الحدیث ۱۲ مشکوٰة۔

ہ وصف الرجال وصف خلفهم الغلمان الحدیث ۱۲ مشکوٰة۔

ہ ولیتجود فیها ۱۲ مشکوٰة

ہ فان للمنصت لا یسمع الخ ۱۲ خطبہ عثمان رضی اللہ عنہ

ہ اذا قلت لصاحبك یوم الجمعة انصت فقد لغوت ۱۲ مشکوٰة فاشار الیه ان اسکت الی آخره ۱۲ زاد المعاد ص۲۲

خطبہ کی آواز نہ آتی ہو تب بھی کچھ نہ پڑھیں، نہ بات کریں، اُسی طرف کان لگائے بیٹھے رہیں۔ اگر کوئی[1] کچھ پڑھتا یا باتیں کرتا ہو اُس کو بھی منع نہ کریں۔ ہاں اگر کسی طرح اشارہ سے خاموش کر دیں تو خیر، حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک آئے اُس وقت بھی درود شریف نہ پڑھیں۔ بلا حرکت زبان صرف دل سے پڑھ لینے میں مضائقہ نہیں۔ جب آیت کریمہ[2] اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ الخ پڑھی جائے، دل ہی دل میں درود و سلام بھیجئے[3]۔ خطبہ عیدین میں بعد نماز کے بھاگنا اور خطبہ نہ سننا ممنوع ہے، چاہیے کہ بعد خطبہ کے جائیں، گو آواز وہاں تک نہ آتی ہو۔

۱؎ والصواب انہ یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند سماع اسمہ فی نفسہ ۱۲ درمختار

۲؎ درمختار

۳؎ وکذا یجب الاستماع بسائر الخطب کخطبۃ نکاح وخطبۃ عید ۱۲ درمختار واذا راوا تجارۃ اولھوا انفضوا الیھا وترکوک قائما ۱۲ سورۃ جمعۃ

۴؎ رواہ ابوداؤد ۱۲

خُطُبَاتِ نَبِیِّ کَرِیْمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

مُرَتَّبہ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب قدس سرہٗ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَّعْصِہِمَا فَاِنَّہٗ لَا یَضُرُّ اِلَّا نَفْسَہٗ وَلَا یَضُرُّ اللّٰہَ شَیْئًا اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلَّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ وَکُلَّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَکُلَّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ یَاَیُّھَا النَّاسُ تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ

لہ رواہ مسلم من خطبۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا وَبَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ
قَبْلَ اَنْ تُشْغَلُوْا وَصِلُوا الَّذِىْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ
رَبِّكُمْ بِكَثْرَةِ ذِكْرِكُمْ لَهٗ وَكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ
فِى السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ تُرْزَقُوْا وَتُنْصَرُوْا وَتُجْبَرُوْا.
وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْكُمُ الْجُمُعَةَ فِىْ
مَقَامِىْ هٰذَا فِىْ يَوْمِىْ هٰذَا فِىْ شَهْرِىْ هٰذَا مِنْ
عَامِىْ هٰذَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَمَنْ تَرَكَهَا فِىْ حَيَاتِىْ
اَوْ بَعْدِىْ وَلَهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ اَوْ جَائِرٌ اِسْتِخْفَافًا بِهَا
اَوْ جُحُوْدًا لَّهَا فَلَا جَمَعَ اللّٰهُ لَهٗ شَمْلَهٗ وَلَا بَارَكَ لَهٗ
فِىْ اَمْرِهٖ اَلَا وَلَا صَلٰوةَ لَهٗ وَلَا حَجَّ لَهٗ وَلَا صَوْمَ لَهٗ وَلَا
بِرَّ لَهٗ حَتّٰى يَتُوْبَ فَمَنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اَلَا
لَا تَؤُمَّنَّ اِمْرَأَةٌ رَجُلًا وَّلَا يَؤُمَّ اَعْرَابِىٌّ مُّهَاجِرًا وَّلَا يَؤُمَّ
فَاجِرٌ مُّؤْمِنًا اِلَّا اَنْ يَّقْهَرَهٗ بِسُلْطَانٍ يُّخَافُ سَيْفُهٗ
وَسَوْطُهٗ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَّدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَيَخْتِمَنَّ
اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ ۞ ٢

لہ رواہ ابن ماجہ عن جابر بن عبد اللہ ۱۲

٢ہ رواہ مسلم ۱۲

خطبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ۔ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا۔ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اَصْدَقَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَاَوْثَقَ الْعُرٰى كَلِمَةُ التَّقْوٰى وَخَيْرَ الْمِلَلِ مِلَّةُ اِبْرَاهِيْمَ وَخَيْرَ السُّنَنِ سُنَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَشْرَفَ الْحَدِيْثِ ذِكْرُ اللّٰهِ وَاَحْسَنَ الْقَصَصِ هٰذَا الْقُرْاٰنُ وَخَيْرَ الْاُمُوْرِ عَوَازِمُهَا وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَاَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ الْاَنْبِيَاءِ وَاَشْرَفُ

[1] رواہ ابوداؤد من خطبۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

اَلْمَوْتِ قَتْلُ الشُّهَدَاءِ وَاَعْمَى الْعَمٰى الضَّلَالَةُ
بَعْدَ الْهُدٰى وَخَيْرُ الْاَعْمَالِ مَا نَفَعَ وَخَيْرُ الْهُدٰى
مَا اتُّبِعَ وَشَرُّ الْعَمٰى عَمَى الْقَلْبِ وَالْيَدُ الْعُلْيَا
خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَمَا قَلَّ وَكَفٰى خَيْرٌ مِّمَّا كَثُرَ
وَاَلْهٰى وَشَرُّ الْمَعْذِرَةِ حِيْنَ يَحْضُرُ الْمَوْتُ وَشَرُّ
النَّدَامَةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ لَّا يَاْتِي
الْجُمُعَةَ اِلَّا دُبُرًا. وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يَذْكُرُ اللّٰهَ اِلَّا هُجْرًا.
وَمِنْ اَعْظَمِ الْخَطَايَا اللِّسَانُ الْكَذُوْبُ وَخَيْرُ الْغِنٰى غِنَى
النَّفْسِ وَخَيْرُ الزَّادِ التَّقْوٰى وَرَأْسُ الْحِكَمِ مَخَافَةُ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَخَيْرُ مَا وَقَرَ فِي الْقُلُوْبِ الْيَقِيْنُ وَالْاِرْتِيَابُ
مِنَ الْكُفْرِ وَالنِّيَاحَةُ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ وَالْغُلُوْلُ
مِنْ جُثَاءِ جَهَنَّمَ وَالْكَنْزُ كَيٌّ مِّنَ النَّارِ وَالشِّعْرُ مِنْ
مَّزَامِيْرِ اِبْلِيْسَ وَالْخَمْرُ جُمَّاعُ الْاِثْمِ وَشَرُّ الْمَاكِلِ
مَاكُلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالسَّعِيْدُ مَنْ وُّعِظَ بِغَيْرِهٖ وَالشَّقِيُّ
مَنْ شَقِيَ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ وَاِنَّمَا يَصِيْرُ اَحَدُكُمْ اِلٰى مَوْضِعِ
اَرْبَعَةِ اَذْرُعٍ وَّالْاَمْرُ اِلَى الْاٰخِرَةِ وَمِلَاكُ الْعَمَلِ خَوَاتِمُهٗ
وَشَرُّ الرَّوَايَا رَوَايَا الْكَذِبِ وَكُلُّ مَا هُوَ اٰتٍ قَرِيْبٌ.

وَسِبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوْقٌ وَّقِتَالُهٗ كُفْرٌ وَّاَكْلُ لَحْمِهٖ مِنْ مَّعْصِيَةِ اللّٰهِ وَحُرْمَةُ مَالِهٖ كَحُرْمَةِ دَمِهٖ وَمَنْ يَّتَاَلَّ عَلَى اللّٰهِ يُكَذِّبْهُ وَمَنْ يَّغْفِرْ يُغْفَرْ لَهٗ وَمَنْ يَّسْتَعِفَّ يَعْفُ اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ يَّكْظِمِ الْغَيْظَ يَاْجُرْهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّصْبِرْ عَلَى الرَّزِيَّةِ يُعَوِّضْهُ اللّٰهُ وَمَنْ تَتَبَّعَ السُّمْعَةَ يُسَمِّعِ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ يَّصْبِرْ يُضَعِّفِ اللّٰهُ لَهٗ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ يُعَذِّبْهُ اللّٰهُ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ۔

خطبہ نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

له رواه فى زاد المعاد عن البيهقى وحاكم من حديث عقبة بن عامر من خطبة النبى صلى الله عليه وسلم فى غزوة تبوك لكن صيغة الاستغفار روينا بالمعنى لان لفظ الحديث ثم استغفر ثلثا ۱۲

عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا

خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ مِمَّآ اَخَافُ عَلَيْكُمْ بَعْدِيْ مَا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مِّنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَيَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاَيْنَا اَنَّهٗ يَنْزِلُ عَلَيْهِ جِبْرَئِيْلُ فَقِيْلَ لَهٗ مَا شَاْنُكَ تُكَلِّمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُكَلِّمُكَ فَسُرِّيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَمْسَحُ عَنْهُ الرُّحَضَآءَ فَقَالَ اَيْنَ السَّائِلُ وَكَاَنَّهٗ حَمِدَهٗ فَقَالَ اِنَّ الْخَيْرَ لَا يَأْتِيْ بِالشَّرِّ وَاِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيْعُ يَقْتُلُ اَوْ يُلِمُّ حَبَطًا اَلَمْ تَرَ اِلَى اٰكِلَةِ الْخَضِرَةِ اَكَلَتْ حَتّٰى اِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا وَاسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ رَتَعَتْ وَاِنَّ الْمَالَ حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ

لہ رواہ ابو داؤد من خطبۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

وَنِعْمَ صَاحِبُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ هُوَ لِمَنْ اَعْطٰى مِنْهُ الْمِسْكِيْنَ وَالْيَتِيْمَ وَابْنَ السَّبِيْلِ اَوْكَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ الَّذِىْ اَخَذَهٗ بِغَيْرِ حَقِّهٖ كَمَثَلِ الَّذِىْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ فَيَكُوْنُ عَلَيْهِ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ[1] اَلَا مَنْ وَّلِىَ يَتِيْمًا لَهٗ مَالٌ فَلْيَتَّجِرْ فِيْهِ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتّٰى تَاْكُلَهُ الصَّدَقَةُ[2] اِتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ وَاَدُّوْا زَكٰوةَ اَمْوَالِكُمْ وَاَطِيْعُوْا اِذَا اَمَرَكُمْ[3]

خُطْبَہ نَبِیِّ کَرِیْم صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِىَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَىِ السَّاعَةِ

---

[1] رواه احمد من خطبة النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ [2] رواه الترمذی ۱۲

مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا
يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَّاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ
فِيْهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ اَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَآءَ
وَذَكَرَ اِنَّ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهٖ
فِي الدُّنْيَا وَلَا غَدْرَ اَكْبَرُ مِنْ غَدْرِ اَمِيْرِ الْعَامَّةِ يُغْرَزُ
لِوَآؤُهٗ عِنْدَ اِسْتِهٖ وَلَا يَمْنَعَنَّ اَحَدًا مِّنْكُمْ هَيْبَةُ النَّاسِ
اَنْ يَّقُوْلَ بِحَقٍّ اِذَا عَلِمَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ بَنِيْٓ اٰدَمَ خُلِقُوْا عَلٰى
طَبَقَاتٍ شَتّٰى فَمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ مُؤْمِنًا وَّيَحْيٰى مُؤْمِنًا وَّ
يَمُوْتُ مُؤْمِنًا وَّمِنْهُمْ مَّنْ يُّوْلَدُ كَافِرًا وَّيَحْيٰى كَافِرًا
وَّيَمُوْتُ كَافِرًا وَّمِنْهُمْ مَّنْ يُّوْلَدُ مُؤْمِنًا وَّيَحْيٰى مُؤْمِنًا وَّ
يَمُوْتُ كَافِرًا وَّمِنْهُمْ مَّنْ يُّوْلَدُ كَافِرًا وَّيَحْيٰى كَافِرًا وَّيَمُوْتُ
مُؤْمِنًا قَالَ وَذَكَرَ الْغَضَبَ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّكُوْنُ سَرِيْعَ
الْغَضَبِ سَرِيْعَ الْفَيْئِ فَاِحْدٰىهُمَا بِالْاُخْرٰى وَمِنْهُمْ مَّنْ
يَّكُوْنُ بَطِيَّ الْغَضَبِ بَطِيَّ الْفَيْئِ فَاِحْدٰىهُمَا بِالْاُخْرٰى وَ
خِيَارُكُمْ مَّنْ يَّكُوْنُ بَطِيَّ الْغَضَبِ سَرِيْعَ الْفَيْئِ وَشِرَارُكُمْ

ؒ رواہ ابوداؤد ۱۲

مَّنْ يَّكُوْنُ سَرِيْعَ الْغَضَبِ بَطِيَّ الْفَيْءِ قَالَ اتَّقُوا الْغَضَبَ فَاِنَّهٗ جَمْرَةٌ عَلٰى قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ اَلَا تَرَوْنَ اِلَى انْتِفَاخِ اَوْدَاجِهٖ وَحُمْرَةِ عَيْنَيْهِ فَمَنْ اَحَسَّ بِشَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ فَلْيَضْطَجِعْ وَلْيَتَلَبَّدْ بِالْاَرْضِ قَالَ وَذَكَرَ الدَّيْنَ فَقَالَ مِنْكُمْ مَّنْ يَّكُوْنُ حَسَنَ الْقَضَآءِ وَاِذَا كَانَ لَهٗ اَفْحَشَ فِي الطَّلَبِ فَاِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰى وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّكُوْنُ سَيِّئَ الْقَضَآءِ وَاِنْ كَانَ لَهٗ اَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ فَاِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰى وَخِيَارُكُمْ مَّنْ اِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ اَحْسَنَ الْقَضَآءَ وَاِنْ كَانَ لَهٗ اَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ وَشِرَارُكُمْ مَّنْ اِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ اَسَآءَ الْقَضَآءَ وَاِنْ كَانَ لَهٗ اَفْحَشَ فِي الطَّلَبِ[1]

خُطْبَه نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ وسلم

فِیْ آخِرِ جُمُعَةٍ مِّنْ شَعْبَانَ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ

[1] رواه الترمذی ۱۲۔

بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا
وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ
وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا
بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ[1]
وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا ه يٰاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّكُمْ شَهْرٌ
عَظِيْمٌ، شَهْرٌ مُّبَارَكٌ شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ
اَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهٗ فَرِيْضَةً وَّقِيَامَ
لَيْلِهٖ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِّنَ الْخَيْرِ
كَانَ كَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَمَنْ اَدّٰى
فَرِيْضَةً فِيْهِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً
فِيْمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ
وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يُّزَادُ فِيْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ
مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِمًا كَانَ لَهٗ مَغْفِرَةً لِّذُنُوْبِهٖ

[1] رواہ ابوداؤد ۱۲۔

وَعِتْقُ رَقَبَتِهٖ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْتَقِصَ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْءٌ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَا نُفَطِّرُ بِهِ الصَّآئِمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَآئِمًا عَلٰى مَذْقَةِ لَبَنٍ اَوْ تَمْرَةٍ اَوْ شَرْبَةٍ مِّنْ مَّآءٍ وَّمَنْ اَشْبَعَ صَآئِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِيْ شَرْبَةً لَّا يَظْمَاُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَّاَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَّاٰخِرُهٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَّمْلُوْكِهٖ فِيْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ وَاَعْتَقَهٗ مِنَ النَّارِ[۱]

خُطْبَہ نَبِیِّ کَرِیْم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ

---

[۱] رواہ البیہقی فی شعب الایمان ۱۲۔

لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ
بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ
اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا اَلَا اِنَّ رَبِّيْ اَمَرَنِيْ اَنْ اُعَلِّمَكُمْ
مَّا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِيْ يَوْمِيْ هٰذَا كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهٗ عَبْدًا
حَلَالٌ وَاِنِّيْ خَلَقْتُ عِبَادِيْ حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ وَاِنَّهُمْ اَتَتْهُمُ
الشَّيَاطِيْنُ فَاحْتَالَتْهُمْ عَنْ دِيْنِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ
مَا اَحْلَلْتُ لَهُمْ وَاَمَرَتْهُمْ اَنْ يُّشْرِكُوْا بِيْ مَا لَمْ اُنَزِّلْ
بِهٖ سُلْطَانًا وَاِنَّ اللّٰهَ نَظَرَ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ فَمَقَتَهُمْ
عَرَبِيَهُمْ وَعَجَمَهُمْ اِلَّا بَقَايَا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَقَالَ
اِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِاَبْتَلِيَكَ وَاَبْتَلِيَ بِكَ وَاَنْزَلْتُ
عَلَيْكَ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ تَقْرَؤُهٗ نَائِمًا وَّيَقْظَانَ
وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اُحَرِّقَ قُرَيْشًا فَقُلْتُ رَبِّ اِذًا
يَّثْلَغُوْا رَاْسِيْ فَيَدَعُوْهُ خُبْزَةً قَالَ اسْتَخْرِجْهُمْ
كَمَا اَخْرَجُوْكَ وَاغْزُهُمْ نُغْزِكَ وَاَنْفِقْ فَسَنُنْفِقُ
عَلَيْكَ وَابْعَثْ جَيْشًا نَبْعَثْ خَمْسَةً مِّثْلَهٗ وَ

لہ مرتبہ سنن کا ۱۲

قَاتِلْ بِمَنْ اَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ اَلَا وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَيْرًا فَاِنَّمَا هُنَّ عَوَانٍ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُوْنَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذٰلِكَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ فَاِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوْهُنَّ فِى الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا[۱] اَلَا اِنَّ لَكُمْ عَلٰى نِسَآئِكُمْ حَقًّا وَّلِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا فَاَمَّا حَقُّكُمْ عَلٰى نِسَائِكُمْ فَلَا يُوْطِئَنَّ فُرُشَكُمْ مَّنْ تَكْرَهُوْنَ وَلَا يَاْذَنَّ فِىْ بُيُوْتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُوْنَ اَلَا وَحَقُّهُنَّ عَلَيْكُمْ اَنْ تُحْسِنُوْآ اِلَيْهِنَّ فِىْ كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ لَا تُنْفِقُ امْرَاَةٌ شَيْئًا مِّنْ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا

خطبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَاَسْتَهْدِيْهِ وَاُوْمِنُ بِهٖ وَلَآ اَكْفُرُهٗ وَاُعَادِىْ مَنْ يَّكْفُرُ بِهٖ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ

[۱] رواہ مسلم ۱۲ [۲] رواہ الترمذی ۱۲

وَالنُّوْرِ وَالْمَوْعِظَةِ وَالْحِكْمَةِ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ
وَقِلَّةٍ مِّنَ الْعِلْمِ وَضَلَالَةٍ مِّنَ النَّاسِ وَانْقِطَاعٍ
مِّنَ الزَّمَانِ وَدُنُوٍّ مِّنَ السَّاعَةِ وَقُرْبٍ مِّنَ الْاَجَلِ
مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِ
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ غَوٰى وَفَرَّطَ وَضَلَّ ضَلَالًا
بَعِيْدًا اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ فَاِنَّهٗ خَيْرُ مَا
اُوْصٰى بِهِ الْمُسْلِمُ الْمُسْلِمَ اَنْ يَّحُضَّهٗ عَلَى الْاٰخِرَةِ
وَاَنْ يَّاْمُرَهٗ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَاحْذَرُوْا مَا حَذَّرَكُمُ اللّٰهُ
بِنَفْسِهٖ فَاِنَّ تَقْوَى اللّٰهِ لِمَنْ عَمِلَ بِهٖ عَلٰى وَجَلٍ
وَّمَخَافَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ عَوْنٌ وَّصِدْقٌ عَلٰى مَا يَبْتَغُوْنَ
مِنَ الْاٰخِرَةِ وَمَنْ يُّصْلِحِ الَّذِيْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اللّٰهِ مِنْ اَمْرِهٖ
فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ لَا يَنْوِيْ بِهٖٓ اِلَّا وَجْهَ اللّٰهِ يَكُنْ لَّهٗ
ذِكْرًا فِيْ عَاجِلِ اَمْرِهٖ وَذُخْرًا فِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ حِيْنَ
يَفْتَقِرُ الْمَرْءُ اِلٰى مَا قَدَّمَ وَمَا كَانَ مِمَّا سِوٰى ذٰلِكَ يَوَدُّ
لَوْ اَنَّ بَيْنَهٗ اَمَدًا بَعِيْدًا وَّيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ
وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ هُوَ الَّذِيْ صَدَقَ قَوْلَهٗ وَاَنْجَزَ
وَعْدَهٗ لَا خُلْفَ لِذٰلِكَ وَاِنَّهٗ يَقُوْلُ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ

لَدَیَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِيْ عَاجِلِ
اَمْرِكُمْ وَاٰجِلِهٖ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ فَاِنَّهٗ مَنْ
يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهٖ وَيُعْظِمْ اَجْرًا وَّمَنْ
يَّتَّقِ اللّٰهَ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا وَاِنَّ تَقْوَى اللّٰهِ تُوَقِّيْ مَقْتَهٗ
وَتُوَقِّيْ عُقُوْبَتَهٗ وَسَخَطَهٗ وَاِنَّ تَقْوَى اللّٰهِ تُبَيِّضُ الْوَجْهَ
وَتُرْضِي الرَّبَّ وَتَرْفَعُ الدَّرَجَةَ فَخُذُوْا بِحَظِّكُمْ وَلَا
تُفَرِّطُوْا فِيْ جَنْبِ اللّٰهِ فَقَدْ عَلَّمَكُمْ بِكِتَابِهٖ وَنَهَجَ
لَكُمْ سَبِيْلَهٗ لِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَيَعْلَمَ
الْكَاذِبِيْنَ فَاَحْسِنُوْا كَمَا اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ وَعَادُوْا
اَعْدَآءَهٗ وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ هُوَ اجْتَبٰكُمْ
وَسَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ
وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
فَاَكْثِرُوْا ذِكْرَ اللّٰهِ وَاعْمَلُوْا لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ فَاِنَّهٗ
مَنْ يُّصْلِحْ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اللّٰهِ يَكْفِهِ اللّٰهُ مَا بَيْنَهٗ وَ
بَيْنَ النَّاسِ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يَقْضِيْ عَلَى النَّاسِ وَلَا يَمْلِكُوْنَ
مِنْهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ [1]

---

[1] رواہ القرطبی فی تفسیرہ وغیرہ کذا فی المواہب اللدنیہ ۱۲۔

خُطبہ نبیِّ کریم صلّی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ
بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا
وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ
وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ
يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى
نَسْأَلُ اللّٰهَ رَبَّنَا اَنْ يَّجْعَلَنَا مِمَّنْ يُّطِيْعُهٗ وَيُطِيْعُ رَسُوْلَهٗ
وَيَتَّبِعُ رِضْوَانَهٗ وَيَجْتَنِبُ سَخَطَهٗ يَا اَيُّهَا النَّاسُ
تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا وَبَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ
الصَّالِحَةِ قَبْلَ اَنْ تَشْتَغِلُوْا عَنْهَا هَرَمًا نَاغِضًا وَّمَوْتًا
خَالِصًا وَّمَرَضًا حَابِسًا وَّتَسْوِيْفًا مُّوْلِيًا وَّصِلُوا الَّذِيْ

لہ روی ابوداؤد فی مراسله عن الزهری قال کان الله خطبة النبی صلی الله علیه وسلم الحمد لله الخ وقال الزرقانی الظاهر ان من نسال الله الخ من کلام الزهری ویحتمل انه من المرفوع تعلیما للامة ۱۲

بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ تُسْعَدُوْا وَاَكْثِرُوا الصَّدَقَةَ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ تُوْجَرُوْا وَتُحْمَدُوْا وَتُرْزَقُوْا وَتُنْصَرُوْا وَتُجْبَرُوْا وَاْمُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ تُخْصَبُوْا وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ تُنْصَرُوْا، اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اَكْيَسَكُمْ اَكْثَرُكُمْ ذِكْرًا لِّلْمَوْتِ وَاَكْرَمَكُمْ اَحْسَنُكُمْ اِسْتِعْدَادًا لَّهٗ وَاِنَّ مِنْ عَلَامَاتِ الْعَقْلِ التَّجَافِيْ عَنْ دَارِ الْغُرُوْرِ وَالْاِنَابَةِ اِلٰى دَارِ الْخُلُوْدِ وَالتَّزَوُّدَ لِسُكْنَى الْقُبُوْرِ وَالتَّاَهُّبَ لِيَوْمِ النُّشُوْرِ[1]

خطبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ

---

[1] رواہ فی المواہب والزرقانی ١٢

السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ
يَّعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى نَسْأَلُ اللّٰهَ رَبَّنَا اَنْ يَّجْعَلَنَا مِمَّنْ
يُّطِيْعُهٗ وَيُطِيْعُ رَسُوْلَهٗ وَيَتَّبِعُ رِضْوَانَهٗ وَيَجْتَنِبُ
سَخَطَهٗ[1] يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ لَكُمْ مَعَالِمَ فَانْتَهُوْا اِلٰى مَعَالِمِكُمْ
وَاِنَّ لَكُمْ نِهَايَةً فَانْتَهُوْا اِلٰى نِهَايَتِكُمْ فَاِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ
بَيْنَ مَخَافَتَيْنِ بَيْنَ اَجَلٍ قَدْ مَضٰى لَا يَدْرِىْ مَا اللّٰهُ
صَانِعٌ بِهٖ وَبَيْنَ اَجَلٍ قَدْ بَقِيَ لَا يَدْرِىْ مَا اللّٰهُ قَاضٍ
بِهٖ فَلْيَتَزَوَّدِ الْعَبْدُ مِنْ نَّفْسِهٖ لِنَفْسِهٖ وَمِنْ
حَيٰوتِهٖ لِمَوْتِهٖ وَمِنْ شَبَابِهٖ لِكِبَرِهٖ وَمِنْ دُنْيَاهُ
لِاٰخِرَتِهٖ فَوَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ مَا بَعْدَ الْمَوْتِ مِنْ
مُّسْتَعْتَبٍ وَّلَا بَعْدَ الدُّنْيَا دَارٌ اِلَّا الْجَنَّةُ اَوِ النَّارُ
اَقُوْلُ قَوْلِىْ هٰذَا وَاسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِىْ وَلَكُمْ[2]

خُطْبَہ نَبِیّ کَرِیْم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ

[1] مرّ سندہ ۱۲

[2] رواہ الفقیہ ابو اللیث فی کتابہ تنبیہ الغافلین فی رفض الدنیا ۱۲

وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ
اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ
لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ
نَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى نَسْأَلُ اللّٰهَ رَبَّنَا اَنْ
يَّجْعَلَنَا مِمَّنْ يُّطِيْعُهٗ وَيُطِيْعُ رَسُوْلَهٗ وَيَتَّبِعُ رِضْوَانَهٗ
وَيَجْتَنِبُ سَخَطَهٗ اَلَآ اِنَّ الدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ يَّاْكُلُ
مِنْهَا الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ اَلَا وَاِنَّ الْاٰخِرَةَ اَجَلٌ صَادِقٌ يَّقْضِيْ
فِيْهَا مَلِكٌ قَادِرٌ اَلَا وَاِنَّ الْخَيْرَ كُلَّهٗ بِحَذَافِيْرِهٖ فِي
الْجَنَّةِ اَلَا وَاِنَّ الشَّرَّ كُلَّهٗ بِحَذَافِيْرِهٖ فِي النَّارِ اَلَا
فَاعْلَمُوْا وَاَنْتُمْ مِنَ اللّٰهِ عَلٰى حَذَرٍ وَّاعْلَمُوْا اَنَّكُمْ
مَّعْرُوْضُوْنَ عَلٰى اَعْمَالِكُمْ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ
ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ[ے]
اِنَّكُمْ مَّحْشُوْرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عُرَاةً غُرْلًا كَمَا
بَدَأْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ[ے] وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا

ے مرسندہ ۱۲ ے رواہ الشافعیؒ عن عمرؓ ۱۲۔

فَاعِلِيْنَ ثُمَّ إِنَّ اَوَّلَ مَنْ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِبْرَاهِيْمُ اَلَا اِنَّهٗ
يُجَاءُ بِرِجَالٍ مِّنْ اُمَّتِيْ فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ
يَا رَبِّ اَصْحَابِيْ فَيُقَالُ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ
فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا
مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ
عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ فَيُقَالُ اِنَّ هٰؤُلَاءِ
لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ[1]

خُطبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ
وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ
سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ
يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ....
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ
رَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ
السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ

[1] رواہ البخاری عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ۱۲

يَّعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى نَسْأَلُ اللّٰهَ رَبَّنَا اَنْ يَّجْعَلَنَا
مِمَّنْ يُّطِيْعُهٗ وَيُطِيْعُ رَسُوْلَهٗ وَيَتَّبِعُ رِضْوَانَهٗ
وَيَجْتَنِبُ سَخَطَهٗ اِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِيْ اِلَّا كَانَ
حَقًّا عَلَيْهِ اَنْ يَّدُلَّ اُمَّتَهٗ عَلٰى مَا يَعْلَمُهٗ خَيْرًا لَّهُمْ
وَيُنْذِرَهُمْ مَّا يَعْلَمُهٗ شَرًّا لَّهُمْ وَاِنَّ اُمَّتَكُمْ هٰذِهٖ
جُعِلَتْ عَافِيَتُهَا فِيْ اَوَّلِهَا وَاِنَّ اٰخِرَهُمْ يُصِيْبُهُمْ
بَلَاۤءٌ وَّاُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا ثُمَّ تَجِيْئُ فِتَنٌ يُّرَقِّقُ
بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهٖ مَهْلَكَتِيْ ثُمَّ
تَنْكَشِفُ ثُمَّ تَجِيْئُ فِتْنَةٌ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهٖ
مَهْلَكَتِيْ ثُمَّ تَنْكَشِفُ فَمَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّزَحْزَحَ مِنَ
النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتُدْرِكْهُ مَوْتَتُهٗ وَهُوَ
يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلْيَأْتِ اِلَى النَّاسِ الَّذِيْنَ
يُحِبُّ اَنْ يَّأْتُوْا اِلَيْهِ وَمَنْ بَايَعَ اِمَامًا فَاَعْطَاهُ صَفْقَةَ
يَمِيْنِهٖ وَثَمَرَةَ قَلْبِهٖ فَلْيُطِعْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنْ جَآءَ
اٰخَرُ يُنَازِعُهٗ فَاضْرِبُوْا عُنُقَ الْاٰخَرِ قَالَ فَاَدْخَلْتُ رَأْسِيْ
مِنْ بَيْنِ النَّاسِ فَقُلْتُ اُنْشِدُكَ اللّٰهَ اَنْتَ سَمِعْتَ
هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَشَارَ

بِيَدِهٖ اِلَى اُذُنَيْهِ فَقَالَ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ[1]

خُطْبَةُ سَيِّدِنَا اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَحْمَدُهٗ وَاَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْأَلُهُ الْكَرَامَةَ فِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ فَاِنَّهٗ قَدْ دَنَا اَجَلِيْ وَاَجَلُكُمْ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّسِرَاجًا مُّنِيْرًا لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَاعْتِصَامٍ بِاَمْرِ اللّٰهِ الَّذِيْ شَرَعَ لَكُمْ وَهَدٰىكُمْ بِهٖ فَاِنَّ جَوَامِعَ هُدَى الْاِسْلَامِ بَعْدَ كَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ لِمَنْ وَّلَّاهُ اللّٰهُ اَمْرَكُمْ فَاِنَّهٗ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَاُولِي الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَدَّى الَّذِيْ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ وَاِيَّاكُمْ وَاتِّبَاعَ الْهَوٰى فَقَدْ اَفْلَحَ مَنْ

[1] رواہ ابن ماجۃ ۱۲۔

حُفظ مِنَ الھوٰی وَالطَّمعِ وَالْغَضَبِ وَاِیَّاکُمْ وَالْفَخْرَ وَمَا
فَخْرُ مَنْ خُلِقَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِلَی التُّرَابِ یَعُوْدُ ثُمَّ یَاْکُلُہٗ
الدُّوْدُ ثُمَّ ھُوَالْیَوْمَ حَیٌّ وَّغَدًا مَّیِّتٌ فَاعْمَلُوْا یَوْمًا
بِیَوْمٍ وَّسَاعَۃً بِسَاعَۃٍ وَّتَوَقَّوْا دُعَآءَ الْمَظْلُوْمِ وَ
عُدُّوْا اَنْفُسَکُمْ فِی الْمَوْتٰی وَاصْبِرُوْا فَاِنَّ الْعَمَلَ کُلَّہٗ
بِالصَّبْرِ وَاحْذَرُوْا وَالْحَذَرُ یَنْفَعُ وَاعْمَلُوْا وَالْعَمَلُ یُقْبَلُ
وَاحْذَرُوْا مَا حَذَّرَکُمُ اللّٰہُ مِنْ عَذَابِہٖ وَسَارِعُوْا فِیْمَا وَعَدَکُمُ
اللّٰہُ مِنْ رَّحْمَتِہٖ وَافْھَمُوْا وَتَفَھَّمُوْا وَاتَّقُوْا وَتَوَقَّوْا
فَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ بَیَّنَ لَکُمْ مَّا اَھْلَکَ بِہٖ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ وَمَا
نَجّٰی بِہٖ مَنْ نَّجٰی قَبْلَکُمْ قَدْ بَیَّنَ لَکُمْ فِیْ کِتَابِہٖ حَلَالَہٗ
وَحَرَامَہٗ وَمَا یُحِبُّ مِنَ الْاَعْمَالِ وَمَا یَکْرَہُ فَاِنِّیْ لَا اٰلُوْکُمْ
وَنَفْسِیْ نُصْحًا وَّاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا
بِاللّٰہِ وَاعْلَمُوْآ اَنَّکُمْ مَّا اَخْلَصْتُمْ لِلّٰہِ مِنْ اَعْمَالِکُمْ فَرَبَّکُمْ
اَطَعْتُمْ وَحَظَّکُمْ وَاَغْتَبَطْتُّمْ وَمَا تَطَوَّعْتُمْ بِہٖ لِدِیْنِکُمْ
فَاجْعَلُوْہُ نَوَافِلَ بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ تَسْتَوْفُوْا لِسَلَفِکُمْ وَ
تُعْطَوْا جَزَآئَکُمْ حِیْنَ فَقْرِکُمْ وَحَاجَتِکُمْ اِلَیْھَا ثُمَّ
تَفَکَّرُوْا عِبَادَ اللّٰہِ فِیْ اِخْوَانِکُمْ وَصَحَابَتِکُمُ الَّذِیْنَ

مَضَوْا قَدْ وَرَدُوْا عَلٰى مَا قَدَّمُوْا فَاقَامُوْا عَلَيْهِ وَحَلُّوْا
فِي الشَّقَآءِ وَالسَّعَادَةِ فِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ اِنَّ اللهَ لَيْسَ
لَهٗ شَرِيْكٌ وَّلَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِهٖ
نَسَبٌ يُّعْطِيْهِ بِهٖ خَيْرًا وَّلَا يَصْرِفُ عَنْهُ سُوْٓءً
اِلَّا بِطَاعَتِهٖ وَاتِّبَاعِ اَمْرِهٖ فَاِنَّهٗ لَا خَيْرَ فِيْ خَيْرٍ
بَعْدَهُ النَّارُ وَلَا شَرَّ فِيْ شَرٍّ بَعْدَهُ الْجَنَّةُ اَقُوْلُ
قَوْلِيْ هٰذَا وَاسْتَغْفِرُ اللهَ لِيْ وَلَكُمْ وَصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّكُمْ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ

خُطْبَةُ سَيِّدِنَا اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَحْمَدُهٗ وَاَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْأَلُهُ[1]
الْكَرَامَةَ فِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ فَاِنَّهٗ قَدْ دَنَا اَجَلِيْ وَاَجَلُكُمْ
وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا
وَّسِرَاجًا مُّنِيْرًا لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى
الْكٰفِرِيْنَ وَمَنْ يُّطِعِ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ

---

[1] اَوْرَدَ هٰذِهِ الخطبة تامة فى تاريخ الخلفاء ۱۲

يَعْصِهِمَا فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِيْنًا أُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَاَنْ
تُثْنُوْا عَلَيْهِ بِمَا هُوَ لَهُ اَهْلٌ وَّاَنْ تَخْلُطُوا الرَّغْبَةَ بِالرَّهْبَةِ
فَاِنَّ اللهَ تَعَالٰى اَثْنٰى عَلٰى زَكَرِيَّا وَاَهْلِ بَيْتِهٖ فَقَالَ اِنَّهُمْ
كَانُوْا يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا
وَّكَانُوْا لَنَا خَاشِعِيْنَ ثُمَّ اعْلَمُوْا عِبَادَ اللهِ اِنَّ
اللهَ قَدِ ارْتَهَنَ بِحَقِّهٖ اَنْفُسَكُمْ وَاَخَذَ عَلٰى ذٰلِكَ
مَوَاثِيْقَكُمْ وَاشْتَرٰى مِنْكُمُ الْقَلِيْلَ الْفَانِيَ بِالْكَثِيْرِ
الْبَاقِيْ هٰذَا كِتَابُ اللهِ فِيْكُمْ لَا يُطْفَأُ نُوْرُهٗ وَلَا تَنْقَضِيْ
عَجَائِبُهٗ فَاسْتَضِيْئُوْا بِنُوْرِهٖ وَانْتَصِحُوْا كِتَابَهٗ وَ
اسْتَضِيْئُوْا مِنْهُ لِيَوْمِ الظُّلْمَةِ فَاِنَّهٗ اِنَّمَا خَلَقَكُمْ
لِعِبَادَتِهٖ وَوَكَّلَ بِكُمْ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ يَعْلَمُوْنَ مَا
تَفْعَلُوْنَ ثُمَّ اعْلَمُوْا عِبَادَ اللهِ اَنَّكُمْ تَغْدُوْنَ وَ
تَرُوْحُوْنَ فِيْ اَجَلٍ قَدْ غُيِّبَ عَنْكُمْ عِلْمُهٗ فَاِنِ
اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْقَضِيَ الْاٰجَالُ وَاَنْتُمْ فِيْ عَمَلِ اللهِ
فَافْعَلُوْا وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْا ذٰلِكَ اِلَّا بِاِذْنِ اللهِ سَابِقُوْا
فِيْ اٰجَالِكُمْ قَبْلَ اَنْ تَنْقَضِيَ اٰجَالُكُمْ فَتَرُدَّكُمْ اِلٰى

لے مرسند ۱۲۸۔

اَسْوَءِ اَعْمَالِكُمْ فَاِنَّ قَوْمًا جَعَلُوْا اٰجَالَهُمْ لِغَيْرِهِمْ وَ
نَسُوْآ اَنْفُسَهُمْ فَاَنْهَاكُمْ اَنْ تَكُوْنُوْا اَمْثَالَهُمْ فَالْوَحَا
النَّجَا النَّجَا فَاِنَّ وَرَآءَكُمْ طَالِبًا حَثِيْثًا اَمْرُهٗ سَرِيْعٌ
اَيْنَ الْوُضَاةُ الْحَسَنَةُ وُجُوْهُهُمُ الْمُعْجَبُوْنَ بِشَبَابِهِمْ
اَيْنَ الْمُلُوْكُ الَّذِيْنَ بَنَوُا الْمَدَآئِنَ وَحَصَّنُوْهَا اَيْنَ
الَّذِيْنَ كَانُوْا يُعْطَوْنَ الْغَلَبَةَ فِيْ مَوَاطِنِ الْحَرْبِ
قَدْ تَضَعْضَعَ اَرْكَانُهُمْ حِيْنَ اَخْنٰى بِهِمُ الدَّهْرُ وَ
اَصْبَحُوْا فِيْ ظُلُمَاتِ الْقُبُوْرِ اَلْوَحَا ثُمَّ النَّجَا النَّجَا[1]

خطبہ سیّدنا عمر الفاروق رضی اللہ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَحْمَدُهٗ وَاَسْتَعِيْنُهٗ وَاَسْأَلُهُ
الْكَرَامَةَ فِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ فَاِنَّهٗ قَدْ دَنَا اَجَلِيْ وَاَجَلُكُمْ
وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا
وَّسِرَاجًا مُّنِيْرًا لِيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ
عَلَى الْكٰفِرِيْنَ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ

---

[1] اخرجہ ابن ابی الدنیا ۱۲

يَعْصِهِمَا فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا اَيُّهَا النَّاسُ اَلَا اِنَّ اَصْحَابَ
الرَّأْيِ اَعْدَآءُ السُّنَّةِ اَعْيَتْهُمُ الْاَحَادِيْثُ اَنْ يَّحْفَظُوْهَا
وَتَفَلَّتَتْ مِنْهُمْ اَنْ يَّعُوْهَا وَاسْتَحْيَوْا اِذَا سَأَلَهُمُ النَّاسُ
اَنْ يَّقُوْلُوْا لَا نَدْرِيْ فَعَانَدُوا السُّنَنَ بِرَأْيِهِمْ فَضَلُّوْا
وَاَضَلُّوْا وَالَّذِيْ نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهٖ مَا قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ
وَلَا رَفَعَ الْوَحْيَ عَنْهُمْ حَتّٰى اَغْنَاهُمْ عَنِ الرَّأْيِ وَلَوْ كَانَ
الدِّيْنُ يُؤْخَذُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ اَسْفَلُ الْخُفِّ اَحَقَّ بِالْمَسْحِ
مِنْ ظَهْرِهٖ فَاِيَّاكَ وَاِيَّاهُمْ[۲] سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِكُلِّ
امْرِئٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ
اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ
امْرَأَةٍ يَّتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ[۳] اَيُّهَا النَّاسُ
اِنَّ الطَّمَعَ فَقْرٌ وَّاِنَّ بَعْضَ الْيَأْسِ غِنًى وَّاِنَّكُمْ تَجْمَعُوْنَ
مَا لَا تَأْكُلُوْنَ وَتَأْمُلُوْنَ مَا لَا تُدْرِكُوْنَ وَاَنْتُمْ مُّؤَجَّلُوْنَ
فِيْ دَارِ غُرُوْرٍ وَّاعْلَمُوْا اَنَّ بَعْضَ الشُّحِّ شُعْبَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ
فَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ

---

[۱] من خطبة ابی بکر رض ۱۲ [۲] ازالة الخفاء ۱۲ [۳] ازالة الخفاء ۱۲

هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اَيُّهَا النَّاسُ اَطِيْبُوْا مَثْوٰىكُمْ وَاَصْلِحُوْآ
اُمُوْرَكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَلَا تَلْبِسُوْا نِسَاءَكُمُ الْقَبَاطِيَّ
فَاِنَّهٗ اِنْ لَّمْ يَشُفَّ فَاِنَّهٗ يَصِفُ وَاِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ
فَكَانَ مِمَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ الرَّجْمِ فَقَرَأْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا
وَوَعَيْنَاهَا رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَرَجَمْنَا بَعْدُ فَاَخْشٰى اِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ اَنْ يَّقُوْلَ
قَائِلٌ وَاللّٰهِ مَا نَجِدُ اٰيَةَ الرَّجْمِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ حَقٌّ عَلٰى
مَنْ زَنٰى اِذَآ اَحْصَنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ اِذَا قَامَتِ
الْبَيِّنَةُ اَوْ كَانَ الْحَبَلُ اَوِ الْاِعْتِرَافُ ثُمَّ اِنَّا كُنَّا نَقْرَأُ
فِيْمَا نَقْرَأُ مِنْ كِتَابِ اَنْ لَّا تَرْغَبُوْا عَنْ اٰبَائِكُمْ فَاِنَّهٗ
كُفْرٌ بِكُمْ اَنْ تَرْغَبُوْا عَنْ اٰبَائِكُمْ اِلَّا ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا اُطْرِيَ عِيْسَى
بْنُ مَرْيَمَ وَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ

لہ ازالۃ الخفاء ۱۲

لہ رواہ البخاری عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ۱۲

خُطْبَهٔ سَیِّدُنَا عُمَرَ فَارُوقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَحْمَدُهٗ وَاَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْأَلُهُ
الْكَرَامَةَ فِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ فَاِنَّهٗ قَدْ دَنَا اَجَلِىْ
وَاَجَلُكُمْ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ
بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّسِرَاجًا مُّنِيْرًا لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا
وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِيْنًا اِنَّ اللّٰهَ
سُبْحَانَهٗ وَبِحَمْدِهٖ قَدِ اسْتَوْجَبَ عَلَيْكُمُ الشُّكْرَ وَ
اتَّخَذَ عَلَيْكُمُ الشُّكْرَ وَاتَّخَذَ عَلَيْكُمُ الْحُجَجَ فِيْمَآ اٰتٰكُمْ
مِّنْ كَرَامَةِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ مِّنْكُمْ
وَلَا رَغْبَةٍ مِّنْكُمْ فِيْهِ[1] اِلَيْهِ فَخَلَقَكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَلَمْ
تَكُوْنُوْا شَيْئًا لِّنَفْسِهٖ وَعِبَادَتِهٖ قَدْ كَانَ قَادِرًا عَلٰٓى اَنْ
يَّجْعَلَكُمْ لِاَهْوَنِ خَلْقِهٖ عَلَيْهِ فَجَعَلَ لَكُمْ عَامَّةَ خَلْقِهٖ
وَلَمْ يَجْعَلْكُمْ لِشَىْءٍ غَيْرِهٖ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِى السَّمٰوٰتِ

---

[1] فیہ ما مرّ سابقًا ۱۲

وَمَا فِي الْأَرْضِ وَاسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً وَّحَمَلَكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبَاتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ثُمَّ جَعَلَ لَكُمْ سَمْعًا وَّبَصَرًا وَّمِنْ نِّعَمِ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ نِعَمٌ عَمَّ بِهَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَمِنْهَا نِعَمٌ اِخْتَصَّ بِهَا اَهْلَ دِيْنِكُمْ ثُمَّ صَارَتْ تِلْكَ النِّعَمُ خَوَاصُّهَا فِيْ دَوْلَتِكُمْ وَطَبَقَتِكُمْ وَلَيْسَ مِنْ تِلْكَ النِّعَمِ نِعْمَةٌ وَّصَلَتْ اِلٰى امْرِءٍ خَاصَّةً اِلَّا لَوْ قَسَمْتُمْ مَّا وَصَلَ اِلَيْهِ مِنْهَا بَيْنَ النَّاسِ كُلِّهِمْ اَتْعَبَهُمْ شُكْرُهَا وَقَدْ حَلَّمَ حَقُّهَا اِلَّا بِعَوْنِ اللّٰهِ مَعَ الْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاَنْتُمْ مُّسْتَخْلَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ قَاهِرُوْنَ لِاَهْلِهَا قَدْ نَصَرَ اللّٰهُ دِيْنَكُمْ فَلَمْ تُصْبِحْ اُمَّةٌ مُّخَالِفَةٌ لِدِيْنِكُمْ اِلَّا اُمَّتَانِ اُمَّةٌ مُّسْتَعْبَدَةٌ لِلْاِسْلَامِ وَاَهْلِهٖ يَتَحَرَّوْنَ لَكُمْ يَسْتَضْعِفُوْنَ مَعَايِشَهُمْ وَكَدَائِحَهُمْ وَرَشْحَ جِبَاهِهِمْ عَلَيْهِمُ الْمُؤْنَةُ وَلَكُمُ الْمَنْفَعَةُ وَاُمَّةٌ يَّنْتَظِرُوْنَ وَقَائِعَ اللّٰهِ وَسَطَوَاتِهٖ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ قَدْ مَلَأَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ رُعْبًا فَلَيْسَ لَهُمْ مَّعْقِلٌ يَّلْجَأُوْنَ اِلَيْهِ وَلَا مَهْرَبٌ يَّتَّقُوْنَ بِهٖ وَهَمَتْهُمْ جُنُوْدُ اللّٰهِ وَنَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ مَعَ رَفَاعَةِ الْعَيْشِ وَاسْتِفَاضَةِ الْمَالِ وَتَتَابُعِ

الْبُعُوْثِ وَسَيِّدِ الثُّغُوْرِ بِاِذْنِ اللّٰهِ فِي الْعَاقِبَةِ الْجَلِيْلَةِ الْعَامَّةِ
الَّتِيْ لَمْ تَكُنِ الْاُمَّةُ عَلٰۤى اَحْسَنَ مِنْهَا مُنْذُ كَانَ الْاِسْلَامُ وَاللّٰهِ
الْمَحْمُوْدِ مَعَ الْفُتُوْحِ الْعِظَامِ فِيْ كُلِّ بَلَدٍ فَمَا عَسٰى اَنْ يَّبْلُغَ
شُكْرَ الشَّاكِرِيْنَ وَذِكْرُ الذَّاكِرِيْنَ وَاجْتِهَادُ الْمُجْتَهِدِيْنَ
مَعَ هٰذِهِ النِّعَمِ الَّتِيْ لَا تُعَدُّ وَلَا يُحْصٰى عَدَدُهَا وَلَا يُقْدَرُ قَدْرُهَا
وَلَا يُسْتَطَاعُ اَدَاءُ حَقِّهَا اِلَّا بِعَوْنِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهٖ وَلُطْفِهٖ
فَنَسْأَلُ اللّٰهَ الَّذِيْ اَبْلَانَا هٰذَا اَنْ يَّرْزُقَنَا الْعَمَلَ لِطَاعَتِهٖ
وَالْمُسَارَعَةَ اِلٰى مَرْضَاتِهٖ وَاذْكُرُوْا عِبَادَ اللّٰهِ بَلَاءَ اللّٰهِ
عِنْدَكُمْ وَاسْتَتِمُّوْا نِعَمَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَفِيْ مَجَالِسِكُمْ مَثْنٰى وَ
فُرَادٰى فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لِمُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اَخْرِجْ
قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيَّامِ اللّٰهِ وَقَالَ
لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاذْكُرُوْۤا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ
مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَلَوْ كُنْتُمْ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْتَضْعَفِيْنَ
مَحْرُوْمِيْنَ خَيْرَ الدُّنْيَا عَلٰى شُعْبَةٍ مِّنَ الْحَقِّ تُؤْمِنُوْنَ
بِهَا وَتَسْتَرِيْحُوْنَ اِلَيْهَا مَعَ الْمَعْرِفَةِ بِاللّٰهِ وَبِدِيْنِهٖ وَ
تَرْجُوْنَ الْخَيْرَ فِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ
اَشَدَّ النَّاسِ عِيْشَةً وَّاَعْظَمَ النَّاسِ بِاللّٰهِ جَهَالَةً فَلَوْ كَانَ

هٰذَا الَّذِی اسْتِسْلَامُکُمْ بِهٖ لَمْ یَکُنْ مَّعَهٗ حَظٌّ فِیْ دُنْیَاکُمْ غَیْرَ اَنَّهٗ ثِقَةٌ لَّکُمْ فِیْ اٰخِرَتِکُمُ الَّتِیْ اِلَیْهَا الْمَعَادُ وَالْمُنْقَلَبُ وَاَنْتُمْ مِّنْ جُهْدِ الْمَعِیْشَةِ عَلٰی مَا کُنْتُمْ عَلَیْهِ اَحْرِیَاءُ وَاِنْ تَشُحُّوْا عَلَی اللّٰهِ تُصِبْکُمْ مِّنْهُ غَرْبَلَةٌ اَمَا اِنَّهٗ قَدْ جَمَعَ لَکُمْ فَضِیْلَةَ الدُّنْیَا وَکَرَامَةَ الْاٰخِرَةِ اَوْلِمَنْ شَاءَ اَنْ یَّجْمَعَ لَهٗ ذٰلِکَ مِنْکُمْ فَاَذْکُرُکُمُ اللّٰهَ الْحَائِلَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ قُلُوْبِکُمْ اَلَا مَا عَرَفْتُمْ حَقَّ اللّٰهِ فَعَمِلْتُمْ لَهٗ وَیَسَّرْتُمْ اَنْفُسَکُمْ عَلٰی طَاعَتِهٖ وَجَمَعْتُمْ مَّعَ السُّرُوْرِ بِالنَّعِیْمِ خَوْفًا لِّزَوَالِهَا وَانْتِقَالِهَا وَوَجَلًا مِّنْ تَحْوِیْلِهَا فَاِنَّهٗ لَاشَیْءَ اَسْلَبُ لِنِعْمَةٍ مِّنْ کُفْرَانِهَا وَاِنَّ الشُّکْرَ اَمْنٌ لِّلْعِزِّ وَنَمَاءٌ لِّلنِّعْمَةِ وَاسْتِجْلَابٌ لِّلزِّیَادَةِ وَهٰذَا عَلَیَّ مَا فِیْ اَمْرِکُمْ وَنَهْیِکُمْ وَاجِبٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی[1]

خُطْبَةُ سَیِّدُنَا عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَحْمَدُهٗ وَاَسْتَعِیْنُهٗ وَنَسْأَلُهٗ

[1] ازالۃ الخفاء ۱۲

الْكَرَامَةَ فِيمَا بَعْدَ الْمَوْتِ فَإِنَّهُ قَدْ دَنَا أَجَلِي وَأَجَلُكُمْ
وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ
أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا
وَّنَذِيرًا وَّسِرَاجًا مُّنِيرًا لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ
الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِينَ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ
وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِينًا إِذَا قَامَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا فَإِنَّ لِلْمُنْصِتِ
الَّذِي لَا يَسْمَعُ مِنَ الْحَظِّ مِثْلَ مَا لِلْمُنْصِتِ السَّامِعِ
فَإِذَا قَامَتِ الصَّلٰوةُ فَاعْدِلُوا الصُّفُوفَ حَاذُوا بِالْمَنَاكِبِ
فَإِنَّ اعْتِدَالَ الصُّفُوفِ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ[1][2]

خطبہ سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ أَحْمَدُهُ وَأَسْتَعِينُهُ وَنَسْأَلُهُ
الْكَرَامَةَ فِيمَا بَعْدَ الْمَوْتِ فَإِنَّهُ قَدْ دَنَا أَجَلِي وَ
أَجَلُكُمْ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ

---

[1] من خطبة ابی بکر رضی اللہ عنہ ۱۲ [2] رواہ مالک رحمہ اللہ ۱۲

بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّسِرَاجًا مُّنِيْرًا لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا
وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِيْنَ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا[۱]
ظَهَرَ عَلَيْنَا اَبُوْ طَالِبٍ وَّاَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُصَلِّيْ بِبَطْنِ نَخْلَةَ فَقَالَ مَاذَا تَصْنَعَانِ
يَا ابْنَ اَخِيْ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى
الْاِسْلَامِ فَقَالَ مَا بِالَّذِيْ تَصْنَعَانِ بَأْسٌ اَوْ بِالَّذِيْ
تَقُوْلَانِ بَأْسٌ وَّلٰكِنْ وَّاللّٰهِ لَا تَعْلُوْنِيْ اِسْتِيْ اَبَدًا
وَّضَحِكَ تَعَجُّبًا لِّقَوْلِ اَبِيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ لَا اَعْتَرِفُ
اَنَّ عَبْدًا لَّكَ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ عَبَدَكَ قَبْلِيْ غَيْرَ نَبِيِّكَ ثَلٰثَ
مَرَّاتٍ لَّقَدْ صَلَّيْتُ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ النَّاسُ سَبْعًا وَّاللّٰهِ مَا
عِنْدَنَا كِتَابٌ تَقْرَءُوْهُ عَلَيْكُمْ اِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيْفَةُ
مُعَلَّقَةٌ بِسَيْفِهٖ اَخَذْتُهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْهَا فَرَائِضُ الصَّدَقَةِ مُعَلَّقَةٌ بِسَيْفٍ وَّحِلْيَتُهٗ حَدِيْدٌ
اَوْ قَالَ بَكَرَاتُهٗ حَدِيْدًا اَيْ حِلَقُهٗ وَعَنْ وَّهْبٍ السَّوَائِيِّ
قَالَ خَطَبَنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ مَنْ خَيْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

---

[۱] من خطبة ابی بکر رض ۱۲ [۲] مسند امام احمد ص ۹۹ ۱۲

بَعْدَ نَبِيِّهَا فَقُلْتُ أَنْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ لَا خَيْرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ وَمَا نَبْعُدُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ[1]

خُطْبَۃُ سَیِّدِنَا عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ أَحْمَدُهٗ وَأَسْتَعِيْنُهٗ وَأَسْأَلُهُ الْكَرَامَةَ فِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ فَإِنَّهٗ قَدْ دَنَا أَجَلِيْ وَأَجَلُكُمْ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّسِرَاجًا مُّنِيْرًا لِيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِيْنًا يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ عَضُوْضٌ يَعَضُّ الْمُوْسِرُ عَلٰى مَا فِيْ يَدَيْهِ قَالَ وَلَمْ يُؤْمَرْ بِذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ وَيَنْهَدُ الْأَشْرَارُ وَيُسْتَذَلُّ الْأَخْيَارُ وَيُبَايِعُ الْمُضْطَرُّوْنَ قَالَ وَقَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ

---

[1] مسند ۱ صـ۱۰۶ ۱۲ [2] مسند ۱ ۱۲۔

بَيْعِ الْمُضْطَرِّيْنَ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ
قَبْلَ اَنْ تُدْرِكَ ۝ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَكْذِبُوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ يَّكْذِبْ عَلَيَّ يَلِجِ النَّارَ ۝ اَيُّهَا النَّاسُ
اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْطَعُ
الصَّلٰوةَ اِلَّا الْحَدَثُ لَا اَسْتَحْيِيْكُمْ مِمَّا لَا يَسْتَحْيِيْ مِنْهُ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالْحَدَثُ اَنْ
يَّفْسُوْا اَوْ يَضْرُطَ ۝ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَقِيْمُوْا عَلٰى اَرِقَّائِكُمُ
الْحُدُوْدَ مَنْ اَحْصَنَ مِنْهُمْ وَلَمْ يُحْصِنْ فَاِنَّ اَمَةً
لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنَتْ فَاَمَرَنِيْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُقِيْمَ عَلَيْهَا
الْحَدَّ فَاَتَيْتُهَا فَاِذَا هِيَ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ فَخَشِيْتُ
اِنْ اَنَا جَلَدْتُّهَا اَنْ تَمُوْتَ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اَحْسَنْتَ ۝

خُطبہ سیّدنا عمر بن عبدالعزیزؒ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ

لہ مسند ص۱۱۶ ۱۲ ؎ مسند ص۱۳۳ ۱۲ ؎ مسند ص۱۳۵ ۱۲ ؎ مسند ص۲۵۶ ۱۲

مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ
فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ
لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ
وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ غَوٰى اَيُّهَا النَّاسُ اَصْلِحُوْا
اَسْرَارَكُمْ تُصْلِحْ عَلَانِيَتُكُمْ وَاعْمَلُوْا لِاٰخِرَتِكُمْ تُكْفَوْا
دُنْيَاكُمْ وَاعْلَمُوْا اَنَّ رَجُلًا لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اٰدَمَ اَبٌ
حَيٌّ لَمُعْرِقٌ لَهٗ فِي الْمَوْتِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اِتَّقُوا اللّٰهَ
اَيُّهَا النَّاسُ وَاَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ فَاِنَّهٗ اِنْ كَانَ لَكُمْ
رِزْقٌ فِيْ رَأْسِ جَبَلٍ اَوْ حَضِيْضِ اَرْضٍ يَّأْتِهٖ اَلَا اِنَّ
مَا سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَاهُ
فَهُوَ دِيْنٌ وَنَنْتَهِيْ اِلَيْهِ وَمَا سَنَّ سِوَاهُمَا فَاِنَّا نُرْجِئُهٗ يٰعِبَادِيَ
الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ وَاَنِيْبُوْٓا
اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ
لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ
مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝

اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُ فِىْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ۙ اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِىْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۙ اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِىْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۙ بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِىْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۙ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ۚ اَلَيْسَ فِىْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ۙ وَيُنَجِّى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۙ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَىْءٍ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ وَّكِيْلٌ ۙ

اَلْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ لِجَمِيْعِ الْخُطَبِ مِنَ الْمُؤَلِّفِ

يَعْنِىْ حَضْرَتْ مَوْلٰنَا شَاهْ مُحَمَّدْ اَشْرَفْ عَلِىْ صَاحِبْ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۙ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۙ مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا ۙ وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ

لے تاریخ الخلفاء ۱۲

قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ
كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا
كَذِبًا ۰ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَ يُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۰ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ
بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ
وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ
ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ كَزَرْعٍ
اَخْرَجَ شَطْاَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ
يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۰
وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ
اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَ
اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ
اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ
يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۰ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا
بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ

إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاۤءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاۤءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ۝

خُطبۂ جمعہ تالیف مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ الْاِنْسَانَ وَقَدْ اَتٰى عَلَيْهِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا، فَسَوّٰهُ وَعَدَّلَهٗ وَعَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ فَضَّلَهٗ وَجَعَلَهٗ سَمِيْعًا بَصِيْرًا

لے کان بنو امیۃ یسبون علی بن ابی طالب فی الخطبۃ فلما ولی عمر بن عبد العزیز ابطلہ وکتب الی نوابہ بابطال قرأ مکانہ ان اللہ یأمر الآیۃ فاستمرت قراءتہا الی الآن" تاریخ الخلفاء ۔ لے یعنی جب پیدا ہوا تھا تب اس کی کوئی فکر بھی نہیں کرتا تھا ۱۲

ثُمَّ هَدَاهُ السَّبِيلَ وَنَصَبَ لَهُ الدَّلِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا أَمَّا الْكَافِرُونَ فَأَعْتَدْنَا لَهُمْ سَلَاسِلَ وَأَغْلَالًا وَسَعِيرًا. يُعَذَّبُونَ بِأَصْنَافِ الْعَذَابِ يُنَادُونَ وَيْلًا وَيَدْعُونَ ثُبُورًا[1]. وَأَمَّا الشَّاكِرُونَ فَنَعَّمَهُمْ وَكَرَّمَهُمْ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا. إِنَّ هَذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَكَانَ سَعْيُكُمْ مَشْكُورًا. فَسُبْحَانَ مَنْ بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ لَمْ يَزَلْ وَلَا يَزَالُ عَلِيمًا قَدِيرًا. وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ بَعَثَهُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا. وَآتَاهُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ[2] وَمَنَابِعَ الْحِكَمِ وَوَعَدَهُ مَقَامًا مَحْمُودًا[3] وَجَعَلَهُ سِرَاجًا مُنِيرًا. أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أُوصِيكُمْ وَنَفْسِيَ أَوَّلًا بِتَقْوَى اللّٰهِ وَ

---

[1] یعنی موت چاہیں گے اور موت ہرگز نہ آئے گی ۱۲

[2] یعنی ایسی باتیں جو بولنے میں تھوڑی ہوں اور مطلب ان کا بہت ہو۔

[3] یعنی سب باتوں کی اونچ نیچ سمجھ کر کام کرنا۔ مقام محمود وہ ہے کہ قیامت کے دن سب لوگ کیا عام کیا خاص کیا نبی کیا ولی ڈر سے کچھ بول نہ سکیں گے تب ہمارے حضرت اللہ تعالیٰ کو نہایت عاجزی سے راضی کر کے سفارش فرمائیں گے تو اللہ تعالیٰ ہمارے رسول کو مقام محمود عطا فرمائے گا اور آپ وہاں کھڑے ہو کر سفارش کریں گے اور قبول ہو گی ۱۲۔

اُحَذِّرُكُمْ يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا. يَوْمَ تُبْلَى كُلُّ نَفْسٍ وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَجِدُ نَصِيْرًا. يَوْمَئِذٍ يَّنْدَمُ الْاِنْسَانُ وَلَا يَنْفَعُهُ النَّدَمُ وَيَطْلُبُ الْعَوْدَ اِلَى الدُّنْيَا وَهَيْهَاتَ اَنْ يَّعُوْدَ وَيُخْرَجُ لَهٗ كِتَابٌ يَّلْقَاهُ مَنْشُوْرًا. يَا ابْنَ اٰدَمَ مَنْ اَصْبَحَ عَلَى الدُّنْيَا حَزِيْنًا لَّمْ يَزْدَدْ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا بُعْدًا اَوَّ فِي الدُّنْيَآ اِلَّا كَدًّا اَوَّ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا جُهْدًا اَوَلَمْ يَزَلْ مَمْقُوْتًا[1] مَّهْجُوْرًا. يَا ابْنَ اٰدَمَ تُرْزَقُ بِالرِّزْقِ فَاِنَّ الرِّزْقَ مَقْسُوْمٌ وَالْحَرِيْصُ مَحْرُوْمٌ وَّالْاِسْتِقْصَاءُ شُؤْمٌ وَالْاَجَلُ مَحْتُوْمٌ وَّقَدْ فَازَ مَنْ لَّمْ يَحْمِلْ مِنَ الظُّلْمِ نَقِيْرًا. يَا ابْنَ اٰدَمَ خَيْرُ الْحِكْمَةِ خَشْيَةُ اللّٰهِ. وَخَيْرُ الْغِنٰى غِنَى الْقَلْبِ. وَخَيْرُ الزَّادِ التَّقْوٰى. وَخَيْرُ مَا اُعْطِيْتُمُ الْعَافِيَةُ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا. وَخَيْرُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللّٰهِ. وَاَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا. لَآ اِيْمَانَ لِمَنْ لَّآ اَمَانَةَ لَهٗ وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَهٗ وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ

---

[1] اللہ تعالیٰ کے غضب میں ۱۲

خَبِيْرًا بَصِيْرًا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۞ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۔ وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ ذُنُوْبَنَا وَامْحُ عُيُوْبَنَا وَادِّ دُيُوْنَنَا وَكُنْ لَنَا مُعِيْنًا وَّظَهِيْرًا ۔ وَاقْضِ حَاجَاتِنَا وَاشْفِ عَاهَاتِنَا وَاسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَكَفٰى بِكَ مُجِيْبًا قَرِيْبًا عَلِيْمًا خَبِيْرًا ۞

خُطْبَۂ ثَانِيَہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّىْ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالْمُوَاظَبَةِ عَلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ

اَلَا خَيْرُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللهِ وَاَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْىُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَشَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَّكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. مَنْ اَطَاعَ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ غَوٰى. رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ. اَللّٰهُمَّ اَمْطِرْ شَآبِيْبَ رِضْوَانِكَ عَلَى السَّابِقِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ. وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ. خُصُوْصًا عَلَى الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللهِ فِي الْغَارِ[1] رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ. وَعُمَرَ الْفَارُوْقِ قَامِعِ اَسَاسِ الْكُفَّارِ. رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ. وَعُثْمَانَ ذِى النُّوْرَيْنِ[2] كَامِلِ الْحَيَاءِ وَالْوَقَارِ. رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ. وَعَلِيِّ الْمُرْتَضٰى اَسَدِ اللهِ الْجَبَّارِ. رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَلٰى سَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

---

[1] اس میں اشارہ ہے آیتِ پاک ثانی اثنین اذ ہما فی الغار کی طرف ۱۲

[2] حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا لقب مبارک ذی النورین اس وجہ سے ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں آپؓ سے منسوب تھیں بلکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اگر میری اور بیٹیاں ہوتیں تو پے در پے عثمانؓ سے منسوب کرتا" ۱۲

الْاِمَامَيْنِ الْهُمَامَيْنِ اَبِيْ مُحَمَّدِنِ الْحَسَنِ وَاَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ الْحُسَيْنِ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا۔ وَعَلٰى اُمِّهِمَا سَيِّدَةِ النِّسَاءِ فَاطِمَةَ
الزَّهْرَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا۔ وَعَلٰى عَمَّيْهِ الْمُكَرَّمَيْنِ بَيْنَ النَّاسِ
اَبِيْ عُمَارَةَ الْحَمْزَةَ وَاَبِي الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ۔ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ
اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اَيِّدِ الْاِسْلَامَ
وَاَنْصَارَهٗ وَاَذِلَّ الشِّرْكَ وَاَشْرَارَهٗ اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا
لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى وَاجْعَلْ اٰخِرَتَنَا خَيْرًا مِّنَ الْاُوْلٰى
اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ
اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى
وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ۔ اُذْكُرُوا اللّٰهَ الْعَلِيَّ الْعَظِيْمَ
يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ
اللّٰهِ تَعَالٰى اَعْلٰى وَاَوْلٰى وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ
وَاَتَمُّ وَاَهَمُّ وَاَعْظَمُ
وَاَكْبَرُ۔

خُطبۂ جُمعہ تالیف مولانا محمد اسمٰعیل شہید دہلوی رحمہ اللہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلِيِّ الذَّاتِ عَظِيْمِ الصِّفَاتِ سَمِيِّ السِّمَاتِ كَبِيْرِ الشَّانِ. جَلِيْلِ الْقَدْرِ رَفِيْعِ الذِّكْرِ مُطَاعِ الْاَمْرِ جَلِيِّ الْبُرْهَانِ. فَخِيْمِ الْاِسْمِ غَزِيْرِ الْعِلْمِ وَسِيْعِ الْحِلْمِ كَثِيْرِ الْغُفْرَانِ. جَمِيْلِ الثَّنَآءِ جَزِيْلِ الْعَطَآءِ مُجِيْبِ الدُّعَآءِ عَمِيْمِ الْاِحْسَانِ. سَرِيْعِ الْحِسَابِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ اَلِيْمِ الْعَذَابِ عَزِيْزِ السُّلْطَانِ. وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ فِي الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ. وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الْمَبْعُوْثُ اِلَى الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ[1] اَلْمَنْعُوْتُ بِشَرْحِ الصَّدْرِ وَرَفْعِ الذِّكْرِ[2]. وَصَلَّى اللّٰهُ

---

[1] یعنی سب کی طرف بھیجے گئے ہیں خواہ سیاہ ہوں یا سرخ ۱۲ مولانا محمد رشید مرحوم۔ [2] سینہ کے کھولنے میں اس آیت کی طرف اشارہ ہے الم نشرح لك صدرك یعنی کیا ہم نے تمہارا سینہ نہیں کھولا اور بلندی ذکر سے مراد یہ ہے کہ اذان میں آں حضرت ﷺ کا نام خدائے تعالیٰ نے اپنے نام کے ساتھ متصل کیا ۱۲ مولانا محمد رشید مرحوم و مغفور۔

عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ هُمْ خُلَاصَةُ الْعَرَبِ
الْعَرْبَاۗءِ۔ وَخَيْرُ الْخَلَاۗئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِيَاۗءِ **اَمَّا بَعْدُ**
فَيَاۤ اَيُّهَا النَّاسُ وَحِّدُوا اللّٰهَ فَاِنَّ التَّوْحِيْدَ رَأْسُ الطَّاعَاتِ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ فَاِنَّ التَّقْوٰى مِلَاكُ الْحَسَنَاتِ وَعَلَيْكُمْ
بِالسُّنَّةِ فَاِنَّ السُّنَّةَ تَهْدِيْ اِلَى الْاِطَاعَةِ۔ وَمَنْ اَطَاعَ
اللّٰهَ [illegible] سُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَاهْتَدٰى۔ وَاِيَّاكُمْ وَالْبِدْعَةَ
فَاِنَّ الْبِدْعَةَ تَهْدِيْ اِلَى الْمَعْصِيَةِ۔ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ
رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ وَغَوٰى۔ وَعَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ
الصِّدْقَ يُنْجِيْ وَالْكِذْبَ يُهْلِكُ۔ وَعَلَيْكُم بِالْاِحْسَانِ
فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ۔ وَلَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ
فَاِنَّهٗ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ۔ وَلَا تُحِبُّوا الدُّنْيَا فَتَكُوْنُوْا مِنَ
الْخَاسِرِيْنَ [illegible] اِنَّ نَفْسًا لَّنْ تَمُوْتَ حَتّٰى تَسْتَكْمِلَ
رِزْقَ [illegible] فَسِلُوْا فِي الطَّلَبِ وَتَوَكَّلُوْا عَلَيْهِ

[illegible] کی ذات و صفات میں کسی کو شریک نہ ماننا۔ جب توحید
[illegible] حید ہوئی اس لیے کہ بدون توحید کے کوئی عمل صالح قبول
[illegible] یث شریف میں بڑی فضیلت ہے اور احسان کے
[illegible] میں اللہ تعالیٰ کو دیکھتا ہوں۔ ورنہ اتنا خیال تو

فَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ۔ وَادْعُوْهُ فَإِنَّ رَبَّكُمْ مُجِيْبُ الدَّاعِيْنَ۔ وَاسْتَغْفِرُوْهُ يُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ
أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ۔ بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ۔ وَنَفَعَنَا وَإِيَّاكُمْ بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ۔ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاسْتَغْفِرُوْهُ إِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ[عہ]

خُطْبَہ ثَانِیَہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ۔ وَنَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

عہ خطیب جب خطبہ اول ختم کرے تو اس قدر بیٹھے کہ جس میں اس کے تمام اعضاء ساکن ہوجائیں بغیر ہاتھ اٹھائے دعا کرے اور اس کے بعد دوسرا خطبہ شروع کرے

وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ **اَمَّا بَعْدُ**
فَاِنَّ اَصْدَقَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَاَوْثَقَ الْعُرٰى كَلِمَةُ
التَّقْوٰى وَخَيْرُ الْمِلَلِ مِلَّةُ اِبْرَاهِيْمَ وَخَيْرُ السُّنَنِ سُنَّةُ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَشْرَفُ الْحَدِيْثِ
ذِكْرُ اللّٰهِ وَاَحْسَنُ الْقَصَصِ هٰذَا الْقُرْاٰنُ وَخَيْرُ الْاُمُوْرِ
عَوَازِمُهَا وَشَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا[1]. وَاَشْرَفُ الْمَوْتِ
قَتْلُ الشُّهَدَآءِ وَاَعْمَى الْعَمٰى الضَّلَالَةُ بَعْدَ الْهُدٰى
وَخَيْرُ الْعِلْمِ مَا[2] نَفَعَ. وَخَيْرُ الْهُدٰى مَا اتُّبِعَ. وَ مِنَ
النَّاسِ مَنْ لَّا يَاْتِى بِالصَّلٰوةِ اِلَّا دُبُرًا. وَمِنْهُمْ مَنْ لَّا يَذْكُرُ
اللّٰهَ اِلَّا هُجْرًا. وَاَعْظَمُ الْخَطَايَا اللِّسَانُ الْكَذُوْبُ. وَخَيْرُ
الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ. وَخَيْرُ الزَّادِ التَّقْوٰى. وَخَيْرُ مَا اُلْقِىَ فِى الْقُلُوْبِ
الْيَقِيْنُ. وَالْاِرْتِيَابُ مِنَ الْكُفْرِ. وَالنِّيَاحَةُ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ
وَالْغُلُوْلُ مِنْ جُثَاءِ جَهَنَّمَ. وَالْكَنْزُ كَىٌّ مِّنَ النَّارِ. وَالشِّعْرُ
مِنْ مَّزَامِيْرِ اِبْلِيْسَ. وَالْخَمْرُ جِمَاعُ الْاِثْمِ. وَالنِّسَآءُ

---

[1] یعنی نئی رسمیں دین کی جن کی اصل کتاب اور سنت سے ثابت نہ ہو، ان کا نکالنا اور اسی کا نام محدثات ہے ۱۲

[2] دنیا اور آخرت میں ۱۲

حِبَالَةُ الشَّيْطٰنِ۔ وَالشَّبَابُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْجُنُوْنِ۔ وَشَرُّ
الْمَكَاسِبِ كَسْبُ الرِّبٰوا۔ وَشَرُّ الْمَآكِلِ مَالُ الْيَتِيْمِ
وَالسَّعِيْدُ مَنْ وُّعِظَ بِغَيْرِهٖ۔ وَالشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ
وَاِنَّمَا يَصِيْرُ اَحَدُكُمْ اِلٰى مَوَاضِعِ اَرْبَعَةِ اَذْرُعٍ۔ وَمِلَاكُ
الْعَمَلِ خَوَاتِمُهٗ۔ وَسِبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوْقٌ۔ وَقِتَالُهٗ
كُفْرٌ وَاَكْلُ لَحْمِهٖ مِنْ مَّعْصِيَةِ اللّٰهِ۔ وَحُرْمَةُ مَالِهٖ
كَحُرْمَةِ دَمِهٖ۔ وَمَنْ يَّتَاَلَّ عَلَى اللّٰهِ يُكَذِّبْهُ وَشَرُّ
الرَّوَايَا رَوَايَا الْكِذْبِ۔ وَمَنْ يَّكْظِمِ الْغَيْظَ يَأْجُرْهُ
اللّٰهُ۔ وَمَنْ يَّصْبِرْ عَلَى الرَّزِيَّةِ يُعَوِّضْهُ اللّٰهُ۔ وَمَنْ
يَّسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَغْفِرْ لَهٗ۔ وَمَنْ يَّسْتَعِفَّ يُعِفَّهُ اللّٰهُ۔ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَرْحَمُ اُمَّتِيْ
بِاُمَّتِيْ اَبُوْبَكْرٍ۔ وَاَشَدُّهُمْ فِيْ اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ۔ وَاَحْيَاهُمْ

لہ یعنی نصیحت قبول کرے دوسرے کا حال دیکھ کر ۱۲ ؁ مسلمان کے گوشت کھانے سے مراد ہے کہ اس کی برائی اس کے پیچھے بیان کرے ۱۲ ؁ کسی کام کو اللہ تعالیٰ کی مرضی پر چھوڑ دینے پر قسم کھا بیٹھنا کہ جو کچھ وہ کرے مجھ کو منظور ہے اور اپنی تدبیر کچھ نہ کرے، سو یہ بہت بھاری بات ہے۔ اس کا نباہ بہت مشکل ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی حکمت نے اس کام کو پورا نہ کیا تو اس وقت گھبرا کر اللہ رب العزت سے منکر ہو جانے کا خوف ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ گمانِ نیک باقی رہنا ایسے وقت میں دشوار ہے ۱۲۔

عُثْمَانُ. وَاَقْضٰهُمْ عَلِيٌّ. وَسَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ
الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ. وَسَيِّدَةُ نِسَاۤءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ
فَاطِمَةُ وَسَيِّدُ الشُّهَدَاۤءِ حَمْزَةُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ
لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهٖ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً
لَّا تُغَادِرُ ذَنْبًا. اَللّٰهَ اللّٰهَ فِيْٓ اَصْحَابِيْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ مِّنْ
بَعْدِيْ غَرَضًا. مَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْٓ اَحَبَّهُمْ وَ
مَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْٓ اَبْغَضَهُمْ. وَخَيْرُ الْقُرُوْنِ
قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ
وَالسُّلْطَانُ ظِلُّ اللّٰهِ مَنْ اَكْرَمَهٗ اَكْرَمَهُ اللّٰهُ. وَمَنْ اَهَانَهٗ
اَهَانَهُ اللّٰهُ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا
بِالْاِيْمَانِ. وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاۤءِ
مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِيْنَ

ل یعنی بعد میرے تم ان پر طعن نہ کرو اور برائی اور عیب بینی نہ کرو ۱۲ ؎۲ یعنی جو دوست ان کا ہے وہ میرا ہے اور جو دشمن ان کا ہے وہ دشمن میرا ہے ۱۲ ؎۳ یعنی زمانہ بہتر میرا پھر میرے اصحاب کا پھر تابعین کا پھر تبع تابعین کا ۱۲ ؎۴ بادشاہ دیندار کو ضرور ماننا چاہیے ۱۲

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ
دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. عِبَادَ اللّٰهِ
رَحِمَكُمُ اللّٰهُ. إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ
وَإِيْتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ
وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ. اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ
وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى أَعْلٰى وَأَوْلٰى وَ
أَعَزُّ وَأَجَلُّ وَأَهَمُّ وَأَتَمُّ وَأَعْظَمُ وَأَكْبَرُ.

خُطْبَہ جُمُعَہ تَالِیْف حَضْرَتْ مَوْلٰنَا وَشَیْخُنَا سَیِّد حُسَیْن اَحْمَد صَاحِب مَدَنِی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانَا لِخَيْرِ الْأَدْيَانِ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ
لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللّٰهُ وَأَكْمَلَ لَنَا دِيْنَنَا وَأَتَمَّ عَلَيْنَا
نِعْمَتَهٗ وَرَضِيَ لَنَا الْإِسْلَامَ دِيْنًا فَلَا نَعْبُدُ وَلَا نَسْتَعِيْنُ
إِلَّا إِيَّاهُ أَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِ أَهْلِ الْإِيْمَانِ فَأَصْبَحُوْا بِنِعْمَتِهٖ
إِخْوَانًا وَّحَثَّهُمْ عَلٰى أَنْ يَّكُوْنُوْا كَأَعْضَآءِ جَسَدٍ وَّاحِدٍ
أَنْصَارًا وَّأَخْدَانًا. نَهَاهُمْ عَنْ مُّوَالَاةِ أَعْدَائِهٖ أَعْدَاءِ

الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ۔ وَاَوْعَدَهُمْ بِمَسِّ النَّارِ وَ الْخُذْلَانِ عَلَى الرُّكُوْنِ اِلَى الظّٰلِمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى شَمْسِ الْهِدَايَةِ وَالْيَقِيْنِ۔ اَلْمُمَيِّزِ بَيْنَ الطَّيِّبِ وَالْخَبِيْثِ الْمُبِيْنِ۔ اَلْمَاْمُوْرِ بِالْغِلْظَةِ وَالْجِهَادِ عَلَى الْكُفَّارِ وَالْمُنَافِقِيْنَ وَاِعْدَادِ الْمُسْتَطَاعِ مِنَ الْقُوَّةِ الْمُرْهِبَةِ قُلُوْبَ اَعْدَاءِ اللّٰهِ الْمَخْذُوْلِيْنَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ الْمَبْعُوْثِ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ مُنْقِذًا لِلْخَلَائِقِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ ذِى الْقُوَّةِ الْمَتِيْنِ۔ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ الْاَشِدَّاءِ عَلَى الْكُفَّارِ الرُّحَمَاءِ بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَتْبَاعِهٖ وَتَابِعِيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْحُمَاةِ بَيْضَةَ الْاِسْلَامِ وَالدِّيْنِ الْمُبِيْنِ

اَمَّا بَعْدُ فَيَا اَيُّهَا النَّاسُ اِلَامَ هٰذَا التَّنَاعُسُ الْفَظِيْعُ وَلَمْ يَزَلِ الْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ يُنَبِّهُكُمْ وَاِلَامَ هٰذَا التَّنَاؤُمُ الشَّنِيْعُ وَلَمْ يَبْرَحِ الدَّهْرُ الْيَقْظَانُ يُوْقِظُكُمْ۔ اَمَا بَانَ لَكُمْ اَنَّ الْاُمَمَ قَدْ تَدَاعَتْ عَلَيْكُمْ تَدَاعِىَ الْاَكَلَةِ عَلَى الْقَصْعَةِ وَاجْتَمَعَتْ عَلٰى اَنْ تَبْلَعَ الْمُسْلِمِيْنَ وَبِلَادَهُمْ فَتَمْضَغَهَا مُضْغَةً حَتَّامَ

تَخْشَوْنَ النَّاسَ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ وَحَتَّامَ
تَتَوَلَّوْنَ الْاَعْدَآءَ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَقُّ اَنْ تَوَلَّوْهُ.
اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْاَمَدُ كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ
اَمْ زَالَ عَنْكُمُ الْخُشُوْعُ لِذِكْرِ اللّٰهِ فَتَحَجَّرَتْ
اَفْكَارُكُمْ وَعُقُوْلُكُمْ اَلَا تَرَوْنَ اَنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا
يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ عَنْ مَّخَافَةِ اللّٰهِ. وَاَنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ
فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ اَوْ يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ. اَفَحَسِبْتُمْ
اَنْ تُتْرَكُوْا اَنْ تَقُوْلُوْا اٰمَنَّا وَاَنْتُمْ لَا تُفْتَنُوْنَ. اَمْ حَسِبْتُمْ
اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ
قَبْلُ وَتُبْتَلُوْا بِمِثْلِ مَا كَانُوْا يُبْتَلُوْنَ فَوَاللّٰهِ لَيَعْلَمَنَّ
اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِيْنَ وَلَيَعْلَمَنَّ
اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَيَعْلَمَنَّ الصَّابِرِيْنَ فَقَدْ
وَرَدَ فِي الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ الصَّادِقِ الْاَبَرِّ. صَاحِبِ الْقَبْرِ الْاَعْظَمِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ سَيَكُوْنُ بَعْدِيْ اُمَرَآءُ
فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ
عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ بِوَارِدٍ عَلَيَّ
الْحَوْضَ وَمَنْ لَّمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ

وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَارِدٌ
عَلَى الْحَوْضِ ۔ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَا تَحَاسَدُوْا
وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا. وَقَالَ
اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ كِتَابِهِ الْعَظِيْمِ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ
عَذَابًا اَلِيْمًا اِلَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ
دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ
لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۔ بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ
وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ

اَلْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ
بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا
وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ
وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ **اَمَّا بَعْدُ** فَيَآ اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ تَعَالٰى

فِي السِّرِّ وَالْعَلَنِ وَذَرُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ
وَحَافِظُوا عَلَى الْجُمُعِ وَالْجَمَاعَةِ وَوَطِّنُوا أَنْفُسَكُمْ عَلَى
السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ. وَاعْلَمُوا أَنَّ اللهَ أَمَرَكُمْ بِأَمْرٍ بَدَأَ
فِيهِ بِنَفْسِهِ ثُمَّ ثَنَّى بِمَلٰٓئِكَةِ قُدْسِهِ. ثُمَّ ثَلَّثَ
بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ بَرِيَّتِهِ جِنِّهِ وَإِنْسِهِ. فَقَالَ وَلَمْ
يَزَلْ قَائِلًا كَرِيمًا. تَبْجِيلًا لِقَدْرِ حَبِيبِهِ وَتَشْرِيفًا
وَّتَعْظِيمًا. إِنَّ اللهَ وَمَلٰٓئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَاأَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا. وَقَالَ
عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَهُوَ فِي قَبْرِهٖ حَيٌّ اَلْبَخِيلُ
مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ. وَقَالَ عَلَيْهِ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَكَفٰى بِهٖ ابْتِهَاجًا وَّفَخْرًا مَنْ صَلّٰى
عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا. اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ وَسَلِّمْ
وَبَارِكْ عَلٰٓى أَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ. وَأَكْرَمِهِمْ لَدَيْكَ
سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَتَابِعِيهِ
كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى عَدَدَ مَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى يَاكَرِيمُ.
وَارْضَ اَللّٰهُمَّ عَنْ صِدِّيقِ نَبِيِّكَ وَصَدِيقِهٖ وَأَنِيسِهٖ
فِي الْغَارِ وَرَفِيقِهٖ. مَنْ قَالَ فِي حَقِّهٖ سَيِّدُ مَنْ جَاءَ مِنْكَ

بِالنَّهْيِ وَالْاَمْرِ وَلَوْكُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا غَيْرَ رَبِّيْ لَاتَّخَذْتُ
اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَارْضَ اَللّٰهُمَّ عَنِ النَّاطِقِ
بِالصِّدْقِ وَالصَّوَابِ۔ اَلْفَارِقِ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ
الْاَوَّاهِ الْاَوَّابِ، مَنْ قَالَ فِيْ حَقِّهٖ سَيِّدُ الْجِنِّ وَالْبَشَرِ،
لَوْكَانَ بَعْدِيْ نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ
وَارْضَ اَللّٰهُمَّ عَنْ كَامِلِ الْحَيَاءِ وَالْاِيْمَانِ مُحْيِي اللَّيَالِيْ
قِيَامًا وَّدِرَاسَةً وَّجَمْعًا لِّلْقُرْاٰنِ مَنْ قَالَ فِيْ حَقِّهٖ
اَكْمَلُ الْخَلَائِقِ وَسَيِّدُ وُلْدِ عَدْنَانَ۔ لِكُلِّ نَبِيٍّ
رَفِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَرَفِيْقِيْ فِيْهَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ
رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔ وَارْضَ اَللّٰهُمَّ عَنْ مَرْكَزِ
الْوَلَايَةِ وَالْقَضَاءِ وَبَابِ مَدِيْنَةِ الْعِلْمِ وَالْبَهَاءِ
لَيْثُ بَنِيْ غَالِبٍ اِمَامِ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ۔ مَنْ
قَالَ فِيْ حَقِّهِ النَّبِيُّ الْاَوَّاهُ۔ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ
مَوْلَاهُ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔ وَارْضَ اَللّٰهُمَّ عَنِ
السَّيِّدَيْنِ الشَّهِيْدَيْنِ الْقَمَرَيْنِ الْمُنِيْرَيْنِ۔ رَيْحَانَتَيْ
سَيِّدِ الْكَوْنَيْنِ، مَنْ قَالَ فِيْ حَقِّهِمَا مُنِيْرُ فِضَاءِ
الدَّارَيْنِ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَلْحَسَنُ وَ

الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا، وَارْضَ اَللّٰهُمَّ
عَنْ اُمِّهِمَا الْبَتُوْلِ الزَّهْرَآءِ بِضْعَةِ جَسَدِ النَّبِيِّ
عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ الْعَزِيْزَةِ الْغَرَّآءِ
مَنْ قَالَ فِيْ حَقِّهَا مُنْقِذُ الْخَلَائِقِ عَنِ النَّارِ
الْحَاطِمَةِ سَيِّدَةُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطِمَةُ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا، وَارْضَ اَللّٰهُمَّ عَنْ عَمَّيْ
نَبِيِّكَ الْمَخْصُوْصَيْنِ بِالْكَمَالَاتِ بَيْنَ النَّاسِ
اَبِيْ عُمَارَةَ الْحَمْزَةِ وَاَبِي الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُمَا، وَارْضَ اَللّٰهُمَّ عَنِ السِّتَّةِ الْبَاقِيَةِ مِنَ
الْعَشْرَةِ الْمُبَشَّرَةِ بِالْجَنَّةِ الْكِرَامِ وَعَنْ سَآئِرِ
الْبَدْرِيِّيْنَ وَاَصْحَابِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ اللُّيُوْثِ
الْعِظَامِ. وَعَنْ سَآئِرِ الْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرِيْنَ مِنَ
الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ، وَاَتْبَاعِهِمْ وَتَابِعِيْهِمْ
اَجْمَعِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنَ. اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِاَحَدٍ
مِّنْهُمْ فِيْ عُنُقِنَا ظَلَامَةً وَنَجِّنَا بِحُبِّهِمْ عَنْ
اَهْوَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاجْعَلْهُمْ شُفَعَآءَ لَنَا
وَمُشَفَّعِيْنَ بَيْنَ يَدَيْكَ يَوْمَ الْمَحْشَرِ

اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ اَمْرُهٗ بَيْنَ الْكَافِ وَالنُّوْنِ، وَمَنْ
إِذَا اَرَادَ شَيْئًا قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ، نَتَوَسَّلُ
إِلَيْكَ بِجَاهِ نَبِيِّكَ الْاَمِيْنِ الْمَاْمُوْنِ اَنْ
تَنْصُرَ الْإِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِيْنَ۔ وَتُنْجِزَ الْوَعْدَ
وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَوَفِّقْ
وُلَاةَ الْإِسْلَامِ وَسَلَاطِيْنِهِمْ لِمَا تُحِبُّهٗ وَ
تَرْضَاهُ۔ وَاعْصِمْهُمْ عَنِ الضَّلَالِ وَالْغَيِّ وَ
الْمَيْلِ إِلَى الشَّيْطٰنِ وَمَا يَهْوَاهُ۔ اَللّٰهُمَّ انْصُرْ
مَنْ نَّصَرَ الدِّيْنِ الْقَوِيْمِ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ
وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تَجْعَلْنَا
مَعَهُمْ وَاغْفِرِ اللّٰهُمَّ جَمِيْعَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ
الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ،
الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ۔ إِنَّكَ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ
مُجِيْبُ الدَّعَوَاتِ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ رَبَّنَا
ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَإِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا
لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا
بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ط

اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔ عِبَادَاللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ۔ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاءِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ، اُذْكُرُوا اللّٰهَ تَعَالٰى يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَعْلٰى وَاَوْلٰى وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَهَمُّ وَاَكْبَرُ۔

خُطْبَۂ جُمُعَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ لَا يُرْجٰى لِكَشْفِ الشَّدَائِدِ اِلَّاهُوَ وَلَا يُدْعٰى لِرَفْعِ الْمَكَائِدِ اِلَّاهُوَ، وَمَا مُرَادُ الْعَاشِقِيْنَ فِى الدَّارَيْنِ اِلَّاهُوَ۔ وَمَا مَطْلُوْبُ الْوَاصِلِيْنَ فِى الْكَوْنَيْنِ اِلَّاهُوَ۔ اَلْمَخْلُوْقُ كُلُّهُمْ ضُعَفَاءُ، لَا قَوِىَّ اِلَّاهُوَ، وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ فُقَرَاءُ لَا غَنِىَّ اِلَّاهُوَ، لَا وَاجِدَ وَلَا مَاجِدَ اِلَّا هُوَ، لَا حَافِظَ وَلَا نَاصِرَ اِلَّاهُوَ، غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِى الطَّوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّاهُوَ، هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ

لَا اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ، وَمَنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ اِلَّا هُوَ،
وَمَنْ يَّعْلَمُ الْجَهْرَ وَالسِّرَّ اِلَّا هُوَ، مُوْسٰى عَلَى الطُّوْرِ حِيْنَ
نَادَاهُ قَالَ لَا اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ، يُوْنُسُ فِيْ بَطْنِ الْحُوْتِ
حِيْنَ نَادَاهُ قَالَ لَا اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ. يُوْسُفُ فِيْ قَعْرِ
الْبِئْرِ حِيْنَ نَادَاهُ قَالَ لَا اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ، اِبْرَاهِيْمُ فِيْ
نَارِ الْحَرِيْقِ حِيْنَ نَادَاهُ قَالَ لَا اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ، وَنَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَهُوَ الْحَيُّ
لَا اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ، وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ، اِعْلَمُوْا اَنَّ الدُّنْيَا دَائِرَةٌ وَلَذَّتُهَا
فَانِيَةٌ وَطَاعَتُهَا بَاقِيَةٌ وَحَاصِلُهَا فَوْتٌ وَاٰخِرُهَا
مَوْتٌ. اِخْوَانِيْ بَدَنٌ ضَعِيْفٌ، وَسَفَرٌ طَوِيْلٌ
طَوِيْلٌ وَزَادٌ قَلِيْلٌ قَلِيْلٌ، وَبَحْرٌ عَمِيْقٌ عَمِيْقٌ،
وَالنَّارُ حَرِيْقٌ حَرِيْقٌ، وَالصِّرَاطُ دَقِيْقٌ دَقِيْقٌ،
وَالْمِيْزَانُ عَدِيْلٌ عَدِيْلٌ وَالْقِيَامَةُ قَرِيْبٌ
قَرِيْبٌ وَالْحَاكِمُ رَبٌّ جَلِيْلٌ جَلِيْلٌ، وَالْمُنَادِيْ
جِبْرِيْلُ وَيَقُوْلُ الْجَنَّةُ وَعْدِيْ وَعْدِيْ وَيَقُوْلُ

النَّارُ عَهْدِي وَيَقُوْلُ الْكَعْبَةُ زَوَّارِيْ زَوَّارِيْ
وَيَقُوْلُ اٰدَمُ صَفِيُّ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا رَبِّ نَفْسِيْ يَا رَبِّ
نَفْسِيْ وَيَقُوْلُ نُوْحُ نَجِيُّ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا رَبِّ
نَفْسِيْ يَا رَبِّ نَفْسِيْ وَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللّٰهِ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا رَبِّ نَفْسِيْ يَا رَبِّ نَفْسِيْ وَيَقُوْلُ
اِسْمٰعِيْلُ ذَبِيْحُ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا رَبِّ نَفْسِيْ
يَا رَبِّ نَفْسِيْ وَيَقُوْلُ دَاؤُدُ خَلِيْفَةُ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
يَا رَبِّ نَفْسِيْ يَا رَبِّ نَفْسِيْ وَيَقُوْلُ سُلَيْمَانُ صَاحِبُ
الْمَمْلَكَتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا رَبِّ نَفْسِيْ يَا رَبِّ نَفْسِيْ وَ
يَقُوْلُ يُوْسُفُ صِدِّيْقُ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا رَبِّ نَفْسِيْ
يَا رَبِّ نَفْسِيْ وَيَقُوْلُ مُوْسٰى كَلِيْمُ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
يَا رَبِّ نَفْسِيْ يَا رَبِّ نَفْسِيْ وَيَقُوْلُ عِيْسٰى رُوْحُ اللّٰهِ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا رَبِّ نَفْسِيْ يَا رَبِّ نَفْسِيْ وَيَقُوْلُ
رَسُوْلُنَا وَنَبِيُّنَا وَهَادِيْنَا وَشَفِيْعُنَا وَسَيِّدُنَا
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
يَا رَبِّ اُمَّتِيْ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ وَيَقُوْلُ الْجَلِيْلُ الْجَبَّارُ
جَلَّ جَلَالُهٗ عَمَّ نَوَالُهٗ حَبِيْبِيْ حَبِيْبِيْ يَا عِبَادِ

لَاخَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ
بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِى الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعْنَا
وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اِنَّهٗ
تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔

خُطْبَۃُ[1] عِيْدِ الْفِطْرِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَسْتَعِيْنُهٗ وَاَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ
مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ
يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ
وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ
بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ
اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا[2] اَللّٰهُ اَكْبَرُ[3] اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ

---

[1] خطبہ عیدین ماثورہ نہیں پایا گیا، اس لیے احادیث جمع کردیں تاکہ مجموعہ ناقص نہ رہے ۱۲۔

[2] ابوداؤد ۱۲ [3] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکبر بین اضعاف الخطبۃ یکثر التکبیر فی خطبۃ العیدین ۱۲ ابن ماجہ۔

إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الْفِطْرِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْدُوْا يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ وَيَأْكُلُهُنَّ وِتْرًا اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى إِلَى الْمُصَلّٰى فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلٰوةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰى صُفُوْفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوْصِيْهِمْ وَيَأْمُرُهُمْ وَإِنْ كَانَ يُرِيْدُ أَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهٗ أَوْ يَأْمُرُ بِشَيْءٍ أَمَرَ بِهٖ ثُمَّ يَنْصَرِفُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضؓ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

وَعَنْ جَابِرٍؓ قَالَ شَهِدْتُ الصَّلٰوةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ فَبَدَأَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَآ اِقَامَةٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَامَ مُتَّكِئًا عَلٰى بِلَالٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ النَّاسَ وَذَكَّرَهُمْ وَحَثَّهُمْ عَلٰى طَاعَتِهٖ وَمَضٰى اِلَى النِّسَآءِ وَمَعَهٗ بِلَالٌ فَاَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّؓ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَضْحٰى اَوْ فِطْرٍ اِلَى الْمُصَلّٰى فَمَرَّ عَلَى النِّسَآءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّيْٓ اُرِيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ مَا رَاَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِيْنٍ اَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدٰكُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِيْنِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ نِصْفَ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا قَالَ اَلَيْسَ

إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلَى قَالَ فَذٰلِكَ
مِنْ نُقْصَانِ دِينِهَا اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ
اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ
يَلْعَبُوْنَ فِيْهِمَا فَقَالَ مَا هٰذَانِ الْيَوْمَانِ قَالُوْا كُنَّا
نَلْعَبُ فِيْهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَبْدَلَكُمُ اللّٰهُ بِهِمَا خَيْرًا
مِّنْهُمَا يَوْمَ الْاَضْحٰى وَيَوْمَ الْفِطْرِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ
إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض
قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ
إِلَى الْعِيْدِ مَاشِيًا وَّيَرْجِعُ مَاشِيًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ
إِلَى الْعِيْدِ رَجَعَ فِيْ غَيْرِهٖ وَعَنْهُ اَنَّهٗ اَصَابَهُمْ
مَطَرٌ فَصَلّٰى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ
الْعِيْدِ فِي الْمَسْجِدِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ
اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَنْ عَطَاءٍ مُّرْسَلًا اَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَطَبَ يَعْتَمِدُ عَلَى عَنَزَتِهِ اِعْتِمَادًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَنِ الْبَرَآءِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْوِلَ يَوْمَ الْعِيْدِ قَوْسًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَنْ اَبِي الْحُوَيْرِثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى عَمْرِو ابْنِ حَزْمٍ وَّهُوَ بِنَجْرَانَ عَجِّلِ الْاَضْحٰى وَاَخِّرِ الْفِطْرَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَشَهِدْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيْدَ قَالَ نَعَمْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ يَذْكُرْ اَذَانًا وَّلَا اِقَامَةً ثُمَّ اَتَى النِّسَآءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَرَاَيْتُهُنَّ يَهْوِيْنَ اِلٰى اٰذَانِهِنَّ وَحُلُوْقِهِنَّ يَدْفَعْنَ اِلٰى بِلَالٍ ثُمَّ ارْتَفَعَ هُوَ وَبِلَالٌ اِلٰى بَيْتِهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَابِرُ

ابْنُ عَبْدِ اللّٰہِ اَنْ لَّا اَذَانَ لِلصَّلٰوۃِ یَوْمَ الْفِطْرِ حِیْنَ یَخْرُجُ الْاِمَامُ وَلَا بَعْدَ مَا یَخْرُجُ وَلَا اِقَامَۃَ وَلَا نِدَآءَ وَلَا شَیْءَ لَا نِدَآءَ یَوْمَئِذٍ وَّلَآ اِقَامَۃَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَکٰوۃَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ عَلَی الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّکَرِ وَالْاُنْثٰی وَالصَّغِیْرِ وَالْکَبِیْرِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاَمَرَ بِھَآ اَنْ تُؤَدّٰی قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَی الصَّلٰوۃِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَکٰوۃَ الْفِطْرِ طُھْرًا لِّلصِّیَامِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَۃً لِّلْمَسَاکِیْنِ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُنَادِیًا فِیْ فِجَاجِ مَکَّۃَ اَلَآ اِنَّ صَدَقَۃَ الْفِطْرِ وَاجِبَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ صَغِیْرٍ اَوْ کَبِیْرٍ مُّدَّانِ مِنْ قَمْحٍ اَوْ سِوَاہُ اَوْ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

خُطْبَہ عِیْدُ الْاَضْحٰی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَسْتَعِیْنُہٗ وَاَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَـہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَـہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَـہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُـہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَّعْصِہِمَا فَاِنَّـہٗ لَا یَضُرُّ اِلَّا نَفْسَہٗ وَلَا یَضُرُّ اللّٰہَ شَیْئًا[۲] اَللّٰہُ اَکْبَرُ[۳] اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ عَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَخْرُجُ یَوْمَ الْفِطْرِ

لہ کلہ عن المشکوٰۃ الا ما روی عن ابن عمرؓ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج الی العیدین ما شیا الخ فھو عن ابن ماجۃ ۱۲

ؔلہ ابو داؤد ۱۲۔

ؔلہ کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکبر بین اضعاف الخطبۃ یکثر التکبیر فی خطبۃ العیدین ۱۲ ابن ماجۃ۔

حَتّٰى يَطْعَمَ وَلَا يُطْعَمُ يَوْمَ الْاَضْحٰى حَتّٰى يُصَلِّيَ اَللّٰهُ
اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَ
عِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِيْ اَيَّامِ مِنًى تُدَفِّفَانِ
وَفِيْ رِوَايَةٍ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْاَنْصَارُ
يَوْمَ بُعَاثٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ
فَانْتَهَرَهُمَا اَبُوْ بَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَّجْهِهٖ فَقَالَ دَعْهُمَا يَا اَبَا بَكْرٍ
فَاِنَّهَا اَيَّامُ عِيْدٍ وَّفِيْ رِوَايَةٍ يَّآ اَبَا بَكْرٍ اِنَّ لِكُلِّ
قَوْمٍ عِيْدًا وَّهٰذَا عِيْدُنَا اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ
الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ
يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى اِلَى الْمُصَلّٰى فَاَوَّلُ شَيْءٍ يَّبْدَاُ بِهِ الصَّلٰوةُ
ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ
عَلٰى صُفُوْفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوْصِيْهِمْ وَيَاْمُرُهُمْ
وَاِنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَّقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهٗ اَوْ يَاْمُرُ بِشَيْءٍ
اَمَرَ بِهٖ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ

لِلّٰہِ الْحَمْدُ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعِیْدَیْنِ غَیْرَ مَرَّۃٍ وَّلَا مَرَّتَیْنِ بِغَیْرِ اَذَانٍ وَّلَآ اِقَامَۃٍ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ یُصَلُّوْنَ الْعِیْدَیْنِ قَبْلَ الْخُطْبَۃِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْٓ اَضْحٰی اَوْ فِطْرٍ اِلَی الْمُصَلّٰی فَمَرَّ عَلَی النِّسَآءِ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّیْٓ اُرِیْتُکُنَّ اَکْثَرَ اَھْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ تُکْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ مَا رَاَیْتُ مِنْ نَّاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِیْنٍ اَذْھَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدٰکُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِیْنِنَا وَعَقْلِنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَلَیْسَ شَھَادَۃُ الْمَرْاَۃِ نِصْفَ شَھَادَۃِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلٰی قَالَ فَذٰلِکَ

مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا قَالَ أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ دِيْنِهَا

اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُوْنَ فِيْهِمَا فَقَالَ مَا هٰذَانِ الْيَوْمَانِ قَالُوْا كُنَّا نَلْعَبُ فِيْهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَبْدَلَكُمُ اللّٰهُ بِهِمَا خَيْرًا مِّنْهُمَا يَوْمَ الْأَضْحٰى وَيَوْمَ الْفِطْرِ

اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْوِلَ يَوْمَ الْعِيْدِ قَوْسًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ وَعَنْ عَطَاءٍ مُّرْسَلًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَطَبَ يَعْتَمِدُ عَلٰى عَنَزَتِهِ اعْتِمَادًا اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدٍ خَالَفَ الطَّرِيْقَ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ

فِیْ یَوْمِنَا ھٰذَا اَنْ نُّصَلِّیَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَنْحَرُ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ نُّصَلِّیَ فَاِنَّمَا ھُوَ شَاۃٌ لَحْمٍ عَجَّلَهٗ لِاَھْلِهٖ لَیْسَ مِنَ النُّسُكِ فِیْ شَیْءٍ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْبَجَلِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ فَلْیَذْبَحْ مَكَانَهَا اُخْرٰی وَمَنْ لَّمْ یَذْبَحْ حَتّٰی صَلَّیْنَا فَلْیَذْبَحْ عَلَی اسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَذْبَحُ وَیَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰی وَعَنْ اَبِی الْحُوَیْرِثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰی عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَّھُوَ بِنَجْرَانَ عَجِّلِ الْاَضْحٰی وَاَخِّرِ الْفِطْرَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحُوْٓا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّآ اَنْ یَّعْسُرَ عَلَیْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَةً مِّنَ الضَّاْنِ وَعَنْهُ اَنَّ

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ
وَّالْجَزُوْرُ عَنْ سَبْعَةٍ اللهُ اَكْبَرُ اللهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ
اَكْبَرُ اللهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ
وَاَرَادَ بَعْضُكُمْ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهٖ
وَبَشَرِهٖ شَيْئًا وَّفِيْ رِوَايَةٍ اِذَا رَاَى هِلَالَ ذِي
الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَأْخُذْ مِنْ شَعْرِهٖ
وَلَا مِنْ اَظْفَارِهٖ اللهُ اَكْبَرُ اللهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ
اللهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الذَّبْحِ كَبْشَيْنِ اَقْرَنَيْنِ
اَمْلَحَيْنِ مَوْجُوْئَيْنِ فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا قَالَ اِنِّيْ
وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
عَلٰى مِلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ
اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ
اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُّحَمَّدٍ وَّاُمَّتِهٖ بِسْمِ اللهِ
وَاللهُ اَكْبَرُ ثُمَّ ذَبَحَ اللهُ اَكْبَرُ اللهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ

وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ وَسَمّٰى وَكَبَّرَ قَالَ رَاَيْتُهٗ وَاضِعًا قَدَمَهٗ عَلٰى صِفَاحِهِمَا وَيَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُّضَحِّيَ بِاَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْاُذُنِ وَعَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ وَاَنْ لَّا نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ وَّلَا مُدَابَرَةٍ وَّلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ مَاذَا يُتَّقٰى مِنَ الضَّحَايَا فَاَشَارَ بِيَدِهٖ فَقَالَ اَرْبَعًا اَلْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا وَالْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِيْ لَا تُنْقِيْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔[1]

(خُطْبَہ ثَانی ص۴۸ پر ملاحظہ ہو)

---

[1] کُلُّہٗ مِنَ الْمِشْکٰوۃِ ۱۲

خُطْبَةُ النِّكَاحِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَ
نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا
مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ
لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ
اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ
وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا
وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا
سَدِيْدًا ۝ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ
لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝

لہ علامہ طحطاوی نے حصن حصین سے نقل کیا ہے کہ یہ وہی خطبہ ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے۔ مشکوٰۃ میں یہ خطبہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے منقول ہے۔ (محمد رفعت قاسمی غفرلہ)

یہ خطبۂ نکاح بھی آں حضرتؐ سے منقول ہے

الحمد لله المحمود بنعمته، المعبود بقدرته المطاع بسلطانه، المرهوب من عذابه و سطوته، النافذ امره في سمائه، وارضه الذي خلق الخلق بقدرته، وامرهم باحكامه واعزهم بدينه، واكرمهم بنبيه محمد صلى الله عليه وسلم وان الله تعالى وتبارك اسمه وتعالت عظمته جعل المصاهرة سببا لاحقا وامرا مفترضا اوشج به الارحام والزم الانام. فقال عز من قائل وهو الذي خلق من الماء بشرا فجعله نسبا وصهرا وكان ربك قديرا. فامر الله يجري الى قضائه وقضاؤه يجري الى قدره ولكل قضاء قدر ولكل قدر اجل ولكل اجل كتاب يمحو الله ما يشاء ويثبت عنده ام الكتاب[1]۔

[1] یا یہ خطبہ پڑھا جائے جو حسب نقل مواہب لدنیہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے نکاح کے وقت پڑھا تھا ۱۲ رفعت قاسمی غفرلہٗ (ماخوذ از علم الفقہ جلد ۶)

خُطْبَةُ الْاِسْتِسْقَاءِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَسْتَعِيْنُهٗ وَاَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ
مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ
اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا
بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ
رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا
يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا اِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدْبَ دِيَارِكُمْ
وَاسْتِيْخَارَ الْمَطَرِ عَنْ اِبَّانِ زَمَانِهٖ عَنْكُمْ وَقَدْ
اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تَدْعُوْهُ وَوَعَدَكُمْ اَنْ يَّسْتَجِيْبَ[۲] لَكُمْ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ

---

[۱] ابوداود ۱۲ [۲] پہلے دو رکعت نماز جماعت سے پڑھے اور قرات جہر سے پڑھے پھر خطبہ پڑھے اور دونوں کے درمیان جلسہ بھی کرے پھر قبلہ کی طرف منہ کرکے دعا مانگے اور امام قلب رداکرے مقتدی قلب ردا نہ کریں اور وہاں کفار نہ جانے پائیں ۱۲۔

يَوْمِ الدِّيْنِ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ
اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ تَفْعَلُ مَا تُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ
لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ اَنْزِلْ
عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَآ اَنْزَلْتَهٗ عَلَيْنَا
قُوَّةً وَّبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ، اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا
مُّرِيْعًا طَبَقًا عَاجِلًا غَيْرَ رَآئِثٍ نَّافِعًا غَيْرَ ضَآرٍّ،
اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَآئِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ
وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا
مَّرِيْئًا نَّافِعًا غَيْرَ ضَآرٍّ عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ، اَللّٰهُمَّ
صَيِّبًا نَّافِعًا اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا
مُّرِيْعًا غَدَقًا مُجَلِّلًا عَامًّا طَبَقًا سَحًّا دَآئِمًا،
اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِيْنَ
اَللّٰهُمَّ اِنَّ بِالْبِلَادِ وَالْعِبَادِ وَالْبَهَآئِمِ وَالْخَلْقِ
مِنَ اللَّاْوَاءِ وَالْجُهْدِ وَالضَّنْكِ مَا لَا نَشْكُوْهُ اِلَّا
اِلَيْكَ، اَللّٰهُمَّ اَنْبِتْ لَنَا الزَّرْعَ وَاَدِرَّ لَنَا الضَّرْعَ
وَاسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَآءِ وَاَنْبِتْ لَنَا مِنْ
بَرَكَاتِ الْاَرْضِ۔ اَللّٰهُمَّ ارْفَعْ عَنَّا الْجُهْدَ وَالْجُوْعَ

وَالْعُرْیٰ وَاکْشِفْ عَنَّا مِنَ الْبَلَاءِ مَالَایَکْشِفُهٗ غَیْرُکَ
اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغْفِرُکَ اِنَّکَ کُنْتَ غَفَّارًا فَاَرْسِلِ السَّمَآءَ
عَلَیْنَا مِدْرَارًا اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ عَلٰی اَرْضِنَا زِیْنَتَهَا وَ
سَکَنَهَا۔ اَللّٰهُمَّ ضَاحَتْ جِبَالُنَا وَاغْبَرَّتْ اَرْضُنَا
وَهَامَتْ دَوَآبُّنَا مُعْطِیَ الْخَیْرَاتِ مِنْ اَمَاکِنِهَا وَ
مُنْزِلَ الرَّحْمَةِ مِنْ مَّعَادِنِهَا وَمُجْرِیَ الْبَرَکَاتِ
عَلٰی اَهْلِهَا بِالْغَیْثِ الْمُغِیْثِ اَنْتَ الْمُسْتَغْفَرُ
الْغَفَّارُ فَنَسْتَغْفِرُکَ لِلْخَآصَّاتِ مِنْ
ذُنُوْبِنَا وَنَتُوْبُ اِلَیْکَ مِنْ عَوَامِّ
خَطَایَانَا اَللّٰهُمَّ فَاَرْسِلِ السَّمَآءَ
عَلَیْنَا مِدْرَارًا وَّاَوْصِلْ
بِالْغَیْثِ وَاکِفًا مِنْ تَحْتِ
عَرْشِکَ حَیْثُ یَنْفَعُنَا وَ
یَعُوْدُ عَلَیْنَا غَیْثًا عَامًّا
طَبَقًا غَبَقًا مُجَلِّلًا غَدَقًا
خِصْبًا رَاتِعًا مُمْرِعَ النَّبَاتِ[۲]

خطبۂ تاثیر مشتمل — برائے خطبۂ ...

ل زاد المعاد ۱۲، ۲ حصن حصین ۱۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خطبہ کیا ہے؟

لفظِ "خُطبہ" خطاب کے پیش سے مصدر ہے، اس کا اطلاق اس کلام پر ہوتا ہے جس سے کسی کے ساتھ ہم کلام ہو، اور عرفِ شرع میں اس کلام سے عبارت ہے جو ذکر، تشہد، درود اور وعظ و نصیحت پر مشتمل ہو۔

خطبہ نمازِ جمعہ میں شرط اور فرض ہے۔ امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے نزدیک اس کی ادنیٰ مقدار فرض اتنے الفاظ ہیں جو تسبیح و تحمید پر مشتمل ہوں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ" کہ اس آیت میں مطلق ذکر فرمایا۔ لمبی مقدارِ کلام میں جیسے خطبہ کہا جائے اور مختصر کلام میں جیسے خطبہ نہ کہا جائے، کوئی فرق نہ کیا تو ثابت ہوا کہ مطلق ذکر شرط ہے۔ لیکن آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خطبہ کے نام سے جو منقول و ماثور ہے، اور جسے آپ نے ہمیشہ پڑھا، اس کا پڑھنا یا واجب ہے یا سنت ہے۔ صحتِ جمعہ کے لیے اس کا پڑھنا شرط نہیں کہ اس کے بغیر کوئی ذکر کفایت نہ کرے۔ البتہ صاحبینؒ یہ کہتے ہیں کہ خطبہ کے لیے ذکرِ طویل ہونا شرط ہے جیسے خطبہ کہا جائے اور عرف میں صرف سبحان اللہ اور الحمد للہ کو خطبہ نہیں کہتے ہیں (مظاہر حق جدید ۲۶/۲)

جمعہ کی نماز بھی بے شک فرض ہے مگر عام فرائض سے کچھ زیادہ اس میں خصوصیت ہے اور یہ خطبہ عام خطبوں سے بڑھ کر ایک نئی شان رکھتا ہے جو امتیازی شان ہے۔

[illegible] لکھتے ہیں کہ ظہر کے چار فرض ہیں، جمعہ کے دو ہو جاتے ہیں، دو فرضوں کے قائم مقام یہ دو خطبے ہوتے ہیں جو امام دیتا ہے، اسی لیے ان خطبوں کے آداب عام خطبات سے زائد ہیں کہ امام کو دیکھو تو تلاوتِ قرآن مت کرو، عبادت بھی مت کرو، بڑی عبادت یہ ہے کہ خطبہ سنو اور امام کو دیکھو۔ گویا تم نماز [illegible]

خطبے تو چار رکعتیں ہوجاتی ہیں اس شان سے کہ دو رکعتیں جمعہ کی، اور دو رکعتیں قائم مقام ان دو خطبوں کے، اس لیے ان خطبوں کے آداب زیادہ رکھے گئے ہیں۔ (فضائل جمعۃ المبارک ص۱۶)

شرائطِ خطبہ

واضح ہو کہ جمعہ کے دونوں خطبوں کے لیے چند شرائط ہیں:۔

(۱) ایک تو یہ کہ خطبات نماز سے پہلے ہوں، لہٰذا اگر نماز کے بعد ہوئے تو اُن کو خطبہ نہ قرار دیا جائے گا۔

(۲) دوسرے خطبہ کی نیت۔ چنانچہ حنفیہؒ اور حنابلہؒ کے نزدیک اگر خطبہ کی نیت کے بغیر خطبہ پڑھا گیا تو اس کو اس نماز کا خطبہ شمار نہ کیا جائے گا۔

(۳) تیسرے یہ کہ خطبے عربی زبان میں ہوں۔

(۴) چوتھے یہ کہ دونوں خطبے وقت کے اندر ہوں۔ اگر خطبے پہلے پڑھ لیے گئے اور نماز وقت آنے پر ہوئی تو بالاتفاق نماز درست نہ ہوگی۔

(۵) پانچویں یہ کہ خطبہ کو خطیب اونچی آواز سے پڑھے تاکہ حاضرین سن سکیں۔ حنفیہؒ کے نزدیک خطبہ کا اونچی آواز سے ہونا شرط ہے تاکہ حاضرین اس کو سن سکیں بشرطیکہ سننے سے مانع کوئی امر نہ ہو۔ پس اگر کوئی امر مانع موجود ہو، مثلاً بہرہ پن یا خطیب سے بہت فاصلہ پر ہونا وغیرہ تو یہ شرط نہیں ہے کہ وہ لوگ خطبہ کو سنیں، کیونکہ حنفیہ کے نزدیک صحتِ خطبہ کے لیے صرف لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یا سُبْحَانَ اللّٰہِ کہہ دینا کافی ہے اگر یہ الفاظ اونچی آواز سے کہہ دیئے گئے تو خطبہ ہوگیا، گو اس کو کسی نے نہ سنا ہو، لیکن ان ہی الفاظ پر اکتفا کرنا مکروہ ہے اور بہرحال خطبہ سننے کے لیے کم سے کم ایسے ایک شخص کا موجود ہونا ضروری ہے جس سے جمعہ ہوسکتا ہے یعنی وہ شخص مرد اور بالغ و عاقل ہو، گو سفر یا مرض کے باعث معذور ہو۔ (کتاب الفقہ ص۶۲۴ ج۱ و ص۶۲۶ ج۱)۔

خطبہ کا رُکن

حنفیہ رح کے نزدیک خطبہ میں صرف ایک چیز رکن ہے، یعنی ذکرِ الٰہی مطلقاً کم ہو یا زیادہ، لہٰذا خطبہ کا فرض ادا ہونے کے لیے صرف ایک بار تحمید (الحمد للہ کہنا) یا تسبیح (سبحان اللہ کہنا) یا تہلیل یعنی لا الٰہ الا اللہ کہنا کافی ہے۔ البتہ محض اسی پر اکتفا کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔ حنفیہ رح کے نزدیک صرف ایک خطبہ شرط ہے اور دوسرا خطبہ سنت ہے (کتاب الفقہ ص۶۲۳ جلد اول)۔

خطبہ جمعہ میں فرض دو ہیں۔ ایک وقتِ جمعہ۔ دوسرا مطلق ذکر اللہ (جواہر الفقہ ص۳۵ ج۱)

خطبہ کے صحیح ہونے کی شرط

حنفیہ رح کے نزدیک خطبہ کے صحیح ہونے کی چھ شرائط ہیں، ۱۔ خطبہ نماز سے پہلے ہو۔ ۲۔ خطبہ ہی کی نیت سے خطبہ پڑھا جائے۔ ۳۔ وقت کے اندر ہو۔ ۴۔ کم سے کم ایک شخص اس کو سننے والا موجود ہو۔ ۵۔ یہ شخص ان میں سے ہو جن کے ساتھ نماز جمعہ ہو سکتی ہو۔ ۶۔ خطبہ اور نماز کے درمیان کوئی فاصلہ نہ ہو۔ (کتاب الفقہ ص۶۲۸ جلد ۱)

خطبہ کی سُنتیں

خطبہ میں پندرہ سنتیں ہیں (۱) طہارت، اس لیے کہ بے وضو اور ناپاک کا خطبہ پڑھنا مکروہ ہے، (۲) کھڑے ہونا، اگر بیٹھ کر یا لیٹ کر خطبہ پڑھا تب بھی جائز ہے۔ (۳) قوم کی طرف متوجہ ہونا۔ (۴) خطبہ سے پہلے اپنے دل میں اعوذ باللہ پڑھنا۔ (۵) لوگوں کو خطبہ سنانا، اگر لوگوں کو خطبہ نہ سنایا تو بھی جائز ہے (یعنی آہستہ پڑھا)۔ (۶) الحمد سے شروع کرنا۔ (۷) اللہ کی ایسی تعریف کرنا جو اس کے لائق ہو (۸) اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھنا۔ (۹) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا۔ (۱۰) وعظ و نصیحت کا ذکر کرنا (۱۱) قرآن شریف پڑھنا، اس کا چھوڑنا برا ہے، خطبہ میں پڑھنے

کی مقدار چھوٹی تین آیتیں یا بڑی ایک آیت ہے۔ (۱۲) اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود دوسرے خطبہ میں پڑھنا۔ (۱۳) مسلمان مردوں اور عورتوں کے لیے دعاء کی زیادتی کرنا۔ (۱۴) خطبہ میں تخفیف کرنا یعنی طوالِ مفصل میں سے کسی سورۃ کے برابر ہے، اس سے زیادہ خطبہ پڑھنا مکروہ ہے۔ (۱۵) دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنا، دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنے کی مقدار تین آیتوں کی مقدار ہے شمس الائمہ سرخسیؒ نے دونوں خطبوں میں بیٹھنے کی مقدار یہ بیان کی ہے کہ خطیب اپنے بیٹھنے کی جگہ پر اطمینان سے بیٹھ جائے، اور اس کے سب اعضاء اپنی اپنی جگہ ٹھہر جائیں اس سے زیادہ نہ بیٹھے اور کھڑا ہو جائے۔ (عالمگیری کتاب الصلوٰۃ ص۶۱ جلد ۳)۔

خطبہ کے مستحبات

بلند آواز، دوسرے خطبہ میں پہلے خطبہ سے کم جہر کرنا، خطبۂ ثانیہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ سے شروع کرنا، منبر پر خطبہ دینا، دوسرے خطبہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آل و اصحاب، ازواج مطہرات، خصوصاً خلفاء راشدین اور حضرت حمزہ و عباس رضی اللہ عنہم کے لیے دعاء کرنا، خطبہ میں بادشاہِ اسلام کے لیے دعاء کرنا جائز ہے لیکن اس کی غلط تعریف یا اس میں مبالغہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ (شامی معارف السنن، معارف مدنیہ ص۷۵ جلد ۸)۔

خطبہ میں ہاتھ چلانا

خطبہ میں ہاتھ اٹھانا یا چلانا (جیسا کہ آج کل مقررین کا طریقہ ہے) مکروہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت نہیں ہے، اگر آپ کبھی اشارہ فرماتے تو شہادت کی انگلی سے فرماتے (معارف مدنیہ ص۹۴ ج ۲)

خطبہ کے وقت بیٹھنے کا طریقہ

سوال: خطبہ کے وقت یا دوسری نماز کے وقت گھٹنے پر پاؤں رکھ کر بیٹھنا جیسے کہ اُمراء

بیٹھتے ہیں، شرعاً کیسا ہے؟

جواب :۔ اس طرح کی نشست میں تکبر اور گھمنڈ نہ ہو، محض ضرورۃً ہو تو جائز ہے مگر اس کی عادت بنانا بالخصوص مسجد میں اور وہ بھی خطبہ کے وقت، اس کی عادت مناسب نہیں۔ مسجد میں عاجزی اور خشوع کے ساتھ بیٹھنا چاہیے (فتاویٰ رحیمیہ ص۲۵۴ ج۱)

خطبے کے وقت چہرے کا رُخ

خطبہ کے وقت نمازیوں کو امام کی طرف چہرہ کا رُخ کرنا مستحب ہے بشرطیکہ استقبالِ قبلہ باقی رہے، ورنہ قبلہ کی طرف رخ کرنا چاہیے، کیونکہ قبلہ کی طرف پشت کرنے کی صورت میں صفیں سیدھی کرنا دشوار ہو جائیں گی۔ نیز حلقہ پیدا کرنے کا اندیشہ ہے جس کی ممانعت ہے۔ امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ خطبہ کے وقت اپنے چہرہ کا رُخ امام کی طرف کر لیا کرتے تھے۔ (معارف مدنیہ ص۸۸ جلد ۸)

خطبے کے مسائل

خطبہ میں چند اُمور سنت ہیں۔ بعض کا تعلق خطیب سے ہے اور بعض اُمور کا تعلق خطبہ سے ہے۔ خطیب کے لیے سنت یہ ہے کہ وہ حدثِ اصغر (با وضو) وحدثِ اکبر (جنابت سے پاک ہو) دونوں سے پاک ہو۔ ایسا نہ ہوا تو گو خطبہ ہو جائے گا لیکن مکروہ ہوگا۔ اگر حالت جنابت (غسل ضروری ہونے) میں خطبہ دیا تو مستحب یہ ہے کہ دوبارہ خطبہ پڑھا جائے۔ اور یہ کہ خطیب خطبہ شروع کرنے سے پہلے منبر پر بیٹھ جائے اور خطبہ کھڑے ہو کر دیا جائے، بیٹھ کر یا لیٹ کر خطبہ دینا مکروہ ہے۔

اور سنت یہ ہے کہ خطبوں کے دوران امام کا رُخ سامنے حاضرین کی جانب رہے، دائیں بائیں متوجہ نہ ہو۔ دو خطبے پڑھے جائیں۔ دونوں میں سے ایک سنت ہے اور دوسرا جمعہ کے صحیح ہونے کی شرط ہے۔ اور یہ کہ دونوں خطبوں کے درمیان اتنی دیر کے لیے بیٹھ جائے کہ جس میں تین آیتیں پڑھی جا سکیں (یعنی اپنے بیٹھنے کی جگہ پر اطمینان

سے بیٹھ جائے اور اس کے سب اعضاء اپنی اپنی جگہ ٹھہر جائیں) نہ بیٹھنا ناپسندیدہ عمل ہے۔

پہلا خطبہ شروع کرنے سے پہلے دل میں اعوذ باللہ اخیر تک کہہ کر اونچی آواز سے پڑھنا شروع کیا جائے اور خطبہ میں اللہ کی حمد وثنا جو اس کی شان کے شایاں ہے کلمات شہادت، آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام، اور گناہوں کی مذمت پر مشتمل وعظ، اللہ تعالیٰ کے غضب اور اس کے عذاب سے بچنے اور اس سے ڈرنے کی تلقین ہو اور اپنے اعمال کا بیان ہو جو نجات دنیوی واخروی کے باعث ہیں، نیز قرآن کریم کی کوئی آیت بھی پڑھی جائے۔

دوسرا خطبہ حمد وثنائے الٰہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام سے شروع کیا جائے۔ اس میں ایمان دار مردوں اور عورتوں (آل واصحاب وازواج مطہرات خصوصاً خلفائے راشدین اور حضرت حمزہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہم اجمعین) کے لیے دعائے مغفرت مانگی جائے۔ نیز بادشاہ (مومن)، کے حق میں فتح مندی، تائید الٰہی اور توفیق عمل وغیرہ کی دعا رمانگنا مستحب ہے جس میں اس کی رعایا کی بھلائی ہو کیونکہ حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اپنے خطبہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے دعا رکیا کرتے تھے اور اس پر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کسی نے اعتراض نہیں کیا۔ (کتاب الفقہ ص۶۳۲ جلد اول)

دوسرے خطبے میں پھر ان سب چیزوں کا اعادہ کرنا، خطبہ کو زیادہ طول نہ دینا بلکہ نماز سے کم رکھنا، خطبہ منبر پر پڑھنا، اگر منبر نہ ہو تو کسی لاٹھی وغیرہ پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہونا، ہاتھ کا ہاتھ پر رکھ لینا جیسا کہ بعض لوگوں کی ہمارے زمانے میں عادت ہے منقول نہیں، دونوں خطبوں کا عربی زبان میں ہونا، کسی اور زبان میں خطبہ پڑھنا یا اس کے ساتھ کسی اور زبان کے اشعار وغیرہ ملا دینا جیسا کہ ہمارے زمانے میں بعض عوام کا دستور ہے سنت مؤکدہ کے خلاف ہے، خطبہ سننے والوں کو قبلہ رو ہو کر بیٹھنا۔ (علم الفقہ ص۱۴۵ جلد۲)۔

مسئلہ:۔ سنت یہ ہے کہ خطبہ بلند آواز سے پڑھا جائے تاکہ سب لوگ سنیں، آہستہ

پڑھنا مکروہ ہے (بحر، عالمگیری)۔

مسئلہ:۔ سنت ہے کہ خطبہ مختصر پڑھا جائے، زیادہ طول نہ ہو اور اس کی حد یہ ہے کہ طوالِ مفصل کی سورتوں میں سے کسی سورت کے برابر ہو۔ اس سے زیادہ طویل پڑھنا مکروہ ہے۔ (شامی، بحر، عالمگیری صہ ۶۸ جلد ۳۔ کتاب الصلوٰۃ)۔

مسئلہ: خطبہ مختصر پڑھنا جو دس چیزوں پر شامل ہو۔ ۱ حمد سے شروع کرنا۔ ۲ اللہ تعالیٰ کی ثنا کرنا۔ ۳ کلمہ شہادتین پڑھنا۔ ۴ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا ۵ وعظ و نصیحت کے کلمات کہنا۔ ۶ کوئی آیت قرآن مجید کی پڑھنا۔ ۷ دونوں خطبوں کے درمیان تھوڑا سا بیٹھنا۔ ۸ تمام مسلمان مرد و عورت کے لیے دعا مانگنا۔ ۹ دوسرے خطبہ میں دوبارہ الحمدللہ اور ثنا اور درود پڑھنا۔ ۱۰ دونوں خطبوں کو مختصر کرنا، کہ اس طرح کہ طوالِ مفصل کی سورتوں سے نہ بڑھے۔ (جواہر الفقہ صہ ۶۷ جلد اول)۔

مسئلہ: خطبہ کی سنتوں میں سے کسی سنت کا چھوڑنا مکروہ ہے۔ خطبہ کی ان سنتوں میں سے جس نے کوئی سنت چھوڑی اُس نے فعلِ مکروہ کیا۔ (کتاب الفقہ صہ ۳۲ ج ۱)

مسئلہ:۔ جو سنتیں جمعہ کے خطبہ کے لیے ہیں، ان کے خلاف کرنا مکروہ ہے مگر خطبہ ادا ہو جاتا ہے اور نمازِ جمعہ صحیح ہو جاتی ہے۔ (بحر۔ جواہر الفقہ صہ ۳۵ ج ۱)

مسئلہ:۔ جب سب لوگ جماعت میں آجائیں یعنی وقت ہو جائے تو امام کو چاہیے کہ منبر پر بیٹھ جائے اور مؤذن اس کے سامنے کھڑے ہو کر اذان کہے، اذان کے فوراً بعد امام کھڑے ہو کر خطبہ شروع کر دے۔

مسئلہ:۔ خطبہ پڑھنے والے کا بالغ ہونا شرط نہیں، اگر کوئی نابالغ خطبہ پڑھ دے تب بھی جائز ہے۔ (در مختار)

مسئلہ:۔ خطبے میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا فرض ہے، اگر نہ کیا جائے تو وہ خطبہ معتبر نہ ہوگا اور نمازِ جمعہ کی شرط ادا نہ ہوگی۔ یا اگر صرف الحمدللہ یا سبحان اللہ کہہ لیا جائے مگر خطبہ کی نیت نہیں کی، خطبہ ادا نہ ہوگا۔ (علم الفقہ صہ ۴۷ جلد ۲)

مسئلہ:۔ خطبے کا کسی کتاب وغیرہ سے دیکھ کر پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ:۔ رمضان کے اخیر جمعے کے خطبے میں وداعِ فراقِ رمضان کے مضامین پڑھنا اگرچہ جائز ہے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحابؓ سے منقول نہیں ہے، نہ کتبِ فقہ میں کہیں اس کا پتہ ہے، لہٰذا اس پر ہمیشہ پابندی کرنا جس سے عوام کو اس کے سنت ہونے کا خیال پیدا ہونے لگے، نہ کرے۔ (علم الفقہ صہ ۱۴۱ جلد دوم)

مسئلہ:۔ خطبہ ختم ہوتے ہی فوراً اقامت (تکبیر) کہہ کر نماز شروع کر دینا مسنون ہے خطبے اور نماز کے درمیان میں کوئی دنیاوی کام کرنا مکروہ تحریمی ہے اور اگر درمیان میں فصل زیادہ ہو جائے تو اس کے بعد خطبے کے اعادہ کی ضرورت ہے۔ ہاں کوئی دینی کام مثلاً کسی کو کوئی شرعی مسئلہ بتائے یا وضو نہ رہے اور وضو کرنے جائے یا خطبہ کے بعد معلوم ہو کہ اس کو غسل کی ضرورت تھی اور غسل کرنے جائے تو کچھ کراہت نہیں ہے۔ (بہشتی زیور صہ ۸۴ ج ۱۱ بحوالہ شامی صہ ۷۷ جلد اول)

مسئلہ:۔ جمعہ کا خطبہ شرطِ نماز ہے بغیر خطبہ کے نمازِ جمعہ ادا نہیں ہوتی اور یہ شرط صرف ذکر اللہ سے ادا ہو جاتی ہے۔ (جواہر الفقہ صہ ۳۶۶ ج ۱)

مسئلہ:۔ چند امور میں خطبہ جمعہ اور عیدین میں فرق ہے (۱) خطبہ عیدین جمعہ کی طرح نماز کے لیے شرط نہیں — بلکہ بغیر خطبہ بھی نمازِ عیدین صحیح ہو جاتی ہے۔ (۲) عیدین کا خطبہ فرض و واجب نہیں ہے بلکہ سنت ہے۔ خطبہ عیدین بعد نمازِ عید پڑھا جائے پہلے نہیں۔ (جواہر الفقہ صہ ۳۶۵ جلد اول)

مسئلہ:۔ خطبہ سننے والوں کو قبلہ رُخ ہو کر بیٹھ جانا چاہیے۔ (فتاویٰ ہندیہ صہ ۱۴۵ ج ۱)

مسئلہ:۔ خطبہ شروع کرنے سے پہلے اعوذ باللہ آہستہ سے پڑھے، بسم اللہ نہ پڑھے، اعوذ باللہ زور سے نہ پڑھے۔ اور کسی نے بھی خطبہ سے قبل بسم اللہ پڑھنے کو نہیں لکھا ہے جس سے معلوم ہوا کہ خود بسم اللہ پڑھنا مطلوب نہیں ہے۔ (امداد الفتاویٰ صہ ۶۸ ج ۱ بحوالہ بحر الرائق صہ ۱۵۹ جلد دوم)۔

مسئلہ:۔ سنت یہ ہے کہ نمازِ جمعہ سے پہلے خطیب اپنے گوشۂ خلوت میں رہے امام کا لوگوں کو سلام کرنا، خطبہ سے پہلے محراب میں نماز کا ادا کرنا اور امر بالمعروف و نہی

عن المنکر یعنی نیک کام کا حکم اور بری بات سے روکنے) کے علاوہ کچھ اور کہنا مکروہ ہے (کتاب الفقہ صـ۶۳۲ جلد اول)

مسئلہ:۔ بہتر یہ ہے کہ جو شخص خطبہ پڑھے وہی نماز بھی پڑھائے۔ اور اگر کوئی دوسرا پڑھائے تب بھی جائز ہے (در مختار) اگر کوئی دوسرا شخص امام بنایا جائے تو وہ ایسا شخص ہو جس نے خطبہ سنا ہو، اگر کوئی ایسا شخص امام بنا دیا جائے جس نے خطبہ نہیں سنا تو نماز نہیں ہوگی، اور اگر وہ کسی دوسرے کو امام بنالے تب بھی جائز نہیں۔ ہاں اگر نماز جمعہ شروع کر دینے کے بعد امام کو حدث (وضو کا ٹوٹنا) ہو جائے اور وہ اس وقت کسی کو امام بنالے تو اس میں یہ شرط نہیں، جس نے خطبہ نہیں سنا، اس کا امام بنانا بھی درست ہے۔ (علم الفقہ صـ۱۵۳ جلد دوم)

مسئلہ:۔ خطبہ پڑھنے کے بعد اگر خطیب کا وضو ٹوٹ جائے، اور کسی دوسرے شخص کو خلیفہ بنایا، اگر وہ شخص خطبہ میں حاضر تھا تو جائز ہے، اور اگر وہ خطبہ میں حاضر نہ تھا تو جائز نہ ہوگا، اگر نماز شروع کرنے کے بعد وضو ٹوٹا، تو کسی بھی شخص کو خلیفہ بنانا جائز ہے۔

مسئلہ:۔ دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ (یعنی بیٹھ جانا) کا چھوڑنا برا ہے، خطبہ سے پہلے بیٹھنا سنت ہے۔

مسئلہ:۔ خطیب کے لیے یہ شرط ہے کہ اس میں جمعہ کی امامت کی صلاحیت ہو۔

مسئلہ:۔ خطیب کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدار کی نیت سے منبر پر خطبہ پڑھنا سنت ہے۔

مسئلہ:۔ خطیب کا بلند آواز سے خطبہ پڑھنا مستحب ہے اور دوسرے خطبہ میں پہلے خطبہ کے لحاظ سے کم جہر کرے یعنی آواز کو زیادہ بلند نہ کرے۔

مسئلہ:۔ دوسرا خطبہ اس طرح شروع کرنا چاہیے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ الخ خطبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں چچا اور خلفاء راشدین کا ذکر مستحسن ہے، اسی طرح برابر معمول چلا آرہا ہے۔ (عالمگیری، کتاب الصلوٰۃ صـ۶۹ جلد ۳)۔

مسئلہ:۔ آدھی آستین کی قمیص پہن کر خطبہ پڑھنا یا نماز پڑھانا مکروہ تنزیہی ہے کیونکہ یہ وضع مسلمان کی عبادت کی وضع نہیں ہے۔ (کفایت المفتی ص۲۶ جلد۳)

مسئلہ: خطبہ جمعہ وعیدین میں خالص عربی نثر میں خطبہ پڑھنا مسنون ومتوارث ہے اس کے سوا کسی اور زبان میں خطبہ پڑھنا یا عربی نظم میں پڑھنا سنتِ متوارثہ کے خلاف ہے گو خطبہ تو ادا ہو جائے گا لیکن خلافِ متوارث ہونے کی وجہ سے کراہت ہوگی (کفایت المفتی صفحہ ۲۲۲ جلد سوم)۔

مسئلہ:۔ دونوں خطبوں کے درمیان اگر دعا مانگے تو دل سے مانگے، زبان سے اور ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا اس حالت میں درست نہیں ہے۔ (فتاویٰ دار العلوم ص۱۵۷ جلد۵ بحوالہ ردالمحتار ص۹۶۷ جلد اول)۔

جمعہ پڑھنے کے بعد دوسری جگہ خطبہ دینا

سوال:۔ ایک شخص جو کہ خود جمعہ پڑھ چکا ہو، دوسری جگہ خطبہ پڑھ سکتا ہے یا نہیں

جواب:۔ اس بارے میں صریح جزئیہ نہیں ملا، البتہ چونکہ صحتِ خطبہ کے لیے یہ شرط نہیں کہ خطیب پر جمعہ فرض ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایسا شخص (صرف) خطبہ پڑھ سکتا ہے۔ (احسن الفتاویٰ ص۱۲۵ جلد۴ بحوالہ ردالمحتار ص۱۷۷ جلد اول)۔

نماز سے پہلے خطبہ

جمعہ کی ادائیگی کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ نماز سے قبل خطبہ پڑھا جائے، اگر خطبہ کے بغیر نماز جمعہ پڑھ لیں، یا وقت سے پہلے خطبہ پڑھ لیں تو جائز نہیں ہے۔ خطبہ میں کچھ چیزیں فرض ہیں اور کچھ سنت ہیں۔ نمازِ جمعہ کے خطبہ میں فرض صرف دو چیزیں ہیں، ایک "وقت" ہے اور وہ زوال کے بعد نماز سے پہلے ہے پس اگر زوال سے پہلے یا نماز کے بعد خطبہ پڑھا تو جائز نہ ہوگا۔ (عینی شرح کنز)

اور دوسرا فرض ذکر اللہ ہے (بحر الرائق)۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یا سُبْحَانَ اللّٰہ

پڑھنا کافی ہے، اور یہ جب ہے کہ خطبہ کی نیت سے پڑھے، لیکن اگر چھینک آئی، اور الحمدللہ یا سبحان اللہ پڑھا یا کسی چیز پر تعجب کرتے ہوئے لا الٰہ الا اللہ پڑھا تو بالاجماع خطبہ کے قائم مقام نہ ہوگا۔

مسئلہ :۔ اگر خطیب نے تنہا خطبہ پڑھا، یا (صرف) عورتوں کے سامنے پڑھا، تو صحیح یہ ہے کہ جائز نہ ہوگا۔ اگر ایک یا دو آدمیوں کے سامنے خطبہ پڑھا اور تین آدمیوں کے سامنے نماز پڑھائی تو جائز ہے، اگر خطیب کے خطبہ کے وقت سب لوگ سو رہے ہیں یا بہرے ہیں تب بھی جائز ہوگا خطبہ۔ (عالمگیری صـ۴۸ جلد ۳ کتاب الصلوٰۃ)۔

نماز فجر پڑھے بغیر خطبہ دینا

سوال :۔ اگر کسی نے نماز فجر پڑھے بغیر خطبہ دیا تو درست ہے یا نہیں؟

جواب :۔ درست ہوجائے گا لیکن نماز جمعہ نہ پڑھائے، اگر صاحب ترتیب ہو تو دوسرے سے نماز جمعہ پڑھوائے۔ (امداد الفتاویٰ صـ۶۳۳ جلد اول)۔

جمعہ کے خطبہ کے لیے امام کے علاوہ کم از کم تین مردوں کا ہونا ضروری ہے جن سے جماعت قائم ہو سکے۔ (احسن الفتاویٰ ص ۱۲۳ ج ۴)۔

خطیب کو لقمہ دینا

چونکہ خطبہ میں کوئی متعین مضمون پڑھنا ضروری نہیں، اگر ایک مضمون میں خطیب رک گیا چل نہ سکا تو اور کچھ پڑھ سکتا ہے، لہٰذا لقمہ دینے کی ضرورت نہیں اور خطبہ کی حالت میں ہر قسم کا تکلم دینا ناجائز ہے۔ (احسن الفتاویٰ ص ۱۴۱ ج ۴)

خطبہ کی غلطی کا حکم

جمعہ میں خطبہ فرض ہے اور خطبہ کی غلطی ہو جانے سے نماز میں کچھ خلل نہیں آتا ہے۔ (فتاویٰ دار العلوم ص ۱۰۴ ج ۵ بحوالہ رد المختار باب الجمعہ ص ۷۵۷ ج اول)۔

کیا عورت خطبہ دے سکتی ہے؟

سُوال :۔ یہاں پر جمعہ کے دن کوئی شخص خطبہ پڑھانے والا نہ تھا مجبوری کی وجہ سے عورت نے خطبہ پڑھایا اور مرد نے نماز جمعہ پڑھائی، کیا حکم ہے ؟

جواب :۔ عورت کا خطبہ صحیح نہیں ہوا، اور خطبہ شرائطِ صحتِ جمعہ میں سے ہے تو جمعہ بھی صحیح نہیں ہوا۔ ان سب لوگوں کو ظہر کی نماز کی قضا پڑھنی چاہیئے۔

اگر کوئی خطبہ پڑھنے والا نہ تھا تو جس نے نماز پڑھائی ہے وہی کچھ ذکر اللہ یا کچھ قرآن پڑھ دیتا یا صرف سُبْحَانَ اللہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، اَللّٰہُ اَکْبَر ہی کہہ لیتا تو فرض ادا ہو جاتا جس سے فرض نماز ادا ہو جاتی۔ (امداد الفتاویٰ ص۷۰۹ ج۱)

کیا خطیب سنت پڑھنے والوں کا انتظار کرے

خطیب کو انتظار کرنا سنت پڑھنے والوں کی فراغت کا، لازم نہیں ہے، جس وقت کہ مقررہ وقت ہو جائے تو خطیب خطبہ کے لیے کھڑا ہو سکتا ہے، اس پر کچھ مؤاخذہ اور گناہ نہیں ہے کیونکہ خطیب متبوع ہوتا ہے تابع نہیں۔ مقتدیوں کو تو یہ حکم ہے کہ جس وقت خطیب خطبہ کے لیے منبر پر جائے نوافل وسنن نہ پڑھیں، لیکن خطیب کو یہ حکم نہیں ہے کہ وہ فراغت کا انتظار کرے، اور اگر دو چار منٹ وہ انتظار کر لے تو اس میں کچھ حرج بھی نہیں ہے، لیکن انتظار نہ کرنے سے گنہگار نہ ہوگا۔ (فتاویٰ دار العلوم ص۷۶ ج۵ بحوالہ رد المحتار باب الجمعہ ص۷۶۵ جلد اول)

بیٹھ کر خطبہ دینا

قیام خطبہ کا سنت مؤکدہ ہے، اور اگر واجب بھی ہوتا تب بھی عذر میں ساقط ہو جاتا ہے جیسا کہ قیام الصلوٰۃ (یعنی نماز میں کھڑے ہونا) اور عیدین کا خطبہ مثل خطبہ جمعہ کے احکام میں ہے، پس عذر میں خطبہ جمعہ اور عیدین بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے (امداد الفتاویٰ ص۶۳۱ ج۱)

خطبہ میں عَصَا لینا

جب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لاٹھی پر سہارا دے کر خطبہ پڑھا تو سنت ہو گیا کسی چیز کے سنت ہونے کے لیے مواظبت شرط نہیں۔ اور جس سنت پر ہمیشگی ہو وہ سنتِ موکدہ ہو جاتی ہے۔ (فتاویٰ دار العلوم ص۱۷۸ جلد ۵)۔

حدیث سے سہارا لگانا عصا یا توس پر ثابت ہے، اور قہستانی نے محیط سے نقل کیا ہے کہ عصا کا لینا سنت ہے۔ پس شاید تطبیق کی یہ صورت ہو کہ ضرورت ہو تو عصار (لاٹھی بید وغیرہ) ہاتھ میں رکھ لے تو کچھ حرج نہیں ہے اور اگر ضرورت نہ ہو تو نہ لیوے (فتاویٰ دار العلوم ص۶۶ جلد ۵۔ بحوالہ رد المختار باب الجمعہ ص۷۷۲ جلد اول)۔

عصار ہاتھ میں لے کر خطبہ پڑہنا ثابت تو ہے لیکن بغیر عصا کے خطبہ پڑہنا اس سے زیادہ ثابت ہے، پس حکم یہ ہے کہ عصار ہاتھ میں لینا بھی جائز ہے اور نہ لینا بہتر ہے اور حنفیہؒ نے اسی کو اختیار کیا ہے، پس اس کو ضروری سمجھنا اور نہ لینے والے کو طعن و تشنیع کرنا درست نہیں، اسی طرح لینے والے کو بھی ملامت کرنا درست نہیں ہے (کفایت المفتی ص۲۱۴ ج۳)

عصار کس ہاتھ میں پکڑے؟

دونوں صورتیں جائز ہیں جس کو جو صورت موافق ہو اُس پر عمل کرے۔ اگر خطبہ ہاتھ میں نہ ہو تو عصار سیدھے ہاتھ میں پکڑنا اولیٰ ہے، اور اگر خطبہ ہو تو عصار کو سیدھے ہاتھ میں نہ لے، اور عصار کو بائیں ہاتھ میں لینا (اس وقت) اولیٰ ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ ص۵ ج۳ بحوالہ مراقی الفلاح ص۲۹۸ ج۲)

بغیر خطبہ کے نمازِ جمعہ

سُوال:۔ اگر کسی مسجد میں خطبہ کی کتاب موجود نہ ہو اور نہ زبانی یاد ہو تو بغیر خطبہ نمازِ جمعہ پڑھی جائے یا نمازِ ظہر؟

جواب:۔ خطبہ جو فرض ہے وہ ایک دفعہ سبحان اللہ یا الحمد للہ یا اللہ اکبر کہنے سے بھی خطبہ ادا ہو جاتا ہے، صاحبین رحمہما اللہ کے نزدیک بقدر تین آیت یا بقدر تشہد سے خطبہ ادا ہو جاتا ہے، پس اگر خطبہ معروفہ یاد نہ ہو تو قدرِ مذکور پر اکتفاء کر کے جمعہ کی نماز ادا کی جائے اور جس جگہ واجب ہے (جمعہ یعنی شہر اور قصبہ اور قریہ کبیرہ میں جمعہ چھوڑا نہ جائے۔

(فتاویٰ دار العلوم ص۸۲ جلد ۵ بحوالہ الغنیۃ المستملی ص۵۱۵ و ص۵۰۸)

خطبہ کی جگہ قرآن پڑھنا

سوال:۔ اگر بجائے خطبہ کے کوئی قرآن شریف کا رکوع پڑھ دیا جائے تو جمعہ درست ہے یا نہیں؟

جواب:۔ خطبہ کے لیے کافی ہے کہ ایک دفعہ الحمد للہ پڑھنا یا لا الٰہ الا اللہ پڑھنا یا سبحان اللہ پڑھنا۔ درمختار باب الجمعہ ص۷۵۵ جلد ۲ میں ہے کہ کافی ہے خطبہ کے لیے تحمید یا تسبیح وغیرہ

پس اس سے معلوم ہوا کہ قرآن شریف کا رکوع پڑھنے سے خطبہ فرض ادا ہو جاتا ہے لیکن اس پر اکتفاء کرنا خلافِ سنت ہے۔ سنت یہ ہے کہ دو خطبے پڑھے جائیں (فتاویٰ دار العلوم صفحہ ۳۵ جلد ۵)

کیا خطیب لوگوں کو بٹھا سکتا ہے؟

سوال:۔ خطیب کا خطبہ شروع کرنے سے پہلے منبر پر سے لوگوں کو یہ کہنا کہ پہلی صف میں آجائیے جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔ اس میں کچھ حرج نہیں ہے۔ (فتاویٰ دار العلوم ص ۱۱۶ ج ۵۔ بحوالہ رد المحتار باب الجمعہ ص ۷۶۰ جلد اول)

خطبہ کے شروع میں بسم اللہ کا حکم

خطبہ سے پہلے جہر (بلند آواز سے) اعوذ باللہ اور بسم اللہ نہ پڑھے۔ یہ منقول اور معمول نہیں

ہے۔ (درمختار باب الجمعہ ص۵۹ جلد اول میں ہے کہ سراً (یعنی آہستہ) پڑھ سکتا ہے۔

(فتاوی دارالعلوم ص۱۲۶ ج۵۔ کسی خطبہ سے پہلے بسم اللہ زور سے نہ پڑھے بلکہ آہستہ پڑھے۔ حنفیہ رح کے نزدیک یہی سنت ہے۔ اور جہر کرنا خلاف سنت ہے۔ (فتاوی دارالعلوم ص۱۱۲ ج۵)

شروع خطبہ میں دو مرتبہ الحمدللہ کہنا

خطبہ میں الحمدللہ دو مرتبہ پڑھا جاتا ہے، اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے جبکہ اس کو ضروری نہ سمجھا جائے، بزرگانِ دین کا یہ طریقہ رہا ہے۔ (فتاوی رحیمیہ ص۸ ج۵)۔

خطبہ میں جہر کرنا

خطبہ میں اس قدر جہر (بلند آواز سے پڑھنا) شرط ہے کہ پاس بیٹھنے والا شخص سن سکے (احسن الفتاوی ص۱۳ جلد چہارم)

ہر جمعہ کو نیا خطبہ ضروری نہیں ہے

خطبہ عربی میں پڑھا جاتا ہے، حاضرین عموماً عربی سے ناواقف ہوتے ہیں، سمجھ نہیں پاتے، اس لیے بھی ہر جمعہ کو نیا خطبہ پڑھنا کیا مفید ہوگا؟

امام صاحب کو پانچ چھ خطبے اگر یاد ہوں تو کافی ہے، نماز میں کسی قسم کی کراہت نہیں آتی۔ اگر نیا خطبہ سننے کا شوق ہو تو عربی زبان سیکھیں اور اچھے عالم، حافظ، قاری کو رکھا جائے۔

لوگ مسجد کی عمارت پر تو ہزاروں، لاکھوں روپے خرچ کرتے ہیں، مگر امام اور موذن پر خرچ کرنے میں ہاتھ تنگ کر لیتے ہیں، یہ بات مناسب نہیں کیونکہ عمدہ عمدہ عمارت مقصود نہیں ہے، البتہ قابل امام اور موذن مطلوب شرعی ہیں۔ (فتاوی رحیمیہ ص۹ ج۵)

ہر ماہ الگ الگ خطبہ کی ضرورت نہیں ہے۔ (فتاوے دارالعلوم ص۱۳۵ ج۵)۔

جمعہ کا خطبہ سننا واجب ہے

جمعہ کا خطبہ فرض ہے، اس کے یہ معنیٰ ہیں کہ جمعہ کی نماز سے پہلے خطبہ ضرور ہونا چاہئے اور خطبہ کا سننا ان لوگوں پر واجب ہے جو کہ خطبہ کے وقت حاضر ہوں، پس اگر کوئی شخص خطبہ کے ختم ہونے کے بعد آیا اور جماعت میں شامل ہوگیا، اس کی نماز ہوگئی اور خطبہ میں حاضر نہ ہونے اور نہ سننے کی وجہ سے جو قصور ہوا اور تاخیر آنے میں ہوئی، اس سے استغفار اور توبہ کرے اور آئندہ کو احتیاط رکھے۔ (فتاویٰ دار العلوم ص ۱۲۸ ج ۵ بحوالہ ردالمحتار باب الجمعہ ص ۷۶۸ جلد اول)۔

دونوں خطبوں کا حکم ایک ہی ہے

(۱) جمعہ کا خطبہ فرض ہے اور اس کے دو حصے ہونا سنت ہے۔ (۲) اول و ثانی میں دونوں کے کچھ فرق نہیں۔ (۳) سننا سب خطبوں کا واجب ہے۔ (امداد الفتاویٰ ص ۶۷۶ ج ۱)

خطبہ کے دوران کے مسائل

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِکَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ۔ (رواہ الستۃ وابن خزیمۃ)۔

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جمعہ کے دن امام کے خطبہ دینے کے دوران اگر تم نے اپنے ساتھی سے یہ بھی کہا کہ "چپ رہو" تب بھی تم نے غلطی کی"

تشریح:۔ خطبہ کے دوران ہر وہ کام ممنوع ہے جس سے خطبہ سننے میں خلل ہو، اور مجمع میں اس کی وجہ سے انتشار ہو۔ ایسے مواقع پر خدانخواستہ اگر کوئی ناواقف مسجد میں آکر زور سے بولنے لگے اور دوسرے لوگ بھی اس کو خاموش کرنے کے لیے

ہر طرف سے بولنے لگیں تو بہت انتشار ہو جائے گا اور خطیب کی آواز ان سب آوازوں میں دب کر رہ جائے گی، اس لیے حکم دیا گیا کہ دوسروں کو خاموش کرنے کے لیے بھی نہ بولیے۔

بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ خطبہ کے دوران یا عام نمازوں کے وقت مسجد میں بچے یا کچھ ناسمجھ لوگ باتیں کرنے لگتے ہیں، تو اچھے خاصے سمجھ دار لوگ ان کو اتنی تیز آواز سے روکتے ہیں کہ خود یہ آواز ان بچوں کی آواز سے بڑھ جاتی ہے اور اس طرح ان بچوں سے زیادہ یہ لوگ نماز میں خلل ڈالنے کا سبب بن جاتے ہیں۔ نماز سے فارغ ہونے تک خاموش رہے اس لیے کہ جمعہ کا دن عبادت اور توجہ الی اللہ کا خاص دن ہے۔ اس دن کے قیمتی لمحات کو ہرگز ضائع نہ کرنا چاہیے اور اگر کوئی غافل خود نہ کچھ کر سکے تو جو خدا کے بندے تلاوت، ذکر، درود شریف وغیرہ میں مصروف ہیں، ایسے وقت میں بولنے، آواز بلند کرنے سے انھیں تکلیف ہوگی، اسی طرح خطبہ کے وقت بات کرنا حتیٰ کہ بات کرنے والوں کو منع کرنا گناہ بتایا گیا ہے، اس لیے بہت ہی خاموشی سے مسجد میں جا کر یا تو نماز میں مشغول ہو جانا چاہیے یا خاموش بیٹھ کر ذکر اور دعا میں لگ جانا چاہیے۔ (الترغیب ص ۱۵۹ ج ۲ و ص ۲۲۳ ج ۱)۔

مجمع جتنا زیادہ بڑا ہوتا ہے اتنے ہی اس میں ہر قسم کے لوگ ہوتے ہیں اور اسی تناسب سے باہم ایذا رسانی اور تکلیف کے امکانات بھی زیادہ ہو جاتے ہیں۔ اسی لیے اس دن صفائی ستھرائی، لباس کی پاکیزگی و نظافت اور حسبِ حیثیت خوشبو کے اہتمام کی بھی تعلیم دی گئی ہے۔ مسجد میں آتے جاتے لوگوں کے اوپر سے پھلانگنے اور تکلیف پہونچانے سے خاص طور پر منع کیا گیا ہے۔ (الترغیب ص ۱۴۵ جلد ۲)

مسجد میں ہر اس چیز سے احتیاط اور بچنا ضروری ہے جس سے لوگوں کو ایذار پہونچنے اور باہمی تعلقات خراب ہونے کا اندیشہ ہو، جیسے پہلے سے ساتھ بیٹھے ہوئے دو آدمیوں کے بیچ میں گھس کر بیٹھنا یا لوگوں کے اوپر سے پھلانگ کر جانا وغیرہ

مسئلہ:۔ خطبہ شروع ہو جائے تو تمام حاضرین کو خطبہ کا سننا واجب ہے،

خواہ امام کے نزدیک بیٹھے ہوں یا دور، اور کوئی ایسا فعل کرنا جو خطبہ سننے میں مخل ہو مکروہ تحریمی ہے، اور کھانا پینا، بات چیت کرنا، چلنا پھرنا۔ سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا، یا تسبیح پڑھنا یا کسی کو شرعی مسئلہ بتانا جیسا کہ نماز کی حالت میں ممنوع ہے ویسا ہی خطبہ کے وقت بھی ممنوع ہے۔ ہاں خطیب کو جائز ہے کہ خطبہ پڑھنے کی حالت میں کسی کو شرعی مسئلہ بتا دے۔

مسئلہ: خطبہ اگر سنت یا نفل پڑھتے میں شروع ہو جائے تو راجح یہ ہے کہ سنتِ مؤکدہ تو پوری کرلے اور نفل میں دو رکعت پر سلام پھیر دے۔ (بہشتی زیور ص۸۲ ج۱۱)۔

مسئلہ: دونوں خطبوں کے درمیان میں بیٹھنے کی حالت میں امام کو یا مقتدیوں کو ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا مکروہ تحریمی ہے ہاں بغیر ہاتھ اٹھائے ہوئے اگر دل میں دعا مانگی جائے تو جائز ہے لیکن آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یا اصحابؓ سے منقول نہیں ہے (علم الفقہ ص۱۴۹ جلد۲۔ بحوالہ شامی ص۷۷۲ جلد اول)۔

مسئلہ: خطبے میں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک آئے تو مقتدیوں کو اپنے دل میں درود شریف پڑھ لینا جائز ہے۔

مسئلہ: جمعہ کے دن خطبہ کے درمیان کوئی شخص پہونچے تو امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک اس کے لیے کوئی نفل (وغیرہ) درست نہیں۔ (معارف مدنیہ ص۸۹ جلد۳)

مسئلہ: امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک خطبہ کے دوران کلام کرنا مکروہ تحریمی ہے اور بقولِ صحیح (کراہت سب کے لیے ہے) کوئی فاصلہ پر ہو یا قریب ہو، بات چیت امورِ دنیا کی یا ذکرِ الٰہی وغیرہ ہو، بقولِ مشہور (سب مکروہ تحریمی ہے)۔ اور خواہ خطیب سے بیان میں کوئی نامناسب بات سرزد ہوئی ہو اور یا نہ ہوئی ہو۔

جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک (خطبہ میں) کوئی سنے تو اپنے دل میں درود پڑھے۔ اور اگر (خطبہ کے دوران) کوئی ناپسندیدہ بات پیش آجائے تو ہاتھ یا سر کے اشارہ سے منع کیا جا سکتا ہے، واضح ہو کہ خطبہ کے دوران جس طرح کلام کرنا مکروہ ہے، اسی طرح نماز پڑھنا بھی مکروہ ہے۔ اس میں تمام مسالک کا اتفاق ہے۔

اور سلام کا جواب دینا بھی زبان سے ہو یا دل میں کلام مکروہ کے زمرہ میں ہے۔ اور خطبہ کے وقت یا بعد میں (جماعت کے وقت) سلام کرنا کسی پر لازم نہیں ہے، کیونکہ وہاں سلام میں پہل کرنے کا کوئی شرعی حکم نہیں ہے، بلکہ ایسا کرنا گناہ ہے۔ لہٰذا (سلام کا) جواب دینا بھی لازم نہیں ہے۔ یہی حکم چھینک کے جواب کا ہے۔ امام کا بھی لوگوں کو سلام کرنا مکروہ ہے۔ البتہ سانپ، بچھو سے بچانے یا نابینا شخص کو نقصان سے محفوظ رکھنے کے لیے آواز دینا کلام مکروہ میں نہیں ہے۔ (کتاب الفقہ ص ۶۳۵ جلد اول)۔

مسئلہ:- اگر زبان سے نہ بولے، اور ہاتھ، سر یا آنکھوں سے اشارہ کردے مثلاً ایک شخص کو بُرا کام کرتے دیکھا اور ہاتھ سے منع کر دیا، یا کوئی خبر سنی اور سر سے اشارہ کر دیا تو صحیح یہ ہے کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ اور جو شخص امام سے دُور ہے وہ قریب شخص کے حکم میں ہے اس شخص کے لیے بھی خاموش رہنے کا حکم ہے۔

مسئلہ:- امام کے قریب ہونے کے لیے لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر نہ جائے، ابو جعفر رح نے کہا ہے کہ جب تک امام خطبہ شروع نہ کرے اس وقت تک پھلانگنا جائز ہے، اور جب امام خطبہ شروع کر دے تو مکروہ ہے، اس لیے کہ جب تک امام نے خطبہ شروع نہیں کیا ہر مسلمان کو آگے بڑھنا چاہیئے اور محراب سے قریب ہوجائے تاکہ پیچھے آنے والے لوگوں کے لیے گنجائش باقی رہے، اور امام سے قریب ہونے کی فضیلت بھی حاصل ہو جائے اور اگر پہلے شخص نے ایسا نہ کیا یعنی آگے نہ بڑھا تو گویا اس نے بلا عذر اپنی جگہ ضائع کی، اور جو شخص بعد میں آیا اس کو اس جگہ کے لینے کا اختیار ہے، جو شخص امام کے خطبہ پڑھنے کی حالت میں آئے اس کو مسجد میں اپنی جگہ پر بیٹھ جانا چاہیئے، اس لیے کہ چلنا اور آگے بڑھنا خطبہ کے وقت عمل ہے۔

مسئلہ:- لوگوں سے مانگنے کے لیے پھلانگ لگانا سب احوال میں بالاجماع مکروہ ہے (سائل اگر نماز پڑھنے والوں کے سامنے سے نہ گذرے اور لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے اور لوگوں سے گڑگڑا کر نہ مانگے اور وہ چیز مانگے جس کا مانگنا ضروری ہو تو اس کے مانگنے اور اُسے دینے میں کوئی حرج نہیں اور اگر اس طریقہ کے موافق نہ ہو تو مسجد کے

اندر مانگنے والے کو دینا جائز نہیں ہے، (عالمگیری ص۷ جلد۳)۔

لیکن خطبہ کے درمیان مانگنا یا چندہ کرنا جائز نہیں ہے۔ (کفایت المفتی ص۱۲۶ ج۳)

مسئلہ:۔ جو شخص خطبہ کے وقت حاضر ہو وہ خواہ گھٹنے اٹھا کر بیٹھے، یا چارزانو، جس طرح چاہے بیٹھے، اس لیے کہ خطبہ حقیقت اور عمل میں نماز نہیں ہے لیکن جس طرح نماز میں بیٹھتے ہیں اسی طرح بیٹھنا مستحب ہے۔

مسئلہ:۔ اگر ایک شخص نفل پڑھ رہا ہے اور امام نے خطبہ شروع کر دیا تو اگر اس نے سجدہ نہیں کیا ہے تو نماز توڑ ڈالے، اور اگر سجدہ کر لیا تو دو رکعتوں کے بعد نماز پوری کر دے۔ (عالمگیری کتاب الصلوٰۃ ص۷ جلد۳)۔

مسئلہ:۔ خطبہ کے دوران اُس صورت میں بول پڑنا واجب ہو جاتا ہے جب کہ کسی نابینا شخص کو غلط راستہ سے ہٹانا یا کسی کو سانپ بچھو وغیرہ سے بچانا مقصود ہو (کتاب الفقہ ص۶۳۷ جلد اول)۔

مسئلہ:۔ خطبہ کے وقت جب کہ نماز اور درود شریف پڑھنے کی بھی ممانعت حدیث شریف میں آئی ہے تو اس وقت چندہ جمع کرنا اور ڈبہ لیے پھرنا اور نمازیوں کو مشغول کرنا بدرجۂ اولیٰ ممنوع ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص۱۳۱ جلد ۵ بحوالہ رد المحتار باب الجمعہ ص۷۶۸ جلد اول)۔

خطیب کا خطبہ میں درود پڑھنا

سوال:۔ خطبہ میں جہاں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک آئے تو خطیب کا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے بعد صلی اللہ علیہ وسلم کہنا کیسا ہے؟

جواب:۔ خطبہ میں جہاں نام آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آئے خطیب درود شریف پڑھے (صلی اللہ علیہ وسلم کہے) اور سامعین یعنی خطبہ سننے والے دِل دِل میں درود شریف پڑھیں حکم شرعی یہ ہے۔ (فتاوے دارالعلوم ص۶۷ جلد پنجم ۵ بحوالہ ردالمحتار باب الجمعۃ ص۷۶۸ جلد اول)

مقامی زبان میں خطبہ احتیاط کے خلاف ہے

خطبہ چوں کہ سوائے عربی زبان کے اور کسی زبان میں سلفؒ سے ثابت نہیں، اس لیے غیر زبانِ عربی کو اس میں محققین نے مکروہ اور بدعت کہا ہے۔

اور عید الفطر و عید الاضحیٰ میں چونکہ احکامِ عیدین بتلانے مقصود ہوتے ہیں تو وہ خطبہ سے خارج سمجھے جاتے ہیں گویا خطبہ عربی علٰحدہ ہوگیا اور یہ احکام خطبہ سے علٰحدہ بتلائے جاتے ہیں اور جمعہ کے خطبہ کے اندر نماز کی بھی حیثیت ملحوظ ہوتی ہے اور نماز میں ترجمہ قرآن شریف کا صحیح اور معتبر مذہب اور راجح قول کے درست نہیں ہے اور قولِ ضعیف کمزور و مرجوح کا اعتبار نہیں ہے۔

بہر حال احتیاط اس میں ہے کہ ایسے مختلف فیہ مسائل میں احتیاط کی جائے، اور غیر عربی کو ترک کیا جائے۔ باقی جو کوئی جیسا کرے اس کی رائے ہے، دوسروں پر حجت نہیں ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص۵۲ جلد ۵ بحوالہ عمدۃ الرعایہ ص۲۲۲ جلد اول)

قرآن مجید اور خطبہ کا دونوں کا اصلی مقصد ایک ہی ہے، چنانچہ خطبہ کو قرآن مجید میں ذکر اللہ فرمایا ہے، یہی لفظ ذکر، قرآن کے لیے فرمایا اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ الخ۔ بلکہ قرآن شریف کے لیے ذِکۡرٰی بمعنی تذکیر بھی ہے۔ اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِکۡرٰی لِلۡعٰلَمِیۡنَ۔ پس اگر لفظِ ذکر اس پر دال ہے کہ اس سے لوگوں کو ان کی زبان میں نصیحت کی جائے، تو چاہیے کہ قرآن شریف کی جگہ بھی یا اس کے ساتھ نماز میں حاضرین کی زبان میں ترجمہ پڑھا جائے بلکہ لفظ ذکریٰ اس پر زیادہ دلالت کرتا ہے۔

اور اگر قرآن شریف سے تفہیم ناس (لوگوں کو سمجھانا) کو خارج نماز کے ساتھ مخصوص کیا جائے اور نماز میں محض تلاوت کا حکم کیا جائے تو خطبہ سے تفہیم ناس کو بھی خارج ہیئت خطبہ کہا جائے (یعنی خطبہ کو بھی تلاوت کی طرح کیا جائے)۔

اور پھر لوگوں کے سمجھانے کو حضرات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ہم سے زیادہ جانتے

تھے اور روم وفارس اس وقت فتح ہو چکا تھا اور حضراتِ صحابہ رضؓ میں ان کی زبانوں کے جاننے والے بھی موجود تھے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اس وقت نہیں کیا گیا؟ پھر اگر خطبہ سننے والوں میں آٹھ دس زبانوں والے ہوں تو کیا خطیب کے لیے یہ شرط ہوگی کہ وہ سب زبانوں کا ماہر ہو؟ اگر نہیں تو پھر دوسری زبان والوں کی کیا رعایت ہوئی؟ (امداد الفتاوی ص ۵۷۰ ج ۱)

احکامِ شریعت کا دار و مدار

(۱) نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ۔ اَمَّا بَعْدُ۔ یہ امر تو سب کے نزدیک مسلّمہ ہے کہ احکامِ شریعت کا دار و مدار کتاب اللہ و سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اجماعِ امت، پھر عملِ صحابہؓ و تابعین اور قیاس صحیح پر ہے، کسی رواج پر نہیں خواہ وہ کتنا ہی قدیم ہو، پس خطبہ کے معاملہ میں بھی رواج سے کوئی حکم ثابت نہ ہوگا جب تک وہ اُصولِ شریعت سے مؤید نہ ہو۔ خطبہ کے بارے میں قرآنِ کریم نے فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ الآیہ سے اشارہ فرمایا ہے۔ پس جبکہ قرآنِ کریم نے خطبہ کو لفظِ ذکر سے تعبیر فرمایا تو ثابت ہوا کہ خطبہ کی حقیقت صرف ذکر اللہ ہے وعظ و تذکیر نہیں ہے۔ لہٰذا نفس ادا رِ خطبہ یا ذکر اللہ میں سامعین کی تفہیم یا عدمِ تفہیم (یعنی سننے والوں کا سمجھنا یا نہ سمجھنا) کا کوئی دخل نہیں ہے حنفی المذہب اہلِ سنت والجماعت کی تحقیق میں خطبہ کی حقیقت صرف ذکر اللہ ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں جیسا کہ تمام کتبِ احناف میں اس کی تصریح موجود ہے پس خطبہ کو وعظ قرار دے کر حاضرین کی زبان میں پڑھنے پر اصرار کرنا بالکل بے بنیاد اور فقہاءِ سلف صالحینؒ کی تحقیقات کے خلاف ہے۔

قرآنِ کریم کے بعد حجتِ شرعیہ سنت اور اُسوۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور خطبہ کے بارے میں آپؐ کی سنت مواظبہ (ہمیشگی)، یہ ہے کہ آپؐ نے ہمیشہ عربی زبان میں خطبہ دیا کبھی بھی کسی دوسری زبان میں نہ خود خطبہ دیا نہ کسی سے دلوایا، نہ ترجمہ کرایا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر سنّت کا اتباع خصوصاً عبادات میں ضروری ہے۔ لہٰذا دوسری دلیل سے بھی خطبہ خالص عربی ہی میں ہونا چاہیئے۔

(۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے بعد طریقۂ صحابہؓ وسنتِ خلفاء راشدینؓ و اجماع صحابہؓ و تابعینؒ سے بھی یہ ہی ثابت ہے کہ ان حضرات نے ہمیشہ خطبہ خالص عربی میں دیا ہے کبھی کسی عجمی زبان میں خطبہ نہیں دیا جبکہ دوسرے ممالک فتح ہو چکے تھے اور صحابہؓ میں عجمی زبان سے واقف حضرات بھی موجود تھے۔ پس ان سب حضرات کے طرزِ عمل سے بھی یہی ثابت ہوا کہ خطبہ خالص عربی میں ہونا چاہیے۔

(۳) اور جب خلفاء راشدینؓ کے زمانہ میں ہمیشہ خطبہ عربی میں ہوتا رہا، باوجود ضرورت تبلیغ واحکام عجمی زبان اختیار نہ کی گئی اور کسی صحابی رضؓ نے ان کے طرزِ عمل پر اعتراض بھی نہیں کیا۔ تو اب اجماع امت (یعنی اجماعِ صحابہؓ) سے بھی ثابت ہوا کہ خطبہ کی زبان عربی ہونی چاہئے۔

(۴) یہ تو سب کو تسلیم ہے کہ سنت مؤکدہ چھوڑنے سے کراہت تحریمی پیدا ہو جاتی ہے اور سنت موکدہ کی تعریف یہ ہے کہ "جس کام کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہو لیکن اتفاقاً کبھی چھوڑ بھی دیا ہو، ایسا کام سنتِ موکدہ ہے"۔

اب ظاہر ہے کہ آپؐ نے عربی پر مواظبت (پابندی) کی ہے اور مواظبت بھی ایسی کہ اتفاقاً بھی کبھی نہیں چھوڑا۔ پس خطبہ کا خالص عربی ہونا سنت موکدہ ہوا جس کے چھوڑنے سے کراہت تحریمی پیدا ہوگی لہٰذا غیر عربی میں خطبہ جائز نہ ہوگا، پھر کسی مکروہ تحریمی کام پر اصرار کرنا اور بار بار اس کا ارتکاب کرنا گناہِ کبیرہ ہے۔ لہٰذا اردو نثر یا نظم میں خطبہ پڑھنے کا رواج ہو گیا ہے، اس غلط رواج کو بند کرنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سنتِ عالیہ متبرکہ کو جاری کرنا نہایت ضروری اور اس میں کوشش کرنا بڑا ثواب ہے۔

(۵) کتاب وسنت کے بعد فقہاء سلف کی تصریحات بھی اس پر دلالت کرتی ہیں کہ خطبہ خالص عربی میں ہونا چاہیے۔ (خطباتِ جمعہ وعیدین از ص۳۲ تا ص۳۶ مفتی ابولنا عبیدی مظاہری)

خطبہ کا اصلی مقصد

سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب مخاطب سمجھتے نہیں تو پھر خطبہ عربی میں پڑھنے سے کیا فائدہ؟

اور جب یہ ثابت ہو گیا کہ خطبۂ جمعہ کا مقصودِ اصلی وعظ و تذکیر نہیں بلکہ ذکر اللہ اور ایک عبادت ہے۔ اور ایک جماعت فقہاء کی اسی وجہ سے اس کو دو رکعتوں کا قائم مقام کہتی ہے تو اب یہ سوال سرے سے منقطع ہو گیا کہ جب مخاطب عربی عبارت کو سمجھتے نہیں تو عربی میں خطبہ پڑھنے سے کیا فائدہ؟

کیونکہ اگر یہ سوال خطبہ پر عائد ہوگا تو پھر صرف خطبہ پر نہ رہے گا بلکہ نماز اور قراءتِ قرآن اور اذان و اقامت اور تکبیراتِ نماز وغیرہ سب پر یہی سوال عائد ہو جائے گا۔ بلکہ قرأتِ قرآن پر بہ نسبت خطبہ کے زیادہ چسپاں ہوتا ہے کیونکہ قرآن مجید کی غرض و غایت تو اول سے آخر تک ہدایت ہے اور وہ تبلیغِ احکامِ الٰہیہ ہی کے لیے نازل ہوا ہے اور پھر اذان و اقامت اور تکبیرات جن کا مقصد محض لوگوں کو جمع کرنا یا کسی خاص عمل کا اعلان کرنا ہے، یہاں بھی یہ سوال خطبہ کی نسبت زیادہ وضاحت کے ساتھ عائد ہوگا کہ "حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ" کو کون جانتا ہے۔ "نماز کو چلو" کی آواز دینی چاہیے یا کم از کم ترجمہ کر دینا چاہیے۔ اور اگر یہ شبہ کیا جائے کہ اذان کے تو کلمات مقررہ ہیں، ایک اصطلاح سی ہو گئی ہے باوجود معانی نہ سمجھنے کے بھی مقصد اعلان حاصل ہے تو صحیح نہیں کیونکہ نفسِ اعلان اور اصطلاح کے لیے تو چند کلماتِ مکبّر و شہادتین بھی کافی تھے اُن سے اعلان کا مقصد حاصل ہو جاتا ہے تو پھر سرے سے باقی الفاظ کا کہنا ہی فضول ہوگا، لیکن غالباً کوئی سمجھدار مسلمان اس کو تجویز نہ کرے گا کہ نماز قرأت و تکبیرات کے ساتھ اور اسی طرح تمام شعائرِ اسلامیہ اذان اور اقامت وغیرہ کو اُردو یا دوسری ملکی زبانوں میں پڑھا جایا کرے۔

بلکہ سب جانتے ہیں کہ قرآن شریف کی اصلی غرض اگرچہ تبلیغ احکام ہی ہے لیکن نماز میں اس کے پڑھنے کی غرض اصلی یہ نہیں ہے بلکہ وہاں صرف ادائیگی عبادت اور ذکر اللہ مقصود ہے اور نماز میں اسی حیثیت سے قرآن کی قرأت کی جاتی ہے۔ تبلیغ اور وعظ مقصود نہیں ہوتا اور اگر حاصل ہو جائے تو وہ ضمناً ہے۔

ٹھیک اسی طرح خطبہ جمعہ کو سمجھنا چاہیے کہ اس کا مقصدِ اصلی ذکر عبادت ہے

اور وعظ و نصیحت جو خطبہ میں ہے تبعاً ہی حاصل ہو جائے تو بہتر ہے ورنہ کوئی حرج نہیں قرآن کی قرارت اور تکبیرات و اذان وغیرہ کی طرح خطبہ جمعہ کو بھی خالص عربی میں پڑھنا چاہئے۔ دوسری زبان میں پڑھنا یا عربی میں پڑھ کر ترجمہ کرنا خلافِ سنت بلکہ بدعت و ناجائز ہے اور صاحبین رح کے قول پر نمازِ جمعہ ہی ادا نہیں ہو گی۔ (خطباتِ جمعہ وعیدین بزبانِ عربی ص ۶۹ فتویٰ مولانا محمد شفیع رح مفتی اعظم پاکستان)۔

خطبہ قرارت کی طرح ہے

یہ خطبہ کی حقیقت کا بیان ہے لیکن اس کی وجہ سے مخاطبین کی زبان کا اختیار کرنا لازم نہیں ہے۔

بھلا بتلایئے تو سہی کہ جب حاضرینِ جمعہ مختلف زبانیں بولنے والے ہوں تو اس وقت بے چارہ خطیب کیا سبیل اختیار کرے گا؟

اس کے علاوہ قرآنِ پاک کے متعلق ارشادِ ربانی ہے کہ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ (اور بلاشبہ قرآن متقیوں کے لیے نصیحت ہے) اور اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى وغیرہ وغیرہ بے شمار آیات ہیں تو کیا پھر جب قرآن وعظ و نصیحت ہے اس لیے نماز میں عجمی مقامی (غیر عربی) زبانوں میں قرارت کرنے کی اجازت دے دی جائے گی؟

مسئلہ کی (حقیقی) وجہ یہ ہے کہ خطبہ قرارت کی طرح تعبدی حکم ہے، لہٰذا اس میں نقل کی اتباع لازم ہے ورنہ صحابہؓ سے، جب انہوں نے فارس فتح کیا اور وہاں جمعہ قائم کیا اس وقت وہاں فارسی زبان میں خطبہ دینا ثابت ہوتا۔ لیکن کسی صحابی رضؓ سے یہ منقول نہیں ہے۔ پس اس وقت معاملہ ہر ماہر کے لیے ظاہر ہے۔ (امداد الفتاوی جدید ص ۶۵۶ ج ۱)

اگر خطبہ مقامی زبان میں ہونے لگے تو گرمیٔ محفل کے سوا کچھ نہ ہو گا

سوال:۔ سامعین عموماً چونکہ عربی زبان نہیں سمجھتے، اس لیے خطبہ جمعہ اردو میں پڑھنا چاہئے اور نثر کی بہ نسبت نظم زیادہ مؤثر ہوتی ہے اس لیے نظم زیادہ مناسب ہے۔ شرعاً یہ جائز

ہے یا نہیں؟

جواب:۔ جمعہ کا خطبہ نماز کی شرطوں میں سے ایک شرط ہے۔ اس کے خاص خاص احکامات، خاص خاص لوازمات اور مخصوص شرطیں ہیں، وہ عام وعظوں اور تقریروں کی طرح سے نہیں کہ ہر زبان میں جس طرح سے چاہے کہہ دیا جائے۔ اس کی خصوصیت کے متعلق شریعت کے قطعی اعلانات موجود ہیں۔ حضرات فقہاء کا فیصلہ ہے کہ جو افعال و حرکات نماز کی حالت میں ممنوع ہیں خطبہ میں بھی حرام ہیں۔ سامعین خطبہ کے لیے اس وقت کھانا، پینا، بولنا یہاں تک کہ سلام کا جواب دینا اور ذکر و تسبیح پڑھنا بھی جائز نہیں۔ اس طرح کی قیودات بتا رہی ہیں کہ خطبہ کی مجلس صرف وعظ و تذکیر نہیں بلکہ اپنی خصوصیات کے لحاظ سے نماز کی طرح ہے۔

پس یہ نہیں ہو سکتا کہ نماز کی شرطیں کسی محدث طریقے سے غیر عربی زبان سے ادا کی جائے۔ حجاز کے مخاطب عربی تھے اس لیے خطبہ ہی سے وعظ اور تذکیر کا بھی کام لیا جاتا تھا، لیکن اگر غیر عرب عربی نہیں سمجھ سکتے تو ان کی خاطر خطبہ کی شرعی زبان نہیں چھوڑی جا سکتی۔ وعظ و نصیحت اور تفہیم خطبہ کے سوائے دوسرے وقتوں میں بھی ہو سکتی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بلاد عجم (عرب کے علاوہ دوسرے ممالک) میں آنا ہوا مگر کسی ایک واقعہ سے بھی یہ ثابت نہیں کہ ان ممالک والوں کی خاطر جمعہ کے خطبہ کی زبان بدلی گئی ہو۔

اسی خصوصیت کے سلسلہ میں خطبہ کا اختصار بھی ہے، یعنی مختصر ہونا، مختلف احادیث میں صراحت کے ساتھ موجود ہے کہ جہاں تک بھی ہو خطبہ کو مختصر کرنا چاہیے، اگر موجودہ وسعت نظم و نثر کو قبول کر لیا جائے تو اس شرط صلوٰۃ کی حقیقت ایک دو گھنٹہ کی گرمیٔ محفل کے سوا کچھ نہ رہے گی، لہٰذا جمعہ کا خطبہ خالص عربی زبان میں اور مختصر و جامع الفاظ میں ہونا چاہیے۔ اردو یا کسی اور دوسری زبان میں اگر کچھ کہنا ہو تو نماز سے فارغ ہونے کے بعد کہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص ۱۲۹ جلد ۵ بحوالہ مسوی مصفی ص ۱۴۴ جلد اول)۔

(مطلب یہ ہے کہ خلاف سنت ہونے کے علاوہ اگر خطبہ کو مقامی زبان میں پڑھنے کی اجازت دے دی جائے تو عام مساجد میں جمعہ کے دن غیر متعین خطبہ کا سب سے بڑا یہ

نقصان ہوگا کہ خطیب کسی خاص تقریر کا پابند ہوگا نہیں تو خطبہ میں سیاسی وغیر سیاسی اور آپس کے اختلاف کا بھی ذکر کرے گا۔ کسی ایک کی حمایت کی طرف مائل ہونا ہی مجلس میں (خطبہ کے وقت) اگرما گرمی ہوکر جنگ وجدال شروع ہوگا اور خطیب صاحب جمعہ کی نماز کا انتظار ہی کرتے رہ جائیں گے، اور نمازِ جمعہ کی جو حکمتیں (آپس میں اتحاد وغیرہ) مذکور ہوئی ہیں ان کا مقصد بھی فوت ہوجائے گا۔ احقر محمد رفعت قاسمی عفا اللہ عنہ۔)

خطبۂ جمعہ سے قبل وعظ

حامداً ومصلیاً۔ موضوعاتِ کبیر صفحہ ۲۰ کی روایت سے معلوم ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کے بار بار درخواست کرنے پر جمعہ کی نماز سے پہلے وعظ کی اجازت دے دی تھی اور وہ وعظ فرمایا کرتے تھے اور خطیب کی آمد پر وعظ ختم کردیا کرتے تھے۔ اگر جمعہ کی نماز کے بعد مجمع ٹھہر جایا کرے تو اس وقت وعظ کہہ دیا جایا کرے ورنہ جمعہ سے قبل وعظ کہہ دیا جائے اور سامعین آکر شریکِ وعظ ہوتے رہیں اور خطبہ سے دس منٹ پہلے وعظ ختم کردیا جائے اور سب لوگ سنتیں پڑھ لیا کریں۔ اس صورت میں سنتوں میں بھی خلل نہیں آئے گا اور وعظ بھی ہوجایا کرے گا۔ یا سنتیں مکان پر پڑھ کر آئیں تو زیادہ بہتر ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ص۳۱۸ جلد ۲)

اذانِ اوّل ہوجانے اور سنتیں ادا کرنے کے لیے وقت چھوڑ کر خطبہ کی اذان سے پہلے اگر کچھ ضروری باتیں مسلمانوں کو مقامی زبان میں سُنا دی جائیں تو مضائقہ نہیں۔ لوگوں کو خیال رکھنا چاہیے کہ سنتیں پڑھ کر فارغ ہوجایا کریں یا علٰحدہ جگہ میں سنتیں ادا کرلیا کریں۔ (کفایت المفتی ص۲۲۴ جلد ۳)۔

خطبہ سے پہلے بیان کرنا بدون حرج کے جائز ہے مگر اس کو لازم قرار نہ دیا جائے کبھی کبھی ترک بھی کردینا چاہیے تاکہ لوگ ضروری نہ سمجھنے لگیں۔ بیان مختصر ہو۔ اور ایسے وقت ختم کردیا جائے کہ خطبہ کی اذان سے پہلے چار سنتیں پڑھی جاسکیں۔ پھر جمعہ کا خطبہ بھی مختصر ہونا چاہیے تاکہ لوگ اکتا نہ جائیں اور سنت بھی یہی ہے کہ خطبہ مختصر ہو۔ (فتاوی

رحیمیہ ص۲۶۶ جلد اول)

(یعنی مقامی زبان میں بیان یا تقریر کی اجازت تو ہے لیکن پابندی نہ کی جائے تاکہ عوام اس کو ضروری یا خطبہ کی طرح لازم نہ سمجھنے لگیں اور تین خطبے نہ خیال کریں کیونکہ بعض جگہ اس بیان و تقریر کو بھی خطبہ ہی بولتے ہیں۔ لہٰذا سمجھا بھی دیا جائے کہ یہ اصل خطبہ نہیں ہے محمد رفعت قاسمی عفا اللہ عنہ)۔

وعظ کے لیے دو باتیں ضروری ہیں

اس کے متعلق کئی مرتبہ لکھ چکا ہوں کہ اگر خطیب مقامی زبان میں خطبہ کی اذان سے پہلے لوگوں کو وقتی ضروریات اسلامیہ سنا دیا کرے۔ پھر خطبہ کی اذان کہلوا کر عربی زبان میں خطبہ بقدر ادائیگی فرضیت خطبہ پڑھ دیا کرے تو مضائقہ نہیں، تاکہ ضرورتِ تذکیر بھی پوری ہو جائے اور خطبہ کی ہیئت مسنونہ متوارثہ بھی پوری طرح محفوظ رہے۔ بقدرِ ضرورت عربی خطبہ میں زیادہ سے زیادہ پانچ چھ منٹ (دونوں خطبوں کے لیے) کافی ہونگے۔

مگر خطبہ کی اذان سے پہلے مقامی زبان میں تذکیر (وعظ) کے لیے دو باتیں لازم ہیں۔ اوّل :۔ لوگ اس وقت اس مقام پر سنتیں نہ پڑھتے ہوں، بلکہ کوئی علحٰدہ جگہ سنتیں پڑھنے کے لیے ہو۔

دوسرے :۔ یہ کہ لوگ اس تقریر کو رغبت سے سنیں کیونکہ یہ محض ایک متطوعانہ فعل ہے۔ یہ فرضِ خطبہ نہیں ہے کہ کوئی راضی ہو یا نہ ہو وہ پڑھا جائے گا۔

نیز اس تقریر میں صرف وہی باتیں بیان کی جائیں جن کا مذہبی لحاظ سے بیان کرنا ضروری ہو، تقریر میں طعن و تشنیع وغیرہ ہرگز نہ ہونی چاہیئے کہ اس سے آپس میں خلاف اور بغض و عناد پیدا ہوگا۔ (کفایت المفتی ص۲۳ جلد ۳)

خطبہ اور صحابہ رضؓ کا عمل

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، ایران، روم، حبش وغیرہ ممالک میں وہاں کی زبان

جاننے کے باوجود خطبہ عربی میں پڑھتے رہے، وہ اسلام کا ابتدائی زمانہ تھا، کثرت سے نومسلم تھے اور وہ لوگ دورِ حاضر کے لوگوں کی بہ نسبت تعلیم و تبلیغ کے زیادہ حاجتمند تھے، کیونکہ اس زمانہ میں نہ اخبارات و رسائل تھے؛ نہ مطابع اور چھاپے خانے تھے، نشر و اشاعت کا طریقہ وعظ اور خطبہ ہی تھا اس کے باوجود سامعین کی زبان میں ایک بار بھی خطبہ نہیں پڑھا گیا جیسا کہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خطبہ خالص عربی زبان میں ہونا ضروری ہے کیونکہ مشرق سے مغرب تک سب مسلمان ہمیشہ عربی میں خطبہ پڑھتے رہے جبکہ سننے والے عجمی یعنی غیر عرب تھے جو زبانِ عربی نہیں جانتے تھے۔ (مُصَفّٰی شرح مؤطا ص۱۵۴ ج اول)

خطبہ وعظ و تقریر کی طرح نہیں ہے

اُردو میں خطبہ کا سوال عموماً اس لیے پیدا ہوتا ہے کہ خطبہ کو وعظ اور تقریر سمجھ لیا جاتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ نہیں ہے، اگر خطبہ محض وعظ اور تقریر ہوتا تو اس کے لیے وہ شرطیں نہ ہوتیں جو حضراتِ فقہاء نے تحریر فرمائی ہیں مثلاً:۔

(۱) خطبۂ جمعہ، جمعہ کے وقت میں یعنی زوال کے بعد ہونا ضروری ہے، اگر زوال سے پہلے خطبہ پڑھ لیا گیا تو وہ غیر معتبر ہوگا اس کا اعادہ ضروری ہوگا۔ اگر خطبہ صرف وعظ و نصیحت ہوتا تو زوال سے پہلے بلکہ خاص زوال کے وقت بھی جائز ہوتا، اس کے لوٹانے کا حکم نہ دیا جاتا۔

(۲) خطبہ نماز سے پہلے پڑھنا شرط ہے، اگر جمعہ کی نماز کے بعد خطبہ پڑھا گیا تو جمعہ کی نماز ادا نہ ہوگی، دوبارہ خطبہ کے ساتھ پڑھنی ضروری ہوگی۔ اگر خطبہ کا مقصد صرف وعظ ہوتا تو وہ نماز کے بعد پڑھنے سے بھی پورا ہو سکتا تھا۔

(۳) خطبہ کے وقت مردوں کا ہونا ضروری ہے اگر فقط عورتوں کے سامنے خطبہ پڑھا گیا تو وہ ناکافی ہوگا، مردوں کے آنے کے بعد خطبہ دوبارہ پڑھنا پڑے گا۔

(۴) شور شغب یا کسی اور وجہ سے سامعین سُن نہ سکیں تب بھی خطبہ پڑھا جائے گا

اور وہ خطبہ معتبر ہوگا۔

(۵) اگر حاضرین سبھی بہرے ہوں یا سب سو رہے ہوں تب بھی خطبہ پڑھنا ضروری ہے، اگر اس حال میں خطبہ نہ پڑھا گیا تو جمعہ کی نماز صحیح نہ ہوگی۔

(۶) خطبہ کے وقت اگر سامعین سب علماء و فضلاء ہوں، کوئی بھی جاہل نہ ہو تب بھی خطبہ پڑھا جائے گا ورنہ نماز جمعہ صحیح نہ ہوگی۔ اگر خطبہ کا اصلی مقصد صرف وعظ و نصیحت ہی ہوتا تو حضرات علماء کے سامنے اس کی ضرورت نہیں تھی نماز بغیر خطبہ کے درست ہو جاتی۔

اس طرح کے احکام و شرائط سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ خطبہ کی اصل حقیقت ذکر اللہ ہے، البتہ دوسرے درجہ میں اس کا مقصد وعظ و تذکیر بھی ہے، لہٰذا تکبیر تحریمہ، ثناء، تعوذ، تسمیہ، تحمید، تشہد، درود، دعاء قنوت وغیرہ کے مانند خطبہ بھی عربی میں پڑھنا چاہیے اگر عربی میں خطبہ سمجھ میں نہیں آیا تو نماز میں جو کچھ پڑھا جاتا ہے وہ بھی کہاں سمجھ میں آتا ہے قرارت بھی ہم کہاں سمجھ سکتے ہیں؟

تو کیا ان تمام کو اردو کا جامہ پہنایا جائے؟

اس مرض کا اصلی علاج یہ ہے کہ عربی اتنی سیکھ لی جائے کہ خطبہ وغیرہ کا مطلب سمجھ سکیں۔ عبادت کی صورت مسخ (بگاڑنا) کرنا یہ اس کا علاج نہیں ہے۔ (فتاوی رحیمیہ ص ۲۶۹ جلد اول)۔

عربی خطبہ سے اسلامی اتحاد کی حفاظت ہے

عربی زبان میں خطبہ کی اہم مصلحت اسلامی اتحاد کی حفاظت بھی ہے مسلمان دنیا کے کسی گوشہ میں پہونچ جائے اس کو دوسری عبادت کے مثل خطبہ میں بھی یہ محسوس نہ ہو کہ وہ اجنبی اور غریب الوطن ہے۔ اگر ہر جگہ وہاں کی مادری اور ملکی زبان میں خطبہ پڑھا جائے گا تو ایک مسلمان کو دوسرے ملک میں عبادات کے سلسلہ میں بھی غربت اور اجنبیت محسوس ہوگی، وہ نہ وہاں خطبہ پڑھ سکے گا، نہ اس کو سمجھ سکے گا اور اس

طرح اسلامی اتحاد پارہ پارہ ہوکر رہ جائے گا۔

عربی کے ساتھ اردو ترجمہ کرنا بھی مفید نہیں ہے کیونکہ سامعین مختلف ممالک و زبان کے لوگ ہوتے ہیں، کس کس کی زبان میں ترجمہ کیا جائے گا؟ نیز اس طرح ترجمہ کرنے میں طوالت ہوتی ہے اور خطبہ میں اس طرح طوالت خلاف سنت اور مکروہ ہے۔ (فتاوی رحیمیہ ج۱ ص۲۷)

عہدِ نبویؐ اور خطبہ جمعہ

جس طرح آج تبلیغ احکام اور اس کی تعلیم و اشاعت کی حاجت ہے اُس وقت (عہدِ نبویؐ میں) اس سے زیادہ تھی کیونکہ اب تو کتب و رسائل ہر قوم کی زبان میں ہزارہا موجود ہیں۔ اس وقت سلسلہ طباعت و تصنیف بالکل نہ تھا۔ نیز یہ بھی نہ تھا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے مخاطب ہمیشہ اہلِ عرب ہی ہوں، بلکہ تاریخ اسلام شاہد ہے کہ روم و فارس اور مختلف بلادِ عجم کے لوگ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلسِ خطبہ میں شریک ہوتے تھے۔ اب اگر یہ فرض کرلیا جائے کہ آپؐ بوجہ مادری زبان عربی ہونے کے دوسری زبان میں خطبہ نہ دیتے تھے تو اگر خطبہ وعظ و تبلیغ ہی تھا اور تبلیغ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہر ہے کہ تمام اقوامِ عرب و عجم کے لیے عام ہے تو عجمیوں (غیر عرب) کی رعایت سے ایسا کیا جا سکتا تھا کہ کسی صحابی کو حکم فرماتے کہ جو خطبہ کے بعد ہی اس کا ترجمہ عجم کی زبان میں سنا دیتے، جیسا کہ بعض وفود وغیرہ سے مکالمہ کے وقت ترجمان سے کام لیا جاتا تھا لیکن تمام عمر نبویؐ میں اس قسم کا ایک بھی واقعہ مروی نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ایک سیل رواں کی صورت میں بلادِ عجم میں داخل ہوئے اور دنیا کا کوئی گوشہ نہ چھوڑا، جہاں اسلام کا کلمہ نہیں پہونچا دیا اور شعائرِ اسلام، نماز جمعہ وغیرہ قائم نہیں کر دیے۔ ان حضرات کے خطبے تاریخ کی کتابوں میں آج بھی بالفاظہا مذکور و مدوّن ہیں، ان میں سے کسی ایک نے بھی کبھی بلادِ عجم میں اپنے مخاطبین کی ملکی زبان میں خطبہ نہیں دیا، حالانکہ وہ ابتدائے فتح و اسلامی تعلیمات کی اشاعت کا بالکل ابتدائی زمانہ تھا جبکہ تمام لوگ تبلیغِ احکام کے آج سے کہیں زیادہ

محتاج تھے۔

یہاں یہ شبہ نہ ہو کہ ان کو عجمی زبان سے واقفیت نہ تھی۔ کیونکہ بہت سے صحابہ رض کا عجمی زبانوں فارسی یا رومی یا حبشی وغیرہ سے واقف ہونا بلکہ بخوبی تقریر کرسکنا ان کی سوانح اور تذکروں میں بصراحت مذکور ہے۔

حضرت زید ابن ثابت رضی اللہ عنہ کے متعلق ثابت ہے کہ وہ بہت سی مختلف زبانیں جانتے تھے۔ اور حضرت صُہَیب رضی اللہ عنہ روم کے باشندے تھے، اسی طرح بہت سے صحابہ ہیں جن کی مادری زبانیں عربی کے علاوہ دوسری تھیں۔ اس کے علاوہ اگر معانی خطبہ کو عجمیوں کے علم میں لانا خطبہ کے وقت ہی ضروری سمجھا جاتا اور خطبہ کا مقصد صرف تبلیغ ہی ہوتی تو جو سوال آج کیا جاتا ہے کہ خطبہ عربی میں پڑھنے کے بعد اس کا ترجمہ اُردو یا کسی ملکی زبان میں کر دیا جائے۔ کیا یہ اُس وقت ممکن نہ تھا؟ جیسا کہ دوسری ملکی و سیاسی ضرورتوں کے لیے ہر صوبہ میں عمّالِ حکومت اپنے پاس ترجمان رکھتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے ایک مستقل ترجمان انھیں ضرورتوں کے لیے اپنے پاس رکھا تھا (بخاری میں موجود ہے) لیکن اس کے باوجود نہ حضرت ابن عباس رض سے نہ کسی دوسرے صحابی رض سے یہ غیر عربی زبان میں خطبہ دینا یا خطبہ کا ترجمہ کرانا یا خود کرنا بالکل منقول نہیں۔ اس تفصیل سے معلوم ہو گیا کہ خطبہ کے لیے سنت یہی ہے کہ وہ صرف عربی زبان میں پڑھا جائے اور ضرورت کے وقت بھی اس کا ترجمہ وغیرہ نہ کیا جائے۔

(خطباتِ جمعہ و عیدین از ص۶۲ تا ص۶۴)

خطبۂ جمعہ و عیدین میں فرق ہے

(۱) خطبۂ عیدین جمعہ کی طرح نماز کے لیے شرط نہیں بلکہ بغیر خطبہ بھی نماز عیدین صحیح ہو جاتی ہے۔

(۲) خطبہ عیدین فرض و واجب نہیں بلکہ سنت ہے۔

(۳) خطبہ عیدین بعد نمازِ عید پڑھا جاتا ہے۔

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ یہ ہیں کہ "فرق درمیان خطبہ جمعہ وعیدین کے یہ ہے کہ خطبہ عیدین میں سنت ہے شرط نہیں اور یہ کہ عیدین میں خطبہ نماز کے بعد ہے بخلاف جمعہ کے۔

بحر الرائق میں ہے کہ اگر عیدین میں بالکل خطبہ نہ پڑھا جائے تو نماز صحیح ہو جائے گی اگرچہ ترکِ سنت سے گنہگار ہوں گے، اسی طرح نماز سے پہلے خطبہ پڑھنے میں خلافِ سنت کا گناہ ہوگا، مگر نماز درست ہو جائے گی۔

اُمورِ مذکورہ پر نظر کرتے ہوئے اگر خطبہ عیدین میں عربی خطبہ پڑھ کر اردو (یا مقامی زبان میں) ترجمہ سنا دیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ اول تو اس خطبہ کی وہ شان نہیں کہ شرطِ نماز یا دو رکعت کے قائم مقام ہو۔ دوسرے چونکہ خطبہ عیدین نماز کے بعد ہوتا ہے تو جب خطبۂ عربی سے فراغت ہوگی تو نمازِ عید اور اس کی سنت ادا ہوگی۔ اب خالی وقت ہے اس میں بطور تبلیغِ احکام کے ترجمہ سنادیں تو کوئی مضائقہ نہیں اور تطویلِ خطبہ بھی لازم نہیں آتا کیونکہ ترجمہ کے وقت اگر کوئی شخص جانا چاہے تو کوئی حرج شرعی ان پر عائد نہیں ہوتا بخلاف خطبہ جمعہ کے کہ وہاں ابھی تک نماز نہیں ہوئی، نماز کا انتظار لامحالہ ضروری ہے (خلاصہ "الاجوبہ فی عربیہ" از مفتی محمد شفیع رح)۔

خطبہ کا عام حل

جمعہ کی نماز میں مسلمانوں کے اجتماعِ عظیم اور اظہارِ شوکتِ اسلامیہ کو بڑا دخل ہے، اجتماعِ عظیم کے سامنے خطبہ دینے کا مقصد ان کی دینی، اجتماعی ضرورتوں کو رفع کرنا اور ان کے متعلق احکامِ اسلامیہ کی تبلیغ کرنا، ایک جمِ غفیر کا اجتماعی حیثیت سے رب العالمین کی بارگاہِ معلّیٰ میں سربسجود ہونا ہے۔

ایک خطبہ ہمیشہ کے لیے متعین کرلینا اور ہر جمعہ کو وہی پڑھ دینا اگرچہ فرضیت کو پورا کردیتا ہے۔ لیکن اس میں شبہ نہیں کہ مقصدِ خطبہ سے دور ہے۔

لیکن خطبہ میں نظم واشعار پڑھنا غیر ضروری باتیں کرنا، عربی نثر کے سوا اور کسی طرح

خطبہ پڑھنا بھی سنتِ قدیمہ متوارثہ کے خلاف ہے۔

بہتر صورت یہ ہے کہ اذانِ خطبہ سے پہلے مقامی زبان میں تمام ضروری باتیں بیان کردی جائیں جن میں مسائل بھی ہوں اور دوسری ضروری باتیں بھی ہوں، اس کے بعد خطبہ کی اذان ہو اور زیادہ سے زیادہ پانچ منٹ میں دونوں خطبے خالص عربی زبان میں ادا کرلیے جائیں، اس میں ضرورت بھی پوری ہوجائے گی اور خطبہ کی وضعِ مسنون بھی قائم رہے گی۔ (کفایت المفتی ص۲۲۰ جلد۳)

لوگوں کو وقتی ضروریات اور ضروری مسائل سے آگاہ تو کردیا جائے لیکن تطویل نہ کی جائے۔ تھوڑا سا وقت جو قابلِ برداشت ہو اس میں صرف کیا جائے۔ (کفایت المفتی ص۲۱۹ ج۳)

تفہیم کی ضرورت سے انکار نہیں لیکن طریقہ ماثورہ کی حفاظت بھی ضروری ہے (کفایت المفتی ص۲۱۴ جلد۳)

خطیب پر یہ لازم نہیں کہ سامعین کو سمجھانے کے لیے غیر عربی میں خطبہ پڑھے۔ یہ تو سامعین یعنی سننے والوں کی کمزوری ہے کہ عربی زبان سے نابلد ہیں۔ (کفایت المفتی ص۲۱۲ ج۳)

(اگر کسی کے پاس حکومتِ وقت یا کسی اور کے پاس سے دوسری زبان میں کوئی حکم یا پیغام آجائے تو بتا ـــ ، اس کو سمجھے بغیر کیسے چین آئے گی۔ اس لیے کم از کم کچھ تو عربی زبان کی سوجھ بوجھ ہونی چاہیے۔ محمد رفعت قاسمی عفا اللہ عنہ)۔

جمعہ کا خطبہ شرائط میں سے ہے

(۱) جمعہ کے خطبہ کو باتفاقِ فقہاء شرائط جمعہ میں شمار کیا گیا ہے۔ اگر خطبہ کا مقصد وعظ و تبلیغ ہی تھا تو جمعہ کے شرائط میں داخل کرنے کے کوئی معنی نہ تھے کہ ادائے جمعہ اس پر موقوف ہوجائے۔

(۲) خطبہ کے لیے ظہر کا وقت ہونا شرط ہے۔ (بحر الرائق ص۱۵۸ جلد اول)

خطبہ کے لیے ظہر کا وقت شرط ہے، اگر قبلِ ظہر خطبہ پڑھ لیا اور نمازِ جمعہ ظہر کے وقت کے اندر پڑھی تو یہ خطبہ اور نماز دونوں صحیح نہیں ہوئے۔

اگر خطبہ کا مقصد ذکر محض نہ تھا بلکہ وعظ و تبلیغ مقصد ہو تو ظہر کے وقت کی کیا تخصیص ہے۔ اگر زوال سے پہلے کوئی خطبہ پڑھ لے اور نماز بعد زوال پڑھے تو کیا مقصد وعظ ادا نہ ہوگا کہ فقہاء اس صورت میں جمعہ کو بھی ناجائز قرار دیتے ہیں۔

(۳) ادائے خطبہ کے لیے صرف پڑھ دینا کافی ہے کسی کا سننا ضروری نہیں، اگر چند بہرے آدمیوں کے سامنے یا سوتے ہوئے لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھ دیا پھر نماز جمعہ پڑھی تو خطبہ ادا ہو گیا اور نماز صحیح ہو گئی۔ اگر مقصود خطبہ وعظ و تذکیر ہو تو مذکورہ کے جواز کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔

(۴) اگر خطبہ پڑھنے کے بعد امام کسی کام میں مشغول ہو گیا اور نماز میں کوئی معتدبہ فصل ہو گیا تو قولِ مختار کے موافق خطبہ کا اعادہ کرنا ضروری ہے اگرچہ سننے والے دوبارہ بھی وہی ہوں گے جو پہلے سن چکے ہیں۔

اگر وعظ و پند، خطبہ کا مقصد ہوتا تو اس اعادہ سے کیا فائدہ متصور ہے۔

(۵) بہت سے فقہاء رحمہم اللہ نے خطبہ جمعہ کو دو رکعتوں کے قائم مقام قرار دیا ہے۔

(۶) خطبہ کی جو پندرہ سنتیں مذکور ہوئی ہیں وہ بھی یہی بتلاتی ہیں کہ خطبہ کا اصلی مقصد ذکر اللہ ہے وعظ و تبلیغ اس کے مقاصدِ اصلیہ میں داخل نہیں ورنہ ان آداب اور سنن کا وعظ و تذکیر سے کوئی علاقہ معلوم نہیں ہوتا۔

امورِ مذکورہ سے یہ بات اچھی طرح روشن ہو گئی کہ خطبہ جمعہ کا مقصدِ اصلی شریعت کی نظر میں صرف ذکر اللہ ہے وعظ و تذکیر اس کی حقیقت و مقصد کا جز نہیں۔ البتہ اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ خطبہ میں کلماتِ وعظ و تذکیر کا ہونا سنت ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی ثابت ہوا کہ اُن تمام کلمات کا خاص عربی زبان میں ہونا سنت ہے، تو جس طرح وعظ و تذکیر وغیرہ کے کلمات کا خطبہ میں چھوڑ دینا خلافِ سنت ہوا اسی طرح غیر عربی زبان میں پڑھنا یا عربی میں پڑھ کر اُس کا ترجمہ سنانا یہ بھی خلافِ سنت اور مکروہ ٹھہرا۔ (خطباتِ ماثورہ ص۲۱ بحوالہ رسالہ الاعجوبۃ فی عربیۃ از مولانا مفتی محمد شفیع علیہ الرحمۃ مفتی اعظم پاکستان)۔

نکاح کے فضائل

مسئلہ:۔ نکاح کرنا سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور نکاح کے بہت سے فوائد احادیث میں وارد ہوئے ہیں۔ مثلاً جو شخص باوجود استطاعت کے نکاح سے بے رغبتی اور اعراض کرے، اس کے بارے میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "وہ شخص میرے طریق پر نہیں ہے۔" (فتاویٰ دارالعلوم ص۴۱ جلد ۷ بحوالہ مشکوٰۃ ص۲۶۸ جلد۲)۔

مسئلہ:۔ جوان اولاد کے نکاح میں حتی الوسع جلدی کرنا ضروری ہے خصوصاً لڑکی کے نکاح میں باوجود موقع مناسب ملنے کے دیر کرنا بہت برا ہے۔ حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اگر اس اولاد سے گناہ سرزد ہو تو وبال اس کا باپ پر ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص۴۳ جلد ۷ بحوالہ مشکوٰۃ ص۲۷۱ جلد اول)۔

مسئلہ:۔ نکاح ثانی (دوسرا نکاح) شرعاً جائز اور مستحب ہے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے۔ نکاحِ ثانی کو رسم کی وجہ سے عیب جاننا گناہ ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص۴۵ جلد ۷)

(آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات رضؓ میں اکثر بیوہ عورتیں تھیں، اسی طرح بہت سے صحابہ رضؓ نے بیواؤں سے شادیاں کی ہیں۔ رفعت قاسمی)

مسئلہ:۔ شریعت سے مرد کو چار بیویاں رکھنے کی اجازت اور اباحت ہے لیکن ساتھ میں یہ حکم بھی ہے کہ ان میں عدل و مساوات کرے، اور اگر ایسا نہ کر سکے تو پھر ایک ہی بیوی پر اکتفاء کرے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص۴۷ جلد ۷ بحوالہ قرآن کریم پارہ ۴)۔

مسئلہ:۔ دوسری شادی پہلی بیوی کی اجازت کے بغیر جائز ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ ہر دو بیویوں کے حقوق پورے پورے ادا کرے اور برابری اور عدل کرے۔

(فتاویٰ دارالعلوم ص۵۱ جلد ۷
بحوالہ درمختار ص۵۴۶ جلد ۲)۔

نکاح میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے طرزِ عمل اور ارشادات سے نکاح و شادی کا جو عمومی طریقہ مقرر فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ مرد کی طرف سے عورت کے اولیاء اور سرپرستوں کو پیام دیا جائے اور رشتہ کی طلب واستدعا کی جائے۔ وہ اگر رشتہ کو مناسب اور قرینِ مصلحت سمجھیں تو عورت کے عاقلہ بالغہ اور صاحبِ رائے ہونے کی صورت میں اس کی مرضی معلوم کر کے اور کم سن (کم عمر) ہونے کی صورت میں اپنی مخلصانہ اور خیر خواہانہ صوابدید کے مطابق رشتہ منظور کرلیں اور نکاح کردیں۔ اور ظاہر ہے کہ یہی طریقہ فطرت وحکمت کے عین مطابق ہے۔

نکاح و شادی کی اصل ذمہ داریاں چوں کہ منکوحہ عورت پر عائد ہوں گی اور وہی ساری عمر کے لیے اُن کی پابند ہوگی اس لیے اس کی رائے اور رضامندی لینا بھی ضروری قرار دیا گیا ہے، اور اس کے نفس کا اصل مختار خود اسی کو قرار دیا گیا ہے، وَلی اور سرپرست کو حق نہیں ہے کہ اُس کی مرضی کے خلاف کسی سے اس کا نکاح کردے۔

اسی کے ساتھ عورت کو شرفِ نسوانیت کی رعایت سے ہدایت فرمائی گئی کہ معاملہ اولیاء اور سرپرستوں ہی کے ذریعہ طے ہو اور وہی عقد و نکاح کرنے والے ہوں یہ بات عورت کے مقامِ شرف کے خلاف ہے کہ کسی کی بیوی بننے کا معاملہ وہ خود براہِ راست طے کرے اور خود سامنے آکر اپنے کو کسی کے نکاح میں دے۔ (کورٹ میرج کرے)۔

علاوہ ازیں چوں کہ کسی لڑکی کے نکاح کے کچھ اثرات اُس خاندان پر بھی پڑتے ہیں اس وجہ سے بھی اولیاء (خاندانی بزرگوں کو کسی درجہ میں دخیل قرار دیا گیا ہے، اس کے علاوہ یہ بھی حقیقت ہے کہ اگر سارا معاملہ عورت ہی کے ہاتھ میں دے دیا جائے اور اولیاء بے تعلق رہیں تو اس کا بہت زیادہ امکان ہے کہ بے چاری عورت دھوکہ کھا جائے اور کسی کے دامِ فریب میں آکر خود اپنے حق میں غلط فیصلہ کرلے، ان سب

وجوہ کی بنا پر ضروری قرار دیا گیا ہے کہ (خاص استثنائی صورتوں کے علاوہ) نکاح و شادی اولیاء ہی کے ذریعہ ہو۔ (معارف الحدیث ص۱ جلد ۷)۔

نکاح کی فقہی حیثیت

مسئلہ:۔ عام حالات میں نکاح کرنا سنتِ مؤکدہ اور غلبۂ شہوت کے وقت واجب ہے، لیکن اگر بیوی کے حقوق کی ادائیگی میں ظلم کا احتمال ہو تو مکروہ ہے (کتاب الفقہ ص۲۴ جلد ۴)۔

نکاح کے ارکان

مسئلہ:۔ نکاح کے دو رکن (اجزائے لازمی) ہیں۔ (۱) ایجاب۔ (۲) قبول۔ عورت یا مرد کی طرف سے جو کلام پہلے بولا جاتا ہے اس کو ایجاب اور دوسرے کو قبول کہتے ہیں۔ (عالمگیری ص۵ جلد ۶)۔

نکاح کے یہ دو ایسے رکن ہیں کہ ان کے بغیر نکاح کی تکمیل نہیں ہو سکتی ہے، ایک تو ایجاب یعنی وہ الفاظ جو ولی یا ولی کے قائم مقام کی طرف سے (اگر لڑکی ناسمجھ یا چھوٹی ہے) کہے جائیں، دوسرے قبول یعنی وہ الفاظ جو خاوند یا اس کے قائم مقام کی طرف سے کہے جائیں (جب کہ دولہا بہت ہی چھوٹا ہو اور بولنا بھی نہ جانتا ہو)۔ (کتاب الفقہ ص۲۴ جلد ۴)۔

مسئلہ:۔ نکاح نام ایجاب و قبول کا ہے۔ یہ دونوں (عورت کی اجازت اور مرد کا قبول کرنا) رکنِ نکاح ہیں اور سننا ہر ایک کا عاقدین میں سے دوسرے کے لفظ کو اور سننا گواہوں کا ایجاب و قبول کو، یہ شرائط میں سے ہیں۔ اور سنن و مستحبات میں سے اعلانِ نکاح وغیرہ ہے۔

(فتاویٰ دار العلوم ص۵۳ جلد ۷ بحوالہ الدر المختار ص۳۶ جلد ۲)

ایجاب و قبول کا مطلب

"ایجاب" کہتے ہیں ہامی بھرنے، اقرار کرنے کو، یعنی لڑکی اقرار کرے کہ میں فلاں شخص سے نکاح پر آمادہ ہوں، تیار ہوں، اور یہ اقرار ضروری نہیں ہے کہ لڑکی کی طرف سے الفاظ میں یعنی لفظاً ہو۔ اشارۃً کنایۃً بھی کافی سمجھا جا سکتا ہے۔

اور "قبول" نام ہے مرد کے اس اعلان کا کہ میں نے فلاں بنتِ فلاں کو اپنی زوجیت میں لے لیا۔ یہاں مرد کے ساتھ اقرار کے بجائے اعلان کا لفظ اس لیے استعمال کیا گیا کہ مرد کا اشارۃً یا کنایۃً اقرار کافی نہیں ہے بلکہ اسے صاف الفاظ میں بہ آوازِ بلند کہنا ہوگا کہ میں نے قبول کی، یا میں نے قبول کیا۔ اور مرد کا یہ اعلان دلہن بھی سنے، یہ شرعاً بالکل ضروری نہیں ہے بلکہ وکیل اور گواہوں کا سننا کافی ہے (محمد رفعت قاسمی غفرلہٗ)

مسئلہ:۔ ایجاب و قبول کا ایک ساتھ ہونا شرط نہیں ہے۔ (کتاب الفقہ ص ۲۶ ج ۴)

نکاح کی شرائط

مسئلہ:۔ نکاح میں متعدد شرطیں ہیں (۱) عقدِ نکاح کرنے والے کا سمجھدار ہونا، (۲) بالغ ہونا (۳) آزاد ہونا۔

ان میں سے امرِ اول نکاح منعقد ہونے کے لیے شرط ہے، لہٰذا اگر کوئی مجنون یا ناسمجھ بچہ نکاح کا معاملہ کرے تو وہ نکاح منعقد نہ ہوگا، اور آخری دو باتیں نکاح کے نافذ ہونے کے لیے شرط ہیں، اس لیے سمجھدار نابالغ بچہ کا کیا ہوا نکاح اس کے ولی اور سرپرست کی اجازت سے نافذ ہوگا۔ (بدائع)۔

(۴) محلِ نکاح (عورت) کا ہونا، یعنی اس عورت کا ہونا جس سے بذریعہ نکاح لطف اندوز ہونے کی اجازت شریعت نے دی ہے۔

(۵) عقد کرنے والوں میں سے ہر ایک دوسرے کا کلام سنے۔ (یا ان کا قائم مقام سنے)۔ (۶) گواہ بنانا۔ اکثر علماء کا فیصلہ ہے کہ گواہ بنانا صحتِ نکاح کے لیے شرط ہے،

اور گواہی کے لیے چار شرطیں ہیں (۱) آزاد ہونا (۲) سمجھدار ہونا (۳) بالغ ہونا۔ (۴) مسلمان ہونا۔

مسئلہ:۔ اور گواہی کے لیے عدد معین دو مرد یا ایک مرد دو عورتیں ہونا شرط ہے، لہٰذا ایک مرد کی گواہی سے نکاح نہ ہوگا۔ (بدائع)

گواہ کے لیے صرف مرد ہونا ضروری نہیں، اس لیے ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی سے نکاح ہو جائے گا (ہدایہ)۔

مسئلہ:۔ محض دو عورتوں یا دو مخنثوں کی گواہی سے نکاح نہ ہوگا، جب تک ان کے ساتھ کوئی مرد نہ ہو۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

مسئلہ:۔ صرف ایک مرد کی گواہی سے نکاح نہ ہوگا۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص۱۰۵ جلد ۷)

مسئلہ:۔ دو گواہوں کا ہونا اور ایجاب وقبول کو سننا فرض ہے اور شرط ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص۷۳ جلد ۷)

(۷) نکاح کی ساتویں شرط یہ ہے کہ دونوں گواہ نکاح کرنے والے کا کلام ایک ساتھ سنیں۔ (فتح القدیر)۔

مسئلہ:۔ اگر گواہ بہرے تھے تو نکاح نہ ہوگا (جب تک کہ وہ سن نہ لیں)۔

مسئلہ:۔ ہکلے اور ایسے گونگے کی گواہی سے نکاح ہو جائے گا جو سنتا ہو۔

مسئلہ:۔ اگر دو گواہوں میں سے ایک بہرا ہے، دوسرے گواہ نے عاقدین (مرد وعورت) کا کلام سنا اور بہرا اسی نے یا کسی دوسرے شخص نے بہرے کے کان میں آواز بلند کہہ دیا تب بھی نکاح نہ ہوگا جب تک دونوں گواہ ایک ساتھ نہ سنیں۔

(۸) آٹھویں شرط:۔ لڑکی اگر بالغ ہو تو اس کی رضامندی ضروری ہے، بالغہ کا ولی نکاح کے لیے مجبور نہیں کر سکتا۔

(۹) ایجاب وقبول (عورت و مرد کے کلام) ایک ہی مجلس میں ہوں، لہٰذا مجلس بدل جائے، مثلاً دونوں مجلس میں موجود تھے۔ مرد وعورت میں سے کسی ایک نے ایجاب کیا اور دوسرا قبول کرنے سے پہلے ہی مجلس سے اٹھ گیا یا ایسے کام میں مشغول ہو گیا جس سے مجلس بدل جاتی ہے تو نکاح نہ ہوگا۔ (عالمگیری ص۳ جلد ۶)

(یعنی نکاح کرنے والے، خواہ مرد و عورت خود ہوں، یا دونوں کے سرپرست ہوں، یا ایک کا سرپرست ہو، اور دوسرا خود ہو، دونوں میں سے پہلے شخص کے کلام کو ایجاب اور دوسرے کے کلام کو قبول کہا جاتا ہے محمد رفعت قاسمی غفرلہٗ)۔

مسئلہ:۔ گواہوں کے لیے یہ ضروری نہیں کہ وہ نکاح کے مخصوص الفاظ کے معنی بھی جانتے ہوں، لیکن یہ شرط ہے کہ وہ اتنا جانتے ہوں کہ ان الفاظ سے نکاح منعقد ہوجاتا ہے۔ (کتاب الفقہ ص۳۵ جلد۴ و درمختار ص۳۷۷ جلد۲)۔

مسئلہ:۔ نابینا اشخاص یا تہمت یا زنا کے جرم میں سزا یافتہ اشخاص کی شہادت (گواہی) سے بھی نکاح منعقد ہوجاتا ہے، اگرچہ انھوں نے توبہ نہ کی ہو، یا بدکار رہوں۔

مسئلہ:۔ بیٹے کی شہادت (گواہی) سے بھی نکاح ہوجاتا ہے اگرچہ نکاح کے علاوہ اس کی گواہی باپ یا ماں کے حق میں تسلیم نہیں کی جاتی۔ غرض نکاح کی گواہی کے لیے اصول اور فروع (یعنی اوپر اور نیچے دونوں طرف کے رشتہ داروں) کی گواہی درست ہے (کتاب الفقہ ص۲۳ جلد۴ و علم الفقہ ص۳۶ جلد۲)۔

مسئلہ:۔ دونوں گواہ ایسے ہوں کہ ان کو عدالت میں پیش کرسکیں۔

مسئلہ:۔ گواہوں کو مجلس نکاح میں موجود ہونا چاہیے تاکہ وہ ایجاب و قبول کو سنیں۔ (علم الفقہ ص۳۶ جلد۶)۔

گونگے و نابینا کا نکاح کیسے پڑھائے؟

مسئلہ:۔ جس طرح اور ضروریات نابینا و بہرے کو سمجھائی جاتی اور اس سے دریافت کی جاتی ہیں اسی طرح نکاح بھی کردیا جائے۔ (فتاویٰ محمودیہ ص۲۲۳ جلد۱۰ بحوالہ شامی ص۲۶۵ جلد۲)۔

مسئلہ:۔ عورت کی اجازت سے گونگے سے نکاح درست ہے، اور گونگے کا قبول کرنا اشارہ سے ہوسکتا ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص۹ جلد۷)۔

مسئلہ:۔ گونگے کا نکاح ایسے اشارہ سے صحیح ہوجائے گا جس سے ایجاب یا قبول (ہامی، اقرار) سمجھ میں آتا ہو اور سننے والوں کو اس کی مراد معلوم ہوجاتے۔ (احسن الفتاویٰ ص۳۲ جلد۵ بحوالہ ردالمحتار ص۴۹۴ جلد۲)۔

مسئلہ:۔ اگر گونگا لکھنا پڑھنا جانتا ہو تو لکھکر اس کے سامنے کر دیا جائے اور وہ لکھدے کہ مجھے قبول ہے۔ اگر لکھنا نہ جانتا ہو تو اشارہ سے قبول کرنا کافی ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص۹ جلد۷ بحوالہ ردالمحتار ص۵۸۴ جلد۲)۔

نابالغ بچوں کے نکاح کا طریقہ

مسئلہ:۔ نکاح کی مجلس میں نکاح پڑھانے والا دو گواہوں کے سامنے اور حاضرین مجلس کے روبرو نابالغہ لڑکی (بچی) کے باپ کو خطاب کرکے یوں کہے کہ آپ نے اپنی لڑکی کو بعوض مہر اتنے میں فلاں صاحب کے لڑکے کے نکاح میں "بیوی بنا کر دی" نابالغہ کے باپ نے کہا، دی"۔ پھر نکاح پڑھانے والا نابالغ بچہ کے باپ سے خطاب کرکے کہے کہ آپ نے فلاں صاحب کی لڑکی کو اپنے لڑکے کے نکاح میں "بیوی بنا کر قبول کی،" تو جب نابالغ کے باپ نے کہا کہ "قبول کی" تو اس طرح سے ایجاب وقبول سے نکاح درست ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ ص۲۴۷ جلد۵)

مسئلہ:۔ رجسٹر میں لڑکے لڑکی کا نام درج ہو اور ولی بقلم کرکے اپنا نام لکھدیں، لڑکے اور لڑکی (بچہ وبچی) کے دستخط کی ضرورت نہیں ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ ص۲۴۷ جلد۵)۔

غیر مسلم جج کے سامنے نکاح کرنا

مسئلہ:۔ اگرچہ سرکاری دفتر میں غیر مسلم جج کے روبرو دو مسلمان مرد یا ایک مسلمان مرد اور دو مسلمان عورتوں کی موجودگی میں باقاعدہ ایجاب وقبول ہوجانے سے نکاح منعقد ہوجاتا ہے اور حقوقِ زوجیت بھی حاصل ہوجاتے ہیں، لیکن نکاح کا یہ طریقہ خلافِ سنت ہے۔ مسنون طریقہ یہ ہے کہ نکاح علی الاعلان ہو اور خطبۂ ماثورہ پڑھا

جائے، لہٰذا قانونی کارروائی کے بعد گھر آکر فوراً مسنون طریقہ سے نکاح کرلیا جائے تاخیر کرنا غیر ضروری، نامناسب اور خلافِ مصلحت ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ ص۲۴۲ جلد ۵)

نکاح کے لیے کیا قاضی کا ہونا ضروری ہے؟

مسئلہ:۔ قاضی شہر کے علاوہ برضا طرفین اگر دوسرا شخص نکاح پڑھا دے تو یہ صحیح ہے نکاح ہوجائے گا۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص۱۵۷ جلد ۷)۔

مسئلہ:۔ شرعاً پورا اختیار ہے کہ جس کے ذریعے دل چاہے نکاح پڑھوالیا جائے کسی خاص نکاح خواں کی کوئی قید نہیں ہے، لہٰذا جو شخص دیندار اور مسائل نکاح سے واقف ہو، اس سے نکاح پڑھوالیا جائے

مسئلہ:۔ نکاح خوانی کسی خاص خاندان یا کسی خاص شخص کا شرعاً حق نہیں ہے۔ جس سے نکاح پڑھوالیا جائے نکاح منعقد ہوجاتا ہے۔ انتظامیہ قضیہ جُداگانہ ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص۱۶۳ جلد ۷)۔

مسئلہ:۔ مسنون یہ ہے کہ خطبہ نکاح کا وہ شخص پڑھائے جو لڑکی کا ولی ہو کیوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کے وقت خود ہی خطبہ پڑھا تھا، ہاں اگر کوئی جاہل شخص ولی ہو یعنی وہ خطبہ نہ پڑھ سکتا ہو تو اور کسی سے خطبہ نکاح پڑھوائے۔ (علم الفقہ ص۲۱ جلد ۶)۔

مسئلہ:۔ بے نمازی کا پڑھا ہوا نکاح خطبہ درست ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص۱۴۸ جلد ۷)

(گو بہتر یہی ہے کہ کسی عالم و صالح شخص سے نکاح پڑھوائے۔ رفعت قاسمی)

مسئلہ:۔ نکاح خوانی کی اُجرت درست ہے، اور جو شخص قاضی (نکاح پڑھنے والے) کو بلا کرلے جائے اور نکاح پڑھوائے، اس کے ذمہ اُجرت لازم ہوگی، لڑکے والا ہو یا لڑکی والا۔ (فتاویٰ محمودیہ ص۱۸۶ جلد ۹)۔

بلا تحریر کے نکاح؟

مسئلہ :- بلا تحریر کے نکاح منعقد ہوجاتا ہے، تحریر ضروری نہیں ہے۔ (فتاوی دارالعلوم ص۸۶ جلد۷، بحوالہ بحر الرائق ص۸۳ جلد۳)۔

مسئلہ :- نکاح کو رجسٹر میں درج کرنا شرعاً لازم نہیں ہے۔ (فتاوی محمودیہ ص۲۲۹ ج۱۱)

مسئلہ :- مستحب ہے کہ نکاح نامہ تحریر کرلیا جائے۔ (بحر الرائق ص۹۷ جلد۳)

مسئلہ :- نکاح نامہ میں نکاح کا دن، تاریخ، وقت، مہر کی تعداد، زوجین اور گواہوں کے نام لکھنے چاہئیں، زوجین یا ان کے وکلاء یا اولیاء سے اور گواہوں سے اس پر دستخط کرالیے جائیں۔ (علم الفقہ ص۳۸ جلد۶)

نکاح پڑھانے والا لڑکی کا تعارف کیسے کرائے؟

مسئلہ :- منکوحہ (لڑکی) کا اس طرح تعین ضروری ہے کہ شوہر اور گواہ بخوبی پہچان جائیں، کسی قسم کا اشتباہ نہ رہے، اگر لڑکی یا والد کے نام لیے بغیر ہی ایسی تعیین ہوگئی تو نکاح صحیح ہوگیا۔ مثلاً (۱) لڑکی مجلس میں موجود ہو تو اس کی طرف اشارہ ہی کافی ہے، کسی کے نام لینے کی ضرورت نہیں ہے۔

(۲) لڑکی مجلس میں نہیں مگر اس کے نام سے سب اُسے پہچان لیتے ہیں، اس نام کی کوئی دوسری لڑکی غیر شادی شدہ وہاں نہ ہو تو اس صورت میں صرف لڑکی کا نام لینا کافی ہے، والد کا نام لینا بھی ضروری نہیں ہے۔ (احسن الفتاوی ص۳۸ جلد۵ بحوالہ رد المحتار ص۲۹۶ جلد۲)

مسئلہ :- نکاح پڑھاتے وقت گواہوں اور حاضرین مجلس کے سامنے لڑکی کا تعارف کرانے کے لیے قاضی صاحب کو (لڑکی اور) باپ کا نام لینا کافی ہے خواہ تعارف ہو یا نہ ہو (کیونکہ) لڑکی کا نام مع ولدیت کے لینا قائم مقام تعارف کے ہے۔ (فتاوے دارالعلوم ص۱۱۸ جلد۷)۔

مسئلہ :- رجسٹر میں نام غلط درج ہونے سے نکاح میں کوئی فرق نہیں آتا، شرعاً

اس بات کا اعتبار ہے کہ نکاح پڑھانے والے نے نکاح کے وقت کیا نام لیا۔ اگر اس وقت صحیح نام لیا تھا (چاہے رجسٹر میں غلط لکھا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے) تو نکاح منعقد ہوگیا ورنہ نہیں۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص۱۱۴ جلد۷ بحوالہ ردالمحتار ص۳۷۸ جلد۲)۔

طریقۂ نکاح

لڑکی سے جب اجازت لی جائے تو ضروری ہے کہ دو صاحب اس وقت موجود ہوں جو گواہی دے سکیں کہ ان کے سامنے ان صاحب نے اجازت لی ہے۔ جب مجلس نکاح میں یہ آجائیں تو پہلا کام یہ ہے کہ نکاح پڑھانے والے صاحب ان سے تحقیق فرمائیں کہ انھوں نے لڑکی سے اجازت لی ہے، لڑکی نے زبان سے اجازت دی ہے یا خاموش رہی ہے، انکار نہیں کیا، کنواری لڑکی کی خاموشی بھی اجازت سمجھی جاتی ہے، نکاح پڑھانے والے صاحب ساتھ ساتھ پھر یہ بھی معلوم کرلیں کہ مہر کتنا ہوگا۔ لڑکی کا نام، ولدیت اور مہر معلوم کرنے کے بعد یہ خطبہ شروع کریں، اور خطبہ ختم کرنے کے بعد لڑکے سے فرمائیں کہ فلاں صاحب اپنی لڑکی کا (نام لے کر) نکاح اتنے مہر پر آپ سے کررہے ہیں، لڑکی نے بھی اجازت دے دی ہے، آپ قبول کرتے ہیں؟۔ لڑکا جیسے ہی جواب میں کہہ دے کہ میں نے قبول کیا تو نکاح ہوگیا، البتہ ضروری ہے کہ بلند آواز سے کہے کہ دوسرے بھی سُن لیں۔

ایک شکل یہ بھی ہے کہ نکاح پڑھانے والے لڑکی کے ولی سے کہیں کہ وہ ان کو نکاح کا وکیل بنادیں، تب نکاح پڑھانے والے صاحب کہیں گے کہ میں فلاں لڑکی کا نکاح اتنے مہر پر آپ سے کرتا ہوں، جب ایجاب وقبول ہوچکے تو یہ دعا پڑھیں جو احادیث میں مروی ہے:۔

بَارَكَ اللهُ لَكُمَا وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا بِالْخَيْرِ۔ (ترجمہ) اللہ تعالیٰ آپ دونوں کو برکتیں عطا فرمائے اور دونوں کو بھلائیوں کے ساتھ اکٹھا رکھے۔

(محمد رفعت قاسمی غفرلہٗ)۔

نکاح میں خطبہ کا حکم

مسئلہ:۔ نکاح میں خطبہ مسنون ہے، نکاح کی صحت اس پر موقوف نہیں ہے کیونکہ صحتِ نکاح کی شرط شاہدین (دو گواہ) اور اس کا رکن ایجاب و قبول ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص۵۷ جلد ۷)۔

مسئلہ:۔ عورت و مرد اگر دو گواہوں کے سامنے خود ایجاب و قبول کرلیں، تب بھی شرعاً نکاح صحیح ہوجاتا ہے، اسی طرح اگر ان کے ولی یا وکیل ایجاب و قبول کرلینگے تب بھی نکاح صحیح ہو جائے گا، اگرچہ خطبہ نہ پڑھا ہو کیونکہ خطبہ پڑھنا صرف مستحب ہے (مسنون ہے)۔ جیسا کہ نکاح کا مسجد میں ہونا اور جمعہ کا دن ہونا بھی مستحب ہے اور ترکِ مستحب سے اصل نکاح تو صحیح ہوجاتا ہے، البتہ مستحب کا ثواب حاصل نہ ہوگا۔ (فتاویٰ محمودیہ ص۲۹۶ جلد ۷)

نکاح کا خطبہ کب پڑھنا چاہیئے

سوال:۔ خطبۂ نکاح، نکاح سے پہلے پڑھے یا بعد میں پڑھنا چاہیئے؟

جواب:۔ نکاح کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ مجلسِ نکاح میں اولاً خطبہ پڑھا جائے اور اس کے بعد ایجاب و قبول کیا جائے۔ (فتاویٰ رحیمیہ ص۱۰۴ جلد ۲)۔

مسئلہ:۔ نکاح سے پہلے خطبہ پڑھے۔ اس کے لیے ضروری نہیں ہے کہ وہ خطبہ مخصوص الفاظ میں ہو۔ ہاں ایسا خطبہ ہو جو روایات میں آیا ہو وہ سب سے بہتر ہے (فتاویٰ رشیدیہ ص۴۶۵ جلد اول۔

مسئلہ:۔ عقدِ نکاح کا اعلان (یا تشہیر) مستحب ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص۴۶۵ جلد۱)۔

مسئلہ:۔ اگر نکاح میں خطبہ نہ پڑھا گیا تو نکاح ہو جائے گا مگر خلافِ سنت ہوگا برکات سے محروم رہے گا۔

(فتاویٰ رحیمیہ ص۱۰۵ جلد ۲)۔

نکاح کا خطبہ بیٹھ کر پڑھے یا کھڑے ہوکر؟

مسئلہ :۔ نکاح کا خطبہ پڑھنا شرط نہیں ہے بلکہ مندوب ہے، بعض حضرات کھڑے ہوکر پڑھتے ہیں، بعض بیٹھ کر، کھڑے ہوکر پڑھنے میں اعلان کی صورت بھی ہے جو کہ مندوب ہے اور عامۃً یہ چیزیں بیٹھ کر ہوتی ہیں، ان کے لیے مستقل قیام نہیں ہوتا، یہی حال خطبۂ نکاح کا بھی ہے۔ (فتاوی محمودیہ صـ۱۵۲ جلد۱۱)۔

مسئلہ :۔ اصل خطبوں میں کھڑے ہوکر ہی پڑھنا ہے، مگر بیٹھ کر بھی جائز ہے، ہندوستان میں عام طور پر اب یہی رواج ہے، عرب میں بھی اب یہی رواج ہوگیا ہے۔ (یعنی بیٹھ کر خطبۂ نکاح پڑھنا)۔ (فتاوی رحیمیہ صـ۲۷۵ جلد۲)۔

ایک مجلس میں چند نکاحوں کے لیئے کتنے خطبے ہوں؟

مسئلہ :۔ اگر ایک ہی مجلس میں چند دولہا ہوں تو صرف ایک مرتبہ خطبۂ نکاح پڑھ کر سب سے ایجاب وقبول کرانا درست ہے۔ (فتاوی دار العلوم صـ۱۴۸ جلد۴ بحوالہ ردالمحتار صـ۳۵۹ ج۲)

ایجاب وقبول کتنی بار؟

مسئلہ :۔ نکاح کا ایجاب وقبول کے الفاظ کو صرف ایک بار کہنا کافی ہے۔ (فتاوے محمودیہ صـ۳۳۵ جلد۱۰ بحوالہ شامی صـ۲۶۲ جلد۲)۔

مسئلہ :۔ لفظ دیا (نکاح میں) اور دی میں کچھ فرق نہیں آتا اور کیا اور کی میں باعتبار معنی کے کچھ فرق نہیں ہے، یہ محاورات کا فرق ہے، اس سے مسئلہ میں کچھ فرق نہیں آتا اور معنی ایجاب وقبول کے حاصل ہوگئے، اور اگر یہ کہا جائے کہ میں نے قبول کیا، یا میں نے قبول کی، دونوں طرح صحیح ہے۔ (فتاوی دار العلوم صـ۶ جلد۷ بحوالہ ہدایہ صـ۲۸۵ جلد۲ و علم الفقہ صـ۲۵ جلد۶)۔

مسئلہ :۔ دولہا نے نکاح کے وقت "قبول کیا" کے بجائے اگر الحمد للہ کہا تو اس

سے نکاح منعقد نہیں ہوگا۔ (امداد الاحکام ص۲۰۱ جلد ۲)۔

مسئلہ:۔ ایجاب و قبول کے گواہ آنکھ والے موجود ہوں تو نکاح درست ہو جائے گا اگرچہ خطبہ پڑھانے والا اندھا ہو۔ (فتاویٰ محمودیہ ص۱۹۵ جلد ۱۳)

خطبۂ نکاح کا سُننا؟

مسئلہ:۔ نکاح کا خطبہ خود تو مسنون ہے مگر اس کا سننا حاضرین پر واجب ہے اور کچھ تخصیص نکاح کے خطبہ کی نہیں بلکہ تمام خطبوں کا یہی حال ہے خواہ وہ فی نفسہٖ مسنون ہو یا واجب مگر ان کا اول سے لے کر آخر تک سننا حاضرین پر ہر حال میں واجب ہے طحطاوی شرح مراقی الفلاح ص۴۱۲)

مہر کی اہمیّت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے زمانۂ جاہلیت میں نکاح کا جو شریفانہ طریقہ عربوں میں رائج تھا، اس میں مہر مقرر کیا جاتا تھا، یعنی نکاح کرنے والے مرد کے لیے ضروری ہوتا تھا کہ وہ بیوی کو ایک معیّن رقم ادا کرنا اپنے ذمہ لے۔ اسلام میں اس طریقہ کو برقرار رکھا گیا۔

یہ مہر اس بات کی علامت ہے کہ کسی عورت سے نکاح کرنے والا مرد اس کا طالب اور خواستگار ہے اور وہ اپنی حیثیت اور استطاعت کے مطابق اس کو مہر کا نذرانہ پیش کرتا ہے یا اس کی ادائیگی اپنے ذمہ لیتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہر کی کوئی زیادہ مقدار معین نہیں فرمائی کیونکہ نکاح کرنے والوں کے حالات اور ان کی وسعت و استطاعت مختلف ہو سکتے ہیں۔ البتہ خود آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادیوں کا مہر پانچسو درہم = ۱.۷ کلوگرام چاندی مقرر فرمایا اور آپؐ کی اکثر ازواجِ مطہرات رضؓ کا مہر بھی یہی تھا۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور آپؐ کے سامنے اس سے بہت کم اور بہت زیادہ مہر باندھے جاتے تھے،

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں اور ازواجِ مطہرات والے مہر کی پابندی ضروری نہیں سمجھی جاتی تھی۔ مہر کے بارے میں قرآن وحدیث کی ہدایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ محض فرضی اور رسمی بات اور زبانی جمع خرچ کی قسم کی چیز نہیں ہے، بلکہ شوہر کے ذمہ اس کی ادائیگی لازم ہے، الّا یہ کہ بیوی خود ہی وصول کرنا نہ چاہے۔ (معارف الحدیث صـ۲۴ جلد ۷)۔

مہر میں طے شدہ مقدار وگنتی کا اعتبار ہے

مہر یا کسی بھی سلسلہ کے قرض میں اس معنوی اور عملی قدر وقیمت کو نہیں دیکھا جاتا کہ آج سے پچاس سال پہلے پانچ ہزار روپے مہر کی حیثیت آج کے ایک لاکھ روپے سے زیادہ ہوتی ہے، بلکہ طے شدہ گنتی اور مقدار کو دیکھا جاتا ہے، مثلاً زید نے بکر سے بیس سال قبل ایک ہزار روپے بطورِ قرض لیے تھے تو آج وہ ایک ہزار ہی ادا کرےگا۔ بکر یہ مطالبہ نہیں کرسکتا کہ بیس سال پہلے جو میں نے ایک ہزار روپے دیئے تھے، آج وہ پچاس ہزار روپے کے برابر ہوگئے ہیں، لہٰذا پچاس ہزار روپے ادا کرو۔ اسی طرح مہر بھی ایک قرض ہے، سکۂ رائج الوقت کی جو گنتی مقرر کی گئی تھی وہ ہی گنتی واجبُ الادا رہوگی، چاہے پچاس سال گذر جائیں۔

اگر سکۂ رائج الوقت کے علاوہ سونا، چاندی وزن کے لحاظ سے مقرر کیا جائے یا مہر فاطمی (ایک کلو چھ سو پینتیس ملی گرام چاندی) مقرر کیا جائے تو اس میں عورت کو فائدہ ہوتا ہے، کیونکہ سونے وچاندی کی قیمت برابر بڑھتی رہتی ہے۔ اور سنتِ نبویہؐ میں برکت بھی ہے۔ (محمد رفعت قاسمی غفرلہٗ)۔

مہر معجّل اور مؤجّل کی تعریف

مسئلہ ۱:۔ مہر معجل اور موجل کے جو لغوی معنیٰ ہیں وہی اصطلاحِ فقہاء میں ہے یعنی مہر فی الحال (فوری طور پر) دیا گیا یا فی الحال دینا اس کا قرار پائے وہ معجل ہے (علی الفور)

وعدہ کیا گیا ہو)۔

اور جس مہر کی کچھ مدت ادائیگی کے لیے مقرر کی گئی یا لا علی التعین (کوئی وقت مقرر نہ ہو) چھوڑا گیا ہو وہ موجل ہے اور غیر معین مدت کے لیے مدتِ موت یا طلاق ہے، پس اگر نصف مہر معجل اور نصف موجل تو معجل کا مطالبہ عورت فی الحال کر سکتی ہے۔ (فتاویٰ دار العلوم ص۲۴۹ جلد۶ بحوالہ درمختار ص۴۹۲ جلد۲)

(مہر موجل جس کی ادائیگی کا علی الفور وعدہ نہ ہو بلکہ کسی مدت پر محمول ہو خواہ وہ مدت معلوم ہو یا مجہول۔ رفعت قاسمی غفرلہٗ)۔

مسئلہ:۔ اور جس نکاح میں مہر معجل (فوری مہر) اور موجل (غیر فوری) کا کچھ ذکر نہ ہو اس میں عرفِ عام کا اعتبار ہے، یعنی جس قدر عرفاً اول دیا جاتا ہو، اس قدر معجل ہوگا اور باقی موجل۔ (فتاویٰ دار العلوم ص۳۵۳ جلد۶ بحوالہ عالمگیری ص۲۹۸ جلد۲ و احسن الفتاویٰ ص۳ جلد۵)۔

مہر کی اُدنیٰ مقدار

مسئلہ:۔ مہر کی ادنیٰ مقدار شریعت نے دس درہم (۳۰ گرام ۶۱۸ ملی گرام) مقرر کی ہے اور زیادہ کی تحدید کچھ نہیں، طرفین جس قدر چاہیں اور وسعت سمجھیں مقرر کر سکتے ہیں، حیثیت سے زیادہ نام آوری و شہرت کے لیے شرعاً پسندیدہ نہیں، بلکہ نہایت مذموم اور بُرا ہے، احادیث میں اس کی ممانعت آئی ہے۔ اور جب مہر دینے یا معاف کرانے کی نیت ہو تو بہت ہی بُرا ہے، جس طرح کہ دوسرا کسی قسم کا قرض ذمہ رہتا ہے اور اس کی ادائیگی ضروری سمجھی جاتی ہے، اسی طرح دینِ مہر بھی عورت کا واجب الاداء ہوتا ہے، اس کو ادا کرنا یا معاف کرانا (اگر وسعت نہ ہو) ضروری ہے۔ اور جس شخص کی مہر ادا کرنے کی نیت نہ ہو، وسعت کے باوجود ادا نہ کرے اور نہ معاف کرائے اور نہ عورت معاف کرے تو وہ قیامت میں ماخوذ ہوگا اور اگر ترکہ چھوڑا ہے تو اس سے وصول کیا جائے گا۔ نکاح بہرحال درست ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ص۱۴۱ جلد۷)۔

مسئلہ:۔ دس درہم (۳۰ گرام ۶۱۸ ملی گرام) سے کم مہر باندھا جائے تب بھی دس ہی درہم لازم ہو جاتا ہے۔ (ہدایہ ص۳۰۴ جلد ۲)۔

مہرِ فاطمی کی مقدار موجودہ اَوزان سے

مسئلہ:۔ شرع محمدی مہر سے مراد عام طور پر مہر فاطمی ہوتا ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ص۲۲ ج۹)
مسئلہ:۔ حضرت فاطمہ اور دیگر بنات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کا مہر چار سو اسّی ۴۸۰ درہم تھا یعنی ۶۳۵ ۱ گرام ایک کلو چاندی ہے۔ (احسن الفتاویٰ ص۳۲ جلد ۴)۔
(موجودہ اَوزان سے ایک کلو ۶۳۵ گرام چاندی یا اس کی موجودہ قیمت جو کہ عام بازار میں ہو۔ محمد رفعت قاسمی غفرلہٗ)۔

حیثیت سے زیادہ مہر باندھنا

مسئلہ:۔ مہر کا زیادہ کرنا اچھا نہیں سمجھا گیا اور شرعاً پسندیدہ اَمر نہیں ہے، باقی جو کچھ مقرر کر دیا جائے، اگرچہ وہ شوہر کی حیثیت سے زیادہ ہو وہ مہر لازم ہو جاتا ہے اور نکاح ہو جاتا ہے۔ (فتاویٰ دار العلوم ص۳۳۵ جلد ۷ بحوالہ رد المحتار ص۴۵۴ ج۲)۔
مسئلہ:۔ مہر کی ادائیگی ضروری ہے، لیکن اگر عورت بخوشی مہر معاف کر دے تو اس میں بھی کچھ حرج نہیں ہے۔ (فتاویٰ دار العلوم ص۳۲۹ جلد ۷)
مسئلہ:۔ مہرِ معجل کے (جو فوری دینا گیا ہو) ادا نہ کرنے سے نکاح میں کوئی فرق نہیں پڑتا، لیکن عورت وطی (صحبت) سے انکار کر سکتی ہے اور ساتھ جانے سے بھی۔ (فتاویٰ دار العلوم ص۲۴۸ جلد ۷)۔
مسئلہ:۔ بلا مہر معاف کرائے (یا ادا کیے بغیر بھی) اگر ہمبستری (صحبت) کی گئی تو وہ ناجائز نہیں ہے، لیکن بیوی کو حق ہے کہ مہر معجل وصول کرنے سے قبل ہمبستری سے روک دے۔

(فتاویٰ محمودیہ ص۲۲۸ جلد ۹)

مرض الموت میں معافئ مہر کا حکم

مسئلہ:۔ اکثر دستور ہے کہ بیوی اپنی موت کے وقت مہر معاف کر دیتی ہے یہ معاف کرنا بھی بیوی کے سب وارثوں کی اجازت کے بغیر صحیح نہیں، کیونکہ معاف کرنا مرض الموت میں وارث (یعنی شوہر) کے لیے ہوتا ہے جس سے دوسرے وارثوں کی حق تلفی ہوگی۔

مسئلہ:۔ ایک کوتاہی بہت ہی عام یہ ہے کہ جب کوئی عورت مرنے لگتی ہے، تو اس سے کہتے ہیں کہ مہر معاف کردے، وہ معاف کر دیتی ہے اور خاوند اس معافی کو کافی سمجھ کر اپنے آپ کو مہر کے قرض سے سبکدوش سمجھتا ہے، اور کوئی وارث مانگے بھی تو نہیں دیتا۔

یاد رکھیے! اول تو اس طرح معاف کرانا بڑی سنگدلی کی بات ہے۔ دوسرے اگر وہ پوری طرح ہوش اور خوش دلی سے معاف بھی کر دے تو بھی مہر معاف نہ ہوگا کیونکہ مرض الموت میں معافی بحکم وصیت ہے اور وصیت شوہر کے لیے نہیں کی جا سکتی کیونکہ (وہ وارث ہے) اور وارث کے حق میں وصیت باطل ہے۔

مسئلہ:۔ ایک کوتاہی بعض لوگوں میں یہ ہوتی ہے کہ جس (مرد) کا انتقال ہونے لگے، اگر اس نے مہر ادا نہ کیا ہو تو اس کی بیوی کو مجبور کرتے ہیں کہ اپنا مہر معاف کر دے حالاں کہ بیوی اس پر (دل سے) بالکل راضی نہیں ہوتی، مگر لوگوں کے اصرار یا رسم سے مجبور ہو کر شرما شرمی میں معاف کر دیتی ہے۔ یاد رکھیے! اس طرح مہر معاف کرانا جائز نہیں ہے، بڑا ظلم ہے۔ (اغلاط العوام ص۲۳)۔

نکاح کے اہم مسائل

مسئلہ:۔ مشہور ہے کہ پیر کو مریدنی سے نکاح درست نہیں، یہ محض غلط ہے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سب بیبیوں کے پیر تھے۔ (اغلاط العوام ص۱۵۵)۔

مسئلہ:- بعض لوگ ساٹھ ساٹھ برس کے بوڑھوں سے تیرہ تیرہ برس کی لڑکیوں کو بیاہ دیتے ہیں، یہ کھلا ظلم ہے۔ (اغلاط العوام ص۱۵۷)۔

مسئلہ:- بعض لوگ متبنّیٰ (یعنی مونہہ بولے بیٹے) کی بیوی سے (انتقال و طلاق کے بعد) نکاح کو مذموم سمجھتے ہیں، یہ محض غلط اور باطل ہے۔ (اغلاط العوام ص۱۵۸)

مسئلہ:- بعض محرم کے ماہ میں نکاح وغیرہ کو بھی ناجائز سمجھتے ہیں، یہ محض غلط ہے (اغلاط العوام ص۱۸۳)۔

مسئلہ:- عوام میں مشہور ہے کہ دونوں عیدوں کے درمیان (کے مہینہ ماہِ ذیقعدہ میں) نکاح نہ کیا جائے، کیونکہ میاں بیوی کا نباہ نہیں ہوتا، سو یہ خلافِ شریعت ہے (اغلاط العوام ص۱۶۲)۔

مسئلہ:- ماہِ ذی قعدہ (دونوں عیدوں کے درمیان) میں نکاح کرنا درست ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص۱۵۷ جلد۷)۔

مسئلہ:- عصر اور مغرب کے درمیان عقدِ نکاح کرنا غیر اَولیٰ یا مکروہ نہیں ہے (فتاویٰ دارالعلوم ص۱۴۹ جلد۷)۔

مسئلہ:- شادی شدہ عورت جب تک اپنے شوہر سے طلاق، خلع وغیرہ شرعی طریقہ سے علیٰحدہ نہ ہوجائے، دوسرا نکاح اس عورت سے درست نہیں ہے اگر کرے گی تو نکاح درست نہ ہوگا۔ (فتاویٰ رحیمیہ ص۱۱۱ جلد۲)۔

مسئلہ:- سہرا (پھول وغیرہ کے ہار سر پر) باندھ کر نکاح ہوجاتا ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص۱۵۱ جلد۷)

(مگر یہ رسم غیر مسلموں کی ہے اس سے بچنا چاہیئے۔ رفعت قاسمی غفرلہٗ)

مسئلہ:- مسجد میں نکاح پڑھنا درست ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص۱۶۶ ج۷)۔

مسئلہ:- عدّت میں نکاح ناجائز ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ص۳۰۹ جلد۷، وفتاویٰ رحیمیہ ص۱۳۰ جلد۳)۔

مسئلہ:- زنا سے پیدا ہونے والے لڑکے اور لڑکی کا نکاح دوسرے سے صحیح

ہو جاتا ہے، بشرطیکہ اور کوئی مانع شرعی نہ ہو، اسی طرح اس کا نکاح بھی پڑھنا پڑھانا درست ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ص۳۳۵ جلد ۷)۔

مسئلہ:۔ حاملہ عن الزنا جس کے ساتھ زنا کیا ہو، کا نکاح درست ہے، خواہ اس سے ہو جس کا حمل ہے یا دوسرے شخص سے، لیکن اگر دوسرے شخص سے نکاح ہو، نکاح تو صحیح ہو جائے گا لیکن جب تک وضع حمل (ولادت، بچہ پیدا) نہ ہو جائے، صحبت و جماع کرنا درست نہیں ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص۱۸۱ جلد ۷ بحوالہ درمختار ص۴۰۱ جلد ۲)۔

مسئلہ:۔ اگر زانی سے نکاح ہو تو بچہ پیدا ہونے سے قبل وطی (صحبت) جائز ہے غیر زانی کے لیے جب تک بچہ نہ ہو جائے، اس وقت تک جائز نہیں ہے۔ (امداد الاحکام ص۲۰۳ ج۲)

مسئلہ:۔ بغیر ختنوں کے نکاح ہو جاتا ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص۱۵۷ جلد ۷)۔

مسئلہ:۔ نامرد شخص کا نکاح ہو جاتا ہے پھر حسب قاعدہ تاجیل و تفریق قاضی کے ذریعہ ہوتی ہے اور بغیر طلاقِ شوہر کے دوسرا نکاح (نامرد والی عورت) نہیں کر سکتی۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص۱۹۴ جلد ۷ وفتاویٰ رشیدیہ ص۴۶۵ جلد اول)۔

مسئلہ:۔ حالت حیض و نفاس میں نکاح درست ہے مگر صحبت درست نہیں ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ص۱۴۴ جلد ۱۳)

مسئلہ:۔ نکاح کے وقت کلمہ پڑھانا احادیث اور صحابہ رضی اللہ عنہ اور ائمہ مجتہدینؒ سے منقول نہیں ہے۔ البتہ اگر دولہا و دولہن کے متعلق علم ہو کہ ان کے عقائد اچھے نہیں ہیں خلافِ شرع ہیں تو جس کے عقائد خلافِ شرع ہوں، ان کو تجدید ایمان کے لیے کلمہ پڑھانا ضروری ہے، ہر جگہ اس کا التزام کرنا غلط ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ص۲۹ ج۷ وعلم الفقہ ص۲۲ ج۶)

مسئلہ:۔ تنہائی میں صرف مرد و عورت کے ایجاب و قبول کرنے سے نکاح نہیں ہوتا (فتاویٰ دارالعلوم ص۵۵ جلد ۸ بحوالہ البحر الرائق ص۹۴ جلد ۳)

مسئلہ:۔ اگر عورت مجنونہ ہے اس کو کسی وقت ہوش نہیں آتا تو اس کا نکاح بغیر ولی یا حاکم مسلمان کے نہیں ہو سکتا ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص۷۹ جلد ۷ بحوالہ ردالمحتار ص۴۰۷

جلد اول باب الولی)۔

مسئلہ :۔ بالغہ لڑکی کا نکاح بغیر اس کی رضامندی اور اجازت کے صحیح نہیں ہے اور کسی ولی کو اختیار نہیں ہے کہ بالغہ کا نکاح بغیر اس کی رضامندی کے کرے، اگر نکاح کیا اور بالغہ راضی نہ ہوئی اور اس نکاح کو جائز نہ رکھا تو وہ نکاح باطل ہے اور عمر بلوغ کی شرعاً پندرہ سال ہے اور اگر اس سے پہلے حیض آجائے یا لڑکے کو احتلام ہوجائے تو اسی وقت بلوغت شمار ہوگی، اور اگر حیض وغیرہ نہ ہو تو پورے پندرہ سال ہونے پر بالغہ شمار ہوگی (در مختار صـ۱۹۹ جلد اول)۔

مسئلہ :۔ سولہ سالہ لڑکی شرعاً بالغہ ہے، البتہ ولی کے استفسار (معلوم کرنے) اور اطلاع پر سکوت (خاموشی) کرنا بالغہ کی رضا اور اجازت سمجھا جاتا ہے اور تمکین وطی وغیرہ کو بھی فقہاء نے اجازت شمار کیا ہے۔ (فتاویٰ دار العلوم صـ۳۸ جلد ۸ بحوالہ رد المحتار صـ۴۱۰ ج۲)

مسئلہ :۔ تبلیغی اجتماعات میں نکاح کرنا جائز ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ صـ۲۶۶ جلد ۵)۔

نکاح کے بعد مبارکباد کہنا؟

دنیا کی مختلف قوموں اور گروہوں میں شادی اور نکاح کے موقع پر مبارکبادی کے مختلف طریقے رائج ہیں، آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع کے لیے اپنی تعلیم اور عمل سے یہ طریقہ مقرر فرمایا کہ (نکاح کے بعد) دونوں کے لیے اللہ تعالیٰ سے برکت کی دعا کی جائے یا یہ الفاظ کہے جائیں جو آپؐ سے ثابت ہیں۔

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ (رواہ احمد)

ترجمہ :۔ اللہ تعالیٰ تم کو مبارک کرے اور تم دونوں پر برکت نازل فرمائے اور خیر و بھلائی میں تم دونوں کو ہمیشہ متفق اور مجتمع رکھے۔ (معارف الحدیث صـ۲۷ جلد ۷)۔

مسئلہ :۔ دعوتِ ولیمہ نکاح کے بعد ہر وقت جائز ہے اور ہر طرح سنت ادا ہو جاتی ہے، خواہ نکاح سے اگلے دن کرے، زفاف ہو یا نہ ہو اور خواہ بعد زفاف کے کرے۔ (فتاویٰ دار العلوم صـ۱۶۷ جلد ۷ بحوالہ مشکوٰۃ صـ۲۷۵ جلد)۔

نمازِ استسقاء کے مسائل

بارش عام انسانوں کی بلکہ اکثر حیوانات کی بھی ان ضروریات میں سے ہے جن پر زندگی کا گویا انحصار ہے، اس لیے کسی علاقہ میں قحط اور سوکھا پڑ جانا وہاں کی عمومی مصیبت بلکہ ایک گونہ عذاب عام ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح شخصی اور انفرادی حاجتوں اور پریشانیوں کے لیے "صلوٰۃ حاجت" کی تعلیم فرمائی ہے، اسی طرح اس عمومی مصیبت اور پریشانی کے دفعیہ کے لیے بھی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اجتماعی نماز اور دعاء کی تعلیم فرمائی جس کی منظم اور مکمل شکل "صلوٰۃ استسقاء" ہے اور استسقاء کے لغوی معنیٰ ہی پانی مانگنے اور سیرابی طلب کرنے کے ہیں۔ (معارف الحدیث صہ ۴۲۸ جلد ۳)۔

(۱) اول یہ کہ یہ نماز آبادی اور بستی سے باہر صحراء اور جنگل میں براہِ راست زمین پر ہونی چاہیے۔

(۲) دوسرے یہ کہ جمعہ یا عید کی نماز کی طرح اس نماز کے لیے نہانے و دھونے اور اچھے کپڑے پہننے کا اہتمام نہ کیا جائے بلکہ اس کے برعکس بالکل معمولی اور کم حیثیت کا لباس ہو، مسکینوں اور فقیروں کی صورت میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں حاضری ہو، کیونکہ سائل کے لیے فقیرانہ صورت اور پھٹے حال مسکینوں کی سی حالت ہی زیادہ مناسب ہے۔

(۳) تیسرے یہ کہ دعاء بہت ابتہال اور الحاح کے ساتھ کی جائے، اور اس غرض سے ہاتھ آسمان کی طرف زیادہ اونچے اٹھائے جائیں۔ (معارف الحدیث صہ ۴۳۲ جلد ۳)۔

مسئلہ:۔ نمازِ استسقاء کا بار بار پڑھنا مستحب ہے سنت نہیں۔ (کتاب الفقہ صہ ۵۷۰ جلد ۱)

مسئلہ:۔ نمازِ استسقاء کے لیے امام جس کو چاہیں بنالیں جائز ہے مگر بہتر ہے کہ کسی صالح متقی عالم کو امام بنائیں۔ (فتاویٰ دار العلوم صہ ۲۴۰ جلد ۵)۔

نمازِ استسقاء سے متعلق مستحب امور

امام کے لیے مندرجۂ ذیل امور مستحب ہیں۔

مسئلہ:۔(۱) امام کو چاہیئے کہ نماز استسقاء کے لیے جانے سے پہلے لوگوں کو توبہ کرنے، صدقہ دینے، اور ظلم کی باتوں سے پرہیز کرنے کی تلقین کرے۔
(۲) دشمنوں سے صلح کر لینے کا حکم کرے۔
(۳) امام لوگوں کو کہے کہ تین دن روزے رکھیں اور چوتھے دن امام لوگوں کے ساتھ باہر آئے۔
(۴) یہ کہ پھٹے پرانے اور گھٹیا لباس پہن کر نکلیں۔
(۵) یہ کہ امام لوگوں کو کہے کہ سب اس کے ساتھ نماز کو نکلیں، جن میں بچے، بوڑھے اور مویشی بھی شامل ہوں۔ (کتاب الفقہ ص ۵۷۶)

نمازِ استسقاء کا وقت اور طریقہ

اِستسقاء کے سلسلہ میں سب سے بڑی چیز توبہ، استغفار، عجز و نیاز اور بارگاہِ خداوندی میں بندوں کی گریہ و زاری ہے، جو نماز کے علاوہ اور صورتوں سے بھی ہو سکتی ہے، لیکن اگر نماز پڑھنا ہی طے ہو جائے تو پھر ضروری ہے کہ بستی یا شہر کے تمام چھوٹے بڑے مسلمان شہر سے باہر عید گاہ یا کسی وسیع میدان میں جمع ہوں، پورے اِخلاص اور دل کی گڑگڑاہٹ کے ساتھ توبہ اور استغفار کرتے رہیں، جب اجتماع ہو جائے تو جماعت سے ۲ رکعت نماز پڑھی جائے، امام صاحب قرأت جہر سے کریں، سلام پھیرنے کے بعد یہ خطبہ پڑھا جائے، اس کے بعد دوسرا خطبہ وہی پڑھا جائے جو جمعہ کے خطبۂ اُولیٰ کے بعد پڑھا جاتا ہے (جو صفحہ ۴۸ پر ہے) دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ بھی کریں، پھر دعا مانگیں۔ قلب رداء صرف امام صاحب کریں، مقتدی قلب رداء نہ کریں یعنی مقتدی حضرات چادر کو نہ پلٹیں۔ (ابوداؤد، زاد المعاد و حصن حصین)۔

مسئلہ:۔ نمازِ استسقاء پڑھنے کا طریقہ وہی ہے جو عیدین کی نماز کا ہے، البتہ اس میں زائد تکبیرات نہ کہی جائیں، بلکہ صرف اتنی تکبیریں ہوں جتنی نماز (دوگانہ) میں مطلوب ہیں، نماز ختم کرنے کے بعد امام وقت یا اس کا نائب ۲ خطبے پڑھے جیسے عید کے

خطبے ہوتے ہیں، لیکن اس خطبہ میں امام زمین پر کھڑا ہو اور ہاتھ میں کوئی کمان، تلوار یا عصا ہو۔ اور جب خطبہ اولیٰ کا کچھ حصہ پڑھ لیا جائے تو امام اپنی چادر پلٹ لے۔ اگر چادر مربع ہو تو اس کا اوپری حصّہ نیچے اور نچلا حصہ اوپر کرلے، اور اگر گول ہو تو دائیں کنارے کو بائیں طرف اور بائیں کو دائیں جانب کرلے۔ اور اگر کوئی شے اُنثروالی ہے جیسے اوورکوٹ تو اُس کے اندرونی حصہ کو اوپر اور اُوپری حصہ کو اندر کرلے۔ (یاد رہے کہ سنت تو چادر ہی ہے) اور جنہوں نے امام کے ساتھ نماز پڑھی وہ اپنی چادروں کو نہ پلٹیں، محض امام کا چادر کو پلٹ لینا کافی ہے۔ (کتاب الفقہ ص۵۷۲ جلد اول)۔

مسئلہ: ۔ نماز استسقار کا بہتر وقت صبح کا ہے جبکہ سورج طلوع ہوجائے نماز و خطبہ دعار کی جائے۔ حدیث شریف میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسے ہی وقت تشریف لے جانا نماز استسقار کے لیے ثابت ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص۲۲۹ جلد ۵ بحوالہ مشکوٰۃ ص۱۳۲ جلد اول وکتاب الفقہ ص۵۷۶ جلد اول)۔

مسئلہ: ۔ امام صاحبؒ کے نزدیک نماز استسقار مستحب ہے اور صاحبین رحؒ کے نزدیک سنت ہے۔ لہٰذا نماز استسقار باجماعت پڑھنی چاہیے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص۲۳۰ ج۵)

مسئلہ: ۔ امام نماز استسقار کے لیے اپنے مصلے پر پہونچے، اذان او تکبیر کے بغیر دو رکعت جہری (آواز کے ساتھ) قرارت کے ساتھ پڑھائے۔ پہلی رکعت میں سورۂ اعلیٰ اور دوسری میں سورۂ غاشیہ۔ یا پہلی رکعت میں سورۂ قٓ اور دوسری رکعت میں سورۂ قمر پڑھنا افضل ہے۔ نماز کے بعد مثل جمعہ کے ۲ خطبے پڑھے جائیں۔ (فتاویٰ رحیمیہ ص۸۶ جلد۲ ومظاہر حق ص۳۲۲ جلد۲)۔

مسئلہ: ۔ امام کھڑے کھڑے (خطبہ کے بعد) آہ وبکا کے ساتھ اونچے اور اُلٹے ہاتھ کرکے دعار کرے اور مقتدی بیٹھ کر خشوع وخضوع کے ساتھ امام کی طرح اُلٹے ہاتھ کرکے دعار میں مشغول ہوجائیں اور امام کی دعار پر آمین آمین کہتے رہیں۔ اور گڑگڑا کر دعار کرنے کی کوشش کریں، تاکہ دریائے رحمت جوش میں آجائے اور بامراد لوٹیں۔ دعار مشکوٰۃ ص۱۳۲ جلد اول پر ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ ص۸۷ جلد۲ بحوالہ عالمگیری ص۱۵۳ ج اول)

نمازِ استسقاء میں چادر پلٹنے اور دُعا کا طریقہ

مسئلہ:۔ چادر پھیرنے کا طریقہ یہ ہے کہ امام اپنے دونوں ہاتھ پیٹھ کے پیچھے لیجا کر داہنے ہاتھ سے چادر کی بائیں جانب کے نیچے کا کونہ پکڑا جائے اور بائیں ہاتھ سے چادر کی داہنی جانب کے نیچے کا کونہ پکڑ لیا جائے، پھر دونوں ہاتھوں کو پیٹھ کے پیچھے اس طرح پھیرا اوپر لے جائے کہ داہنے ہاتھ میں چادر کا پکڑا ہوا کونہ داہنے مونڈھے پر آجائے اور بائیں ہاتھ میں چادر کا پکڑا ہوا کونہ بائیں مونڈھے پر آجائے۔ اس طریقہ سے چادر کا دایاں کونہ تو بائیں ہوجائے گا اور بایاں کونا داہنے ہو جائے گا۔ نیز اوپر کا حصہ نیچے پہونچ جائے گا اور نیچے کا حصہ اوپر آجائے گا۔ (مظاہر حق ص۳۲۲ جلد۲)

مسئلہ:۔ بارش کے لیے دعا مانگتے وقت ہاتھوں کی پشت کو آسمان کی طرف کر دینا بھی اچھا شگون لینے کے درجہ میں ہے جیسا کہ چادر پلٹ کر اچھا شگون لیا جاتا ہے۔ ہاتھوں کی پشت کو آسمان کی طرف کرنا دراصل اس طرف اشارہ ہے کہ خدا کرے اسی طرح بادلوں کی پشت بھی زمین کی طرف ہو جائے اور وہ اپنے ذخیرۂ آب کو زمین پر انڈیل دیں۔ حدیث شریف سے یہ ثابت ہے کہ بارش کے لیے دعا مانگی تو آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھوں کی پشت آسمان کی طرف کرلی۔ (مظاہر حق ص۳۲۲ جلد۲ وفتاویٰ دارالعلوم ص۲۲۹ جلد۵ بحوالہ نسائی ص۱۳۱ جلد اول)۔

احکام صدقۃ الفطر

ہر مسلمان مرد و عورت جس کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا یا اس قدر مالیت کا اسباب ضروری حاجت سے زائد ہو اس پر صدقہ فطر واجب ہے اگرچہ وہ اسباب تجارت کا نہ ہو اور اگرچہ روزے کسی وجہ سے رکھے نہ ہوں۔

اگر گیہوں یا اس کا آٹا یا اس کے ستو دیوے، تو نصف صاع واجب ہے جو انگریزی

تول سے دو سیر سے کچھ کم ہوتا ہے مگر احتیاطاً پورے دو سیر دے دینا چاہیئے۔ اور اگر جَو دیوے تو اس کا دوچند دے۔ اور اگر علاوہ اس کے کچھ اور دیوے جیسے چنا، جوار وغیرہ تو اتنا دیوے کہ اس کی قیمت دو سیر گیہوں یا چار سیر جَو کے برابر ہو، نابالغ اولاد کی طرف سے بھی فطرہ دینا واجب ہے جبکہ وہ مالکِ نصاب نہ ہو، ورنہ خود اس کے مال سے ادا کرے۔ بالغ اولاد اگر مجنون ہو اور مالکِ نصاب نہ ہو تو اس کی جانب سے بھی دینا واجب ہے ورنہ نہیں۔ اور مالدار ہو تو اسی کے مال سے دے۔ جو لڑکا عید کی صبح صادق کے بعد پیدا ہوا یا جو شخص قبل صبح مرگیا، اس کا فطرہ نہیں۔ اور مستحب یہ ہے کہ عید کے دن عید گاہ جانے سے پہلے ادا کرے۔ اور یہ بھی جائز ہے کہ بعد میں یا کچھ دنوں پہلے دے دے۔ ایک آدمی کا فطرہ ایک فقیر کو، یا تھوڑا تھوڑا کئی آدمیوں کا ایک کو دے دے۔ تو یہ سب جائز ہے۔ جیسے چاہے دے دے۔ (تفصیل کے لیے دیکھئے مسائلِ روزہ)۔

احکامِ قربانی

ہر مرد و عورت مسلمان مقیم جس کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا یا اتنی ہی مالیت کا اسباب ضروری روزمرہ کی حاجت سے زائد ہو، اس پر واجب ہے کہ اپنی طرف سے قربانی کرے۔ اُونٹ، بکرا، دُنبہ، بھیڑ، گائے، بھینس مادہ ہو یا نر سب درست ہے۔ گائے، بھینس دُو برس سے کم، بھیڑ، بکری ایک برس سے کم کی نہ ہو۔ اور دُنبہ چھ مہینہ کا بھی درست ہے جب کہ خوب فربہ ہو، اور سال بھر کا معلوم ہوتا ہو۔ اُونٹ، گائے، بھینس میں سات آدمی تک شریک ہو سکتے ہیں، مگر کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہ ہو، اور قربانی کا جانور بے عیب ہو، لنگڑا، اندھا، کانا اور بہت لاغر اور کمزور نہ ہو۔ اور کوئی عضو تہائی سے زائد کٹا ہوا نہ ہو۔ خصی (یعنی بدھیا) کی اور جس کے سینگ نکلے ہی نہ ہوں اس کی قربانی درست ہے اور پوپلی جس کے دانت نہ رہے ہوں، اور بوچی جس کے پیدائشی کان نہ ہوں جائز نہیں۔

قربانی کا وقت ذی الحجہ کی دس تاریخ کو نماز عید سے بارہویں ذی الحجہ کے

غروبِ آفتاب تک وقت ہے۔ اور دیہات کے باشندوں کو جائز ہے کہ نمازِ عید سے پہلے قربانی کے جانوروں کو ذبح کریں، اس کے بعد نماز کے لیے جائیں۔

اگر چند آدمی قربانی شرکت میں کریں تو محض اندازہ سے گوشت تقسیم کرنا جائز نہیں بلکہ تول تول کر پورا پورا بانٹیں۔ کسی طرف ذرا بھی کمی بیشی نہ ہو۔ ہاں جس حصے میں کلے یا سرے بھی ہوں اس حصہ میں کمی چاہے جتنی ہو، جائز ہے۔ بہتر ہے کہ کم سے کم تہائی گوشت خیرات کردے۔

قربانی کی کوئی چیز قصاب کو اُجرت میں دینا جائز نہیں۔ اس کی رسّی، جھول سب صدقہ کردینا افضل ہے، کھال کا بیچنا درست نہیں۔ ہاں اگر قیمت خیرات کرنے کے لیے بیچے تو کچھ حرج نہیں۔ قربانی کے ذبح کرنے کے وقت دعا پڑھنا شرط نہیں کہ بدون اس کے قربانی نہ ہو۔ جس شخص کو قربانی کی دعا یاد نہ ہو وہ بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کرے۔

قربانی کے بجائے رقم مظلومین کو دینا

سوال:۔ امسال قربانی کا تمام مال روپیہ اپنے فساد زدگان، بے بس مظلوم بھائیوں کی مرہم پٹی اور ان کی بیوگان اور یتیم بچوں کی امداد کے لیے بھیجدیا جائے اور ایسی حالت میں جب کہ اہلِ اسلام پر قیامت بپا ہے، قربانی نہ کی جائے، شرعاً اس کا کیا حکم ہے؟

جواب:۔ صاحبِ نصاب کو قربانی کرنا ضروری ہے، وہ صورتِ مذکورہ سوال سے ادا نہ ہوگی، البتہ یہ درست ہے کہ قربانی کی جائے اور قیمت چرمِ قربانی کو وہاں بھیجدیا جائے اور اس کا اہتمام کیا جائے۔ اور کیا اچھا ہو کہ جن لوگوں پر قربانی واجب ہے وہ اپنا تمام و کمال (مال روپیہ وغیرہ) نصاب وہاں بھیجدیں کہ قربانی ہی ذمہ نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ایسی توفیق دے تو اس سے بہتر کیا ہے۔ الحاصل یہ درست نہیں کہ صاحبِ نصاب مالک رہیں اور قربانی نہ کریں، اس لیے ایک واجب کو چھوڑ کر اس کی قیمت چندہ میں دینا کسی طرح درست نہیں ہے۔ (فتاویٰ دار العلوم صـ۳۰۱ جلد۶ بحوالہ عالمگیری صـ۲۵۲ جلد۲) (تفصیل دیکھیے مسائلِ عیدین قربانی)

قنوتِ نازلہ

سُوال:۔

قنوتِ نازلہ جو مصیبتوں کے پیش آنے پر نمازوں میں پڑھی جاتی ہے، اُس کے متعلق بعض لوگ چند شبہات بیان کرتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ حنفیہ کے نزدیک یہ منسوخ ہے، کوئی کہتا ہے کہ صرف فجر کی نماز میں پڑھنی چاہیے۔ کوئی کہتا ہے کہ رکوع سے پہلے پڑھنی چاہیے، کسی کا خیال ہے کہ قنوت پڑھتے وقت ہاتھ چھوڑے رکھنے چاہئیں۔ لہٰذا عرض ہے کہ ان تمام باتوں کے متعلق جو بات قوی اور معتبر ہو مفصل تحریر فرما کر اجرِ عظیم حاصل فرمائیں۔

الجواب

قنوتِ نازلہ مصیبتوں کے وقت فرض نمازوں میں پڑھنا جائز ہے اور اس کا جواز عموماً جمہور ائمہ اور خصوصاً حنفیہ کے نزدیک منسوخ نہیں ہے بلکہ جب کوئی عام مصیبت پیش آئے تو مصیبت کے زمانہ تک قنوتِ نازلہ پڑھنا جائز ہے۔ ہاں قنوتِ دوامی جو فجر کی نماز میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مسنون ہے وہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک منسوخ ہے۔ فقہ حنفی کی کتابوں میں جہاں قنوتِ فجر کو منسوخ کہا ہے اُس سے مراد یہی ہے کہ قنوتِ دوامی (یعنی ہمیشہ) فجر کی نماز میں پڑھنا منسوخ ہے، قنوتِ نازلہ منسوخ نہیں ہے

جو شخص تنہا نماز پڑھے وہ اپنی نماز میں، اور عورتیں اپنی نماز میں قنوتِ نازلہ پڑھیں یا نہیں؟۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس کی اجازت یا ممانعت کی تصریح میں نے نہیں دیکھی، بجز فقہاء کے اس قول کے کہ قنت الامام مگر ظاہر ہے کہ یہ حکم باعتبار اصل ہے کیونکہ فرائض میں اصل یہی ہے کہ وہ جماعت سے ادا کیے جائیں۔ اور منفرد کے حکم

سے سکوت نہے، تاہم ممانعت کی کوئی وجہ بھی معلوم نہیں ہوتی۔ واللہ اعلم بالصواب۔
کتبہ محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی
۲۰ رجب المرجب ۱۳۳۸ھ

تصدیقات علمائے دیوبند و سہارنپور

الجواب صواب:۔ محمد انور عفا اللہ عنہ دارالعلوم دیوبند
الجواب صحیح:۔ محمد اعزاز علی غفرلہ دارالعلوم دیوبند
الجواب صحیح:۔ خاکسار سراج احمد رشیدی کان اللہ لہ دارالعلوم دیوبند
الجواب صحیح:۔ حبیب الرحمن عفی عنہ دارالعلوم دیوبند
الجواب صحیح:۔ فقیر اصغر حسین حسنی حنفی دیوبندی عفی عنہ
الجواب صحیح:۔ بندہ ضیاء الحق عفی عنہ دیوبندی
الجواب صحیح:۔ محمد ناظر حسن نعمانی نقشبندی دیوبندی صدر مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ
الجواب صحیح:۔ عبداللطیف عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور

حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ قنوت وقت نازلہ احناف کے نزدیک جائز ہے اور بعد رکوع آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اختیار فرمایا ہے۔ احناف کے نزدیک قنوت نماز صبح میں علی الدوام ثابت نہیں۔ یہ قنوت جس کی بابت سوال ہے، اس کے جواز میں چون و چرا کرنا لغو ہے۔ جواب جو مجیب نے تحریر فرمایا ہے، عاجز اس سے متفق ہے واللہ اعلم۔ احمد علی عفی عنہ مدرس مدرسہ عربیہ میرٹھ اندر کوٹ

قنوتِ نازلہ

قنوتِ نازلہ

اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا فِيْمَنْ هَدَيْتَ ۝ وَ

اے اللہ! بشمول ان لوگوں کے جنہیں تو نے ہدایت کی ہمیں بھی ہدایت کر اور

عَافِنَا فِيْمَنْ عَافَيْتَ ۝ وَتَوَلَّنَا فِيْمَنْ

بشمول ان لوگوں کے جنہیں تو نے عافیت دی ہے ہمیں بھی عافیت عطا فرما۔ اور بشمول ان لوگوں کے جنہیں تو نے

تَوَلَّيْتَ ۝ وَبَارِكْ لَنَا فِيْمَا أَعْطَيْتَ ۝ وَ

دوست بنالیا ہے ہمیں بھی دوست بنا۔ اور جو کچھ تو نے ہمیں عطا فرمایا ہے اس میں برکت عطا فرما۔

قِنَا شَرَّ مَا قَضَيْتَ ۝ إِنَّكَ تَقْضِيْ

اور جو احکام تو نے جاری کیے ہیں ان کے شر سے ہمیں محفوظ رکھ۔ بے شک تو ہی احکام جاری کرتا ہے

وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ ۝ وَإِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ

اور تیرے اوپر حکم جاری نہیں ہو سکتا اور بے شک جسے تو دوست بنالے وہ ذلیل

وَّالَيْتَ ۝ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ ۝

نہیں ہو سکتا اور جس سے تیری دشمنی ہو جائے وہ عزت نہیں پا سکتا۔

تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ ۝ نَسْتَغْفِرُكَ

بہت برکت والا ہے تو اے پروردگار ہمارے اور برتر ہے تو ہم تجھ ہی سے مغفرت مانگتے

وَنَتُوْبُ إِلَيْكَ ۝ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى

ہیں اور تیرے سامنے توبہ کرتے ہیں اور خدائے تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی

النَّبِيِّ الْكَرِيمِ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا

رحمتیں نازل فرمائے اے اللہ! ہمارے اور تمام

وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۝ وَالْمُسْلِمِينَ

مومنین و مومنات اور مسلمین اور مسلمات کے

وَالْمُسْلِمٰتِ ۝ وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ

گناہ بخش دے۔ اور اُن کے دلوں میں الفت پیدا کردے

وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ ۝ وَانْصُرْنَا عَلٰى

اور اُن کے آپس کے تعلقات کی اصلاح فرمادے اور اپنے دشمن اور مسلمانوں کے

عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ ۝ اَللّٰهُمَّ

دشمنوں کے خلاف ہماری نصرت اور مدد فرما۔ اے اللہ!

الْعَنِ الْكَفَرَةَ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ

اُن کفار پر اپنا غضب نازل کر جو تیرے دین سے

سَبِيلِكَ ۝ وَيُكَذِّبُونَ رُسُلَكَ ۝

روکتے ہیں اور تیرے رسولوں کی تکذیب کرتے ہیں۔

وَيُقَاتِلُونَ أَوْلِيَاءَكَ ۝ اَللّٰهُمَّ

اور تیرے دوستوں سے لڑتے ہیں اے اللہ!

خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَزَلْزِلْ أَقْدَامَهُمْ ۝

اُن کے آپس میں اختلاف ڈال دے اور اُن کے قدم ہلادے۔

وَاَنۡزِلۡ بِهِمۡ بَاۡسَكَ الَّذِيۡ لَا تَرُدُّهٗ

اور ان پر اپنا وہ عذاب نازل کر جسے مجرموں اور

عَنِ الۡقَوۡمِ الۡمُجۡرِمِيۡنَ ۝

گنہگاروں سے تو باز نہیں رکھتا

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے مصائب و حوادث کے ایام میں قنوتِ نازلہ صبح کی نماز میں پڑھی ہے، لہٰذا مسلمانوں پر کوئی اجتماعی مصیبت آجائے تو ائمہ مساجد کو چاہیئے کہ وہ قنوتِ نازلہ پڑھیں۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ امام و مقتدی صبح کی نماز میں دوسری رکعت کے رکوع کے بعد ہاتھ چھوڑ کر کھڑے رہیں، امام قنوتِ نازلہ پڑھے، مقتدی ٹھہراؤ کی جگہ پر آہستہ آہستہ آمین کہتے رہیں

(نوٹ) مقتدی حضرات جہاں جہاں آیت جیسا نشان ۝ لگایا گیا ہے ہے آمین کہتے رہیں، اور جہاں جہاں گول نشان میں ط نہیں ہے، اس پر آمین کہنا بے محل ہے۔ آمین نہ کہیں، خاموش رہیں۔ پھر امام و مقتدی بقیہ نماز پوری کریں۔

(قنوتِ نازلہ اور اس کے متعلقہ مسائل۔ مرتبہ حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ قدس سرہ ۱۳۳۸ھ)

فقہ اسلامی کی اہم اور مستند کتابیں

مؤلف

(مولانا، قاری) محمد رفعت (صاحب) قاسمی استاذ دارالعلوم دیوبند

مکمل و مدلل مسائلِ امامت

شریعت نے امامت کے منصب پر جلیل القدر شخصیت کو فائز کرنے کی تاکید ہے، کیونکہ نماز پڑھانے والا اہم ذمہ داری کا حامل ہوتا ہے۔ یہ کتاب اپنے موضوع پر پہلی، منفرد اور جامع کتاب ہے جس میں امامت کی عظمت و فضیلت، امام کے اوصاف و احکام، امامت کی اہلیت اور تقرری کا حق، امامت کے فرائض و شرائط، امامت کا منصب اور اس کی اہمیت، امامت کا استحقاق، امامت کی ذمہ داریاں، امام اور امامتِ نماز سے متعلق مسائل۔

غرضیکہ امامتِ نماز سے متعلق جس قدر بھی احکام و مسائل اور ان کی جزئیات ممکن ہو سکتی ہیں، ان کو پیشِ نظر رکھ کر مستند فقہ و فتاویٰ سے مسائل کو لے کر عام فہم انداز میں جمع کیا گیا ہے امامت کے فرائض شریعتِ اسلامی کے مطابق انجام دینے کے لیے اس کتاب کا ساتھ رہنا ضروری ہے۔ یہ کتاب رہنما بھی ہے اور ذریعہ تربیت بھی۔ صفحات ۲۴۰

مکمل و مدلل مسائلِ تراویح

فضائل تراویح و تعداد رکعت، امامت تراویح و سماعت و سجدہ سہو اور سجدۂ تلاوت، بسم اللہ، تہجد، شبینہ، رسومات تراویح و تر و نوافل سے متعلق بے شمار ایسے جزئیات و مسائل جن کی طرف تراویح پڑھنے اور پڑھانے والوں کا ذہن بھی نہیں جاتا، حالانکہ ان کا جاننا نماز کے صحیح ہونے کے لیے بہت ضروری ہے۔ چونکہ تراویح کے مسائل کی ضرورت سال میں ایک مرتبہ پیش آتی ہے، اس لیے اس کے مسائل مستحضر نہیں رہتے، چنانچہ عوام غلطیوں میں پڑ جاتے ہیں اس لیے ائمہ مساجد، حفاظ کرام و ذمہ دارانِ مساجد اور نمازیوں کے لیے اس کا مطالعہ بیحد ضروری ہے۔ صفحات ۱۶۸۔

مکمل و مدلل مسائل زکوٰۃ

زکوٰۃ کی فرضیت اور اسلام میں اس کا مقام کہ کن کن مالوں اور کن لوگوں پر کن شرائط کے ساتھ فرض ہے۔
نیز فکسڈ ڈپازٹ، شیئرز، سیونگ سرٹیفکیٹ، بیمہ، انشورنس، فنڈ، بنک میں جمع شدہ رقومات، تجارتی اموال و قرضہ جات و مویشی و جائیداد و زرعی پیداوار و معدنیات وغیرہ کے احکام اور زکوٰۃ وصول کنندہ و مدارس کے ذمہ داران کے لیے شرعی اصول و احکام اور اس کا مصرف قابلِ ذکر ہیں۔ صفحات ۲۹۶

مکمل و مدلل مسائلِ سفر

جس میں آدابِ سفر، وطن و سفر کی اقسام، مسافر کہاں سے مانا جائے گا؟ ریل، ہوائی جہاز و بحری جہاز، کشتی، موٹر کار، بس وغیرہ کے سفر میں نماز قصر و سفر سے متعلق مسائل اور سفر میں دن چھوٹا یا بڑا ہونے پر روزے، نماز، حج وغیرہ سے متعلق مسائل، غرضیکہ روانگی سے لے کر واپسی تک چھ سو (۶۰۰) مسائل کا مجموعہ۔ صفحات ۱۹۲

مکمل و مدلل مسائلِ اعتکاف

اعتکاف کرنے والا اپنے گھر بار، کاروبار کو چھوڑ کر خدائے پاک کے در پر آپڑتا ہے، لیکن کسی بھی عبادت کا ثواب اسی وقت ملتا ہے جبکہ وہ عنداللہ مقبول ہو اور قبولیت کے لیے اسبابِ ظاہرہ میں اس عبادت کا شریعتِ مطہرہ کی تعلیمات کے مطابق ہونا ضروری ہے۔ یہ کتاب اسی غرض سے ترتیب دی گئی ہے کہ معتکفین حضرات اپنے اعتکاف احکامِ شریعت کے مطابق بنانے کے لیے اس سے رہنمائی حاصل کریں۔ کیونکہ بسا اوقات اعتکاف کے ضروری مسائل سے صحیح طور پر واقف نہ ہونے کی وجہ سے اعتکاف صحیح نہیں ہوتا۔ صفحات ۸۸

مکمل ومدلل مسائل روزہ

اللہ تعالیٰ نے سال میں رمضان المبارک کے مہینہ کو روزوں کے لیے مخصوص کیا ہے۔ اور اس کے مسائل عوام کے ذہن نشین بھی نہیں رہتے، اس لیے ضرورت تھی کسی ایسی جامع اور مستند کتاب کی جو تمام مسائلِ روزہ پر حاوی ہو۔

اس کتاب میں عام فہم انداز پر ۲۳ ابواب میں ضروری مسائل کو جمع کردیا گیا ہے۔ (۱) فضائل رمضان المبارک (۲) رویتِ ہلال کے مسائل (۳) نیت کے مسائل (۴) قضا کے مسائل (۵) جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا ان کے مسائل (۶) جن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور صرف قضا واجب ہوتی ہے (۷) جن چیزوں سے قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں (۸) کفارہ کے احکام ومسائل (۹) عورتوں کے مسائل (۱۰) بچوں کے مسائل (۱۱) مریض کے مسائل (۱۲) مسافر کے مسائل (۱۳) متفرق مسائل (۱۴) نذر کے مسائل (۱۵) وہ عذر جن کی وجہ سے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے (۱۶) وہ عذر جن کی وجہ سے روزہ توڑ دینا جائز ہے (۱۷) روزہ کے مکروہات (۱۸) وہ چیزیں جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور مکروہ بھی نہیں ہوتا (۱۹) مستحباتِ روزہ (۲۰) فدیہ کے مسائل (۲۱) افطار کے مسائل (۲۲) صدقۂ فطر کے احکامات ومسائل۔ صفحات ۲۲۴

مکمل ومدلل مسائل خفّین

موزوں پر مسح کا ثبوت، موزے کیسے ہوں؟ اور متعلقہ مسائل واحکام، نیز زخم وفریکچر ہونے پر پٹی، بینڈایج اور پلاستر وغیرہ پر مسح کے مسائل۔ غرضکہ مسح سے متعلق تین سو مسائل درج ہیں۔ صفحات ۸۰

مؤلف کی دوسری کتابیں

مَسَائِلِ نمازِ جُمُعہ

① جمعہ کی وجہ تسمیہ ● جمعہ کا حکم و ثبوت ● جمعہ کے فضائل ● نمازِ جمعہ کی حکمتیں ●
جمعہ کے آداب و مستحبات ● جمعہ کے دن مقبولیت کی ایک گھڑی ●
② جمعہ کے دن کے غسل کی ابتدا ● غسل کے فوائد و فرائض ●
③ نمازِ جمعہ کے واجب ہونے کی شرطیں ● جمعہ کے صحیح ہونے کی شرطیں ● ہندوستان
میں نمازِ جمعہ کا حکم ● دیہات وغیرہ کے احکامات ●
④ جمعہ کے دن کے اعمال کیا ہیں ؟ ●
⑤ امام و خطیب سے متعلق مسائل ● معذورین کے لیے احکامات ●
⑥ نمازِ جمعہ کا وقت ● نماز کے لیے کب روانہ ہوں ؟ ● نمازِ جمعہ سے متعلق احکامات
⑦ جمعہ کے دن اذان اور اس کے متعلقہ احکامات ●
⑧ جمعہ کی سنتیں ● سنت و نوافل کے فوائد و احکامات ●
⑨ خطبہ کیا ہے ؟ ● خطبہ کس زبان میں ہو اور متعلقہ احکامات ●
⑩ نمازِ جمعہ کی نیت ● صف بندی کے احکام ● سُترہ کے احکام ● نماز میں شرکت
کے احکام ● اور نمازِ جمعہ کے متعلقہ احکامات ●

مکمل و مدلل

مسائل عیدین و قربانی

یہ کتاب بھی اپنے موضوع پر جامع ہے جس میں عیدین، فطرہ قربانی، عقیقہ کے مسائل جمع کر دیے ہیں۔

مسائل آدابِ ملاقات

اس کتاب میں اسلامی اصولِ ملاقات بیان کیے گئے ہیں۔ جن سے واقف ہونا ضروری ہے

مکمل و مدلل

مسائل شبِ براءت و شبِ قدر

اس کتاب میں مبارک راتوں کے فضائل و مسائل اور اعمال قرآن و حدیث کی روشنی میں جمع کر دیے ہیں